UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226309
UNIVERSAL
LIBRARY

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

سو اگر تم نہ جانتے ہو تو اہل علم سے پوچھ لو۔

مضمون آیت شریفہ پر عمل کی غرض سے اپنے حضرات کرام سے چند ضروری مسائل کے جواب لکھوا کر علمائے حرمین شریفین سے اسکی تصدیق چاہی اور اُن جوابات و تصدیقات کو

التصدیقات
لدفع التلبیسات

معروف بہ مہنّد

سے موسوم کرکے عام اہل اسلام کے اعلان و اطلاع کی غرض سے بندہ محمد یحییٰ عفی عنہ سابق مقیم گنگوہ حال وارد مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور نے منشی کرم بخش پرنٹر کے اہتمام سے

بلالی سٹیم پریس واقع لمبا دروازہ میں چھپوایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

CHECKED

۲۹۷۶۳۸

CHECKED. 1951

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اس زمانہ پُر فتن میں جہاں اہل اسلام پر انواع مصائب و آلام کا ورود ہے منجملہ انکے یہ مصیبت بھی ہے کہ اہل باطن اپنی دنیا طلبی کے نشہ میں عوام اہل اسلام کو اہل حق سے متنفر کرتے رہتے ہیں اور بے سروپا اعتراضات و بیجا اتہامات و نیز لگاتے رہتے ہیں چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ کی زمانہ سے آنکے خاندان کیساتھ جو بغض اہل بدعۃ کو پیدا ہوا تھا وہ آجتک بڑھتا ہی جاتا ہے یہ جماعۃ مقدسہ جو بحمد اللہ جامع شریعت و طریقت اور مصداق کریمہ یحبہم و یحبونہٗ اور قول نبوی لا یزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق لا یضرہم من خذلہم اور مصداق قول بزرگان۔ ؎

چوں نمے آیند اینجا کہ منم   کاندریں عز آفتاب روشنم

ہیں ہمیشہ ان کے ذمہ اتہامات لگاتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ یہ لوگ حق تعالیٰ شانہٗ کو جھوٹا بتلاتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ یہ لوگ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے بہتر نہیں جانتے اپنا بڑا بھائی بتلاتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ یہ لوگ زیارۃ حضرت فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو منع کرتے ہیں۔ ان خرافات کی خبر مدینہ منورہ تک پہنچی تو وہاں کے ایک عالم محقق نے ان سے سوالات قلمبند فرماکر بغرض رفع اشتباہ حضرت مولانا الحافظ الحاج المولوی **خلیل احمد** صاحب مدظلہم العالی کی خدمت میں ارسال فرمائے اور جو جواب حضرت مدظلہم نے تحریر فرمائے تھے۔ وہ وہاں کے علمائے کرام سے تصدیق کرادیے کہ ایسے عقائد و خیالات ہرگز قابل اعتراض نہیں ہیں۔ میں نے چاہا کہ اس رسالہ کی اچھی طرح تشہیر کردوں تاکہ عوام ان لوگوں کے دھوکے سے بچکر اس جماعۃ حقہ سے بدظن نہوں اگرچہ ان حضرات کا اسمیں کچھ حرج نہیں ہے مگر صرف غریب عوام کے حال پر ترس کھاکر مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کیموافق گذارش ہے۔ ؎

اللہ اللہ ہرگز اے قوم نبیل   تا نباشد خوردتاں فرزند پیل

الملتمس

بندہ محمد یحیی عفی عنہ سابق مقیم گنگوہ حال وارد مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایها العلماء الکرام والجهابذة العظام قد نسب الی ساحتکم الکریمة اناس عقائد الوهابیة واتوا باوراق ورسائل لا نعرف معانیها لاختلاف اللسان فنرجوان تخبرونا بحقیقة الحال و مرادات المقال و نحن نسئلکم عن امور اشتهر فیها خلاف الوهابیة عن اهل السنة والجماعة :-

السوال الاول والثانی

ما قولکم فی شد الرحال الی زیارة سید الکائنات علیه افضل الصلوات والتحیات وعلی اٰله وصحبه :-

ای الامرین احب الیکم وافضل لدی اکابرکم للزائر هل ینوی وقت الارتحال للزیارة زیارته علیه السلام او ینوی المسجد ایضا وقد قال الوهابیة ان المسافر الی المدینة لا ینوی الا المسجد النبوی :-

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

اے علماء کرام اور سرداران عظام تمہاری جناب چند لوگوں نے وہابی عقاید کی نسبت کی ہے اور چند اوراق و رسالے ایسے لائے جنکا مطلب غیر زبان ہونے کے سبب ہم نہیں سمجھ سکے اسلیئے امید کرتے ہیں کہ ہمیں حقیقت حال اور قول کی مراد سے مطلع کروگے اور ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جنہیں وہابیہ کا اہل السنۃ والجماعۃ سے خلاف مشہور ہے۔

پہلا اور دوسرا سوال

کیا فرماتے ہو شد رحال میں سید الکائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کے لیئے۔

تمہارے نزدیک اور تمہارے اکابر کے نزدیک ان دو باتوں میں کون امر پسندیدہ و افضل ہے کہ زیارت کرنیوالا بوقت سفر زیارت خود آنحضرت علیہ السلام کی زیارت کی نیت کرے یا مسجد نبوی کی بھی حالانکہ وہابیہ کا قول ہے کہ مسافر مدینہ منورہ کو صرف مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ومنہ نستمد العون والتوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

اور اسی سے مدد و توفیق مانگتا ہوں اور اسی کے قبضہ میں ہیں تحقیق کی باگیں

حامداً ومصلياً ومسلماً :-

ليُعلم اولاً قبل ان نشرع فى الجواب انا بحمد
الله ومشايخنا رضوان الله عليهم اجمعين
وجميع طائفتنا وجماعتنا مقلدون لقدوة
الانام وذروة الاسلام الامام الهمام
الامام الاعظم ابى حنيفة النعمان رضى الله تعالى
عنه فى الفروع ومتبعون للامام الهمام ابى الحسن
الاشعرى وللامام الهمام ابى منصور الماتريدى رضى
الله تعالى عنهما فى الاعتقاد والاصول ومنتسبون
من طرق الصوفية الى الطريقة العلية المنسوبة
الى السادة النقشبندية والى الطريقة الزكية المنسوبة
الى السادة الجشتية والى الطريقة البهية المنسوبة
الى السادة القادرية والى الطريقة المرضية المنسوبة
الى السادة السهروردية رضى الله عنهم
اجمعين ثم ثانيا انا لا نتكلم بكلام ولا نقول
قولا فى الدين الا وعليه عندنا دليل من الكتاب
او السنة او اجماع الامة او قول من ائمة
المذهب ومع ذلك لا ندعى انا مبرؤن
من الخطاء والنسيان فى زلة القلم و
زلة اللسان - فان ظهر لنا انا اخطانا فى
قول سواء كان من الاصول او الفروع
فما يمنعنا الحياء ان نرجع عنه ونعلن
بالرجوع كيف لا وقد رجع ائمتنا رضوان
الله عليهم فى كثير من اقوالهم حتى ان
امام حرم الله تعالى المحترم امامنا

حمد و صلوٰۃ و سلام کے بعد

اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع کریں جاننا
چاہئے کہ ہم اور ہمارے مشائخ اور ہماری
ساری جماعت بحمد للہ فروعات میں مقلد ہیں
مقتدائے خلق حضرت امام ہمام امام اعظم
ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے اور اصول و اعتقادیات میں پیرو ہیں
امام ابوالحسن اشعری اور امام ابو منصور
ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے
اور طریقہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب
حاصل ہے سلسلہ علیہ حضرات نقشبندیہ
اور طریقہ زکیہ مشائخ چشتیہ اور سلسلہ
بہیہ حضرات قادریہ اور طریقہ مرضیہ
مشائخ سہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔
دوسری بات یہ کہ ہم دین کے بارے میں کبھی کوئی
بات ایسی نہیں کہتے جس پر کوئی دلیل نہ ہو قرآن
مجید کی یا سنت کی یا اجماع امت یا قول کسی امام کا
اور با ایں ہمہ ہم دعوے نہیں کرتے کہ قلم کی
غلطی یا زبان کی لغزش میں سہو و خطا سے
مبرا ہیں۔ پس اگر ہمیں ظاہر ہو جائے کہ فلاں قول
میں ہمسے خطا ہوئی عام ہے کہ اصول میں ہو یا فروع میں
تو اپنی غلطی سے رجوع کر لینے میں حیا ہمکو مانع نہیں
ہوتی اور ہم رجوع کا اعلان کر دیتے ہیں چنانچہ ہمارے
ائمہ رضوان اللہ علیہم سے اُن کے بہتیرے اقوال
میں رجوع ثابت ہے حتی کہ امام حرم محترم امام

الشافعی رضی اللہ عنہ لم یبق مسئلۃ
الا ولہ فیھا قول جدید والصحابۃ رضی
اللہ عنھم رجعوا فی مسائل الی اقوال بعضھم
کما لا یخفی علی متتبع الحدیث :-
فلو ادعی احد من العلماء انا غلطنا فی حکم
فان کان من الاعتقادیات فعلیہ ان
یثبت دعواہ بنص من ائمۃ الکلام و
ان کان من الفرعیات فیلزم ان یبنی
بنیانہ علی القول الراجح من ائمۃ المذھب
فاذا فعل ذلک فلا یکون منا انشاء اللہ
تعالی الا المحسنۃ القبول بالقلب و
اللسان وزیادۃ الشکر بالجنان والارکان +
وثالثًا ان فی اصل اصطلاح بلاد الھند
کان اطلاق الوھابی علی من ترک
تقلید الائمۃ رضی اللہ تعالی عنھم
ثم اتسع فیہ وغلب استعمالہ علی من عمل
بالسنۃ السنیۃ وترک الامور المستحدثۃ
الشنیعۃ والرسوم القبیحۃ حتی شاع فی
بمبئی ونواحیھا ان من منع عن سجدۃ
قبور الاولیاء وطوافھا فھو وھابی بل
ومن اظھر حرمۃ الربوا فھو وھابی وان کان
من اکابر اھل الاسلام وعظمائھم ثم
اتسع فیہ حتی صار سبًّا فعلی ھذا لو قال
رجل من اھل الھند لرجل انہ وھابی
فھو لا یدل علی انہ فاسد العقیدۃ بل

شافعی رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ ایسا منقول
نہیں جسمیں دو قول جدید و قدیم نہوں اور صحابہ رضی
اللہ عنہم نے اکثر مسائل میں دوسرونکے قول کیجانب
رجوع فرمایا چنانچہ حدیث کے تتبع کرنیوالے پر ظاہر ہے۔
پس اگر کسی عالم کا دعوی ہے کہ ہمنے کسی شرعی حکم میں
غلطی کی ہے سو اگر وہ مسئلہ اعتقادی ہے تو اسپر لازم ہے
کہ اپنا دعوے ثابت کرے علماء کلام کی تصریح سے
اور اگر مسئلہ فرعی ہے تو اپنی بنیاد کی تعمیر
کرے ائمہ مذہب کے راجح قول پر جب
ایسا کریگا تو انشاء اللہ ہماری طرف سے
خوبی ہی ظاہر ہوگی یعنی دل و زبان سے
غلطی قبول کرینگے اور قلب و اعضا سے شکریہ ادا کرینگے +
تیسری بات یہ کہ ہندوستان میں
لفظ وہابی کا استعمال اس شخص کیلئے تھا جو ائمہ
رضی اللہ عنہم کی تقلید چھوڑ بیٹھے پھر
ایسی وسعت ہوئی کہ یہ لفظ اُن پر بولا جانے لگا
جو سنت محمدیہ پر عمل کریں اور بدعات سیئہ
و رسوم قبیحہ کو چھوڑ دیں۔ یہانتک ہوا کہ
بمبئی اور اسکے نواح میں مشہور ہے کہ جو مولوی اولیاء
کی قبروں کو سجدہ اور طواف کرنیسے منع کرے وہ وہابی ہے
بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے وہ بھی وہابی ہے
گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو۔ اسکے بعد لفظ
وہابی ایک گالی کا لفظ بن گیا۔ سو اگر کوئی
ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو یہ
مطلب نہیں کہ اسکا عقیدہ فاسد ہے بلکہ

يدل على انه سنى حنفى عامل بالسنة
مجتنب عن البدعة خائف من الله
تعالى فى ارتكاب المعصية ولما
كان مشائخنا رضى الله تعالى عنهم
يسعون فى احياء السنة ويشمرون
فى اخماد نيران البدعة غضب جند
ابليس عليهم وحرفوا كلامهم وبهتوهم
وافتروا عليهم الافتراءات ورموهم
بالوهابية وحاشاهم عن ذلك بل و
تلك سنة الله التى سنها فى خواص
اوليائه كما قال الله تعالى فى كتابه و
كذلك جعلنا لكل نبى عدوا شياطين
الانس والجن يوحى بعضهم الى بعض
زخرف القول غرورا ولو شاء ربك
ما فعلوه فذرهم وما يفترون ۞ فلما
كان ذلك فى الانبياء صلوات الله
عليهم وسلامه وجب ان يكون فى
خلفائهم ومن يقوم مقامهم كما قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن
معاشر الانبياء اشد الناس بلاء ثم
الامثل فالامثل ليتوفر حظهم ويكمل
لهم اجرهم فالذين ابتدعوا البدعات
ومالوا الى الشهوات واتخذوا الههم
الهوى والقوا انفسهم فى هاوية
الردى يفترون علينا الاكاذيب الا

یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سُنی حنفی ہی سنت پر عمل کرتا ہے
اور بدعت سے بچتا ہے اور معصیت کے
ارتکاب میں اللہ تعالے سے ڈرتا ہو۔ اور چونکہ
ہمارے مشائخ رضے اللہ تعالے عنہم
احیاء سنت میں سعی کرتے اور بدعت کی آگ
بجھانے میں مستعد رہتے تھے اسلئے شیطانی لشکر کو
اُنپر غصہ آیا اور اُنکے کلام میں تحریف کردائی پر بہتان
باندھے طرح طرح کے افترا کئے اور خطاب وہابیت
کیساتھ متہم کیا مگر حاشا کہ وہ ایسے ہوں بلکہ بات یہ
ہے کہ یہ سنت اللہ ہے کہ جو خواص اولیا میں ہمیشہ
جاری رہی ہے چنانچہ اپنی کتاب میں خود ارشاد فرمایا ہے
اور اسیطرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنا دئے ہیں
جن وانس کے شیاطین کہ ایک دوسرے کیطرف جھوٹی باتیں
ڈالتا رہتا ہے دہوکہ کیلئے اور (اے محمد) اگر تمہارا رب چاہتا
تو یہ لوگ ایسا کام نہ کرتے سو چھوڑ دو انکو اور انکے افترا کو۔
پس جب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ
یہ معاملہ رہا تو ضرور ہے کہ اُن کے
جانشینوں اور قائم مقاموں کیساتھ بھی ایسا ہی ہو
چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ ہم انبیاء کا گروہ سب سے زیادہ مورد بلا ہے۔ پھر
کامل اشبہ پھر کم اشبہ تاکہ اُن کا حظ وافر اور
اجر کامل ہوجاوے۔ پس مبتدعین جو اختراع بدعات
میں منہمک اور شہوات کیجانب مائل ہیں اور جنہوں نے
خواہش نفس کو اپنا معبود بنایا اور اپنے آپکو ہلاکت
کے گڑھے میں ڈالدیا ہے ہم پر جھوٹے بہتان

باطیل وینسبون الینا الاضالیل فاذا انسب الینا فی حضرتکم قول یخالف المذھب فلا تلتفتوا الیہ ولا تظنوا بنا الاخیرا وان اختلج فی صدورکم فاکتبوا الینا فانا نخبرکم بحقیقۃ الحال والحق من المقال فانکم عندنا قطب دائرۃ الاسلام :-

توضیح الجواب

عندنا وعند مشائخنا زیارۃ قبر سید المرسلین (روحی فداہ) من اعظم القربات و اھم المسوبات وانجح لنیل الدرجات بل قریبۃ من الواجبات وان کان حصولہ بشد الرحال وبذل المھج والاموال وینوی وقت الارتحال زیارتہ علیہ الف الف تحیۃ وسلام وینوی معھا زیارۃ مسجدہ صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ من البقاع والمشاھد الشریفۃ بل الاولی ما قال العلامۃ الھمام ابن الھمام ان یجرد النیۃ لزیارۃ قبرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم یحصل لہ اذا قدم زیارۃ المسجد لان فی ذلک زیادۃ تعظیمہ واجلالہ صلی اللہ علیہ وسلم ویوافقہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاء فی زائرا لا تحملہ حاجۃ الا زیارتی کان حقا علی ان اکون شفیعا لہ یوم القیمۃ" وکذا نقل عن العارف السامی الملا جامی

باندھتے اور ہماری جانب گمراہی کی نسبت کرتے رہتے ہیں سو جب کبھی آپکی خدمت میں ہماری جانب منسوب کرکے کوئی مخالف مذہب قول بیان کیا جایا کرے تو آپ اسکی طرف التفات نہ فرمایا کریں اور ہمارے ساتھ حسن ظن کام میں لادیں اور اگر طبع مبارک میں کوئی خلجان پیدا ہو تو لکھ بھیجا کریں ہم ضرور واقعی حال اور سچی بات کی اطلاع دینگے اسلیے کہ آپ حضرات ہمارے نزدیک مرکز دائرۃ الاسلام ہیں۔

جواب کی توضیح

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارۃ قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے۔ بلکہ واجب کے قریب ہے۔ گو شد رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو۔ اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے بہتر یہ ہے جو علامہ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے پھر جب وہاں حاضر ہوگا تو مسجد نبوی کی بھی زیارت حاصل ہو جائیگی۔ اس صورت میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی موافقت خود حضرت کے ارشاد سے ہو رہی ہے کہ جو میری زیارت کو آیا کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اُس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اُس کا شفیع بنوں اور ایسا ہی عارف ملا جامی سے منقول ہے

انه افرد الزيارة عن الحج وهو اقرب الى
مذهب المحبين واما ما قالت الوهابية
من ان المسافر الى المدينة المنورة على
ساكنها الف الف تحية لا ينوي الا المسجد
الشريف استدلالا بقوله عليه الصلوٰة
والسلام "لا تشد الرحال الا الى ثلثة
مساجد" فمردود لان الحديث لا يدل
على المنع اصلا بل لو تأمل ذو فهم ثاقب
لعلم انه بدلالة النص يدل على الجواز
فان العلة التي استثنى بها المساجد الثلثة
من عموم المساجد او البقاع هو فضلها
المختص بها وهو مع الزيادة موجود في
البقعة الشريفة فان البقعة الشريفة
والرحبة المنيفة التي ضم اعضائه صلى
الله عليه وسلم افضل مطلقا حتى من
الكعبة ومن العرش والكرسي كما صرح
به فقهائنا رضي الله عنهم ولما استثنى
المساجد لذلك الفضل الخاص فاولى
ثم اولى ان يستثنى البقعة المباركة لذلك
الفضل العام وقد صرح بالمسئلة كما ذكرنا
بل بابسط منها شيخنا العلامة شمس العلماء
العاملين مولانا رشيد احمد الگنگوهي
قدس الله سره العزيز في رسالته
زبدة المناسك في فضل زيارة المدينة
المنورة وقد طبعت مرارا وايضا في

کہ انہوں نے زیارت کیلئے حج سے علیحدہ سفر کیا۔ اور یہی
طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے۔ اب رہا وہابیہ کا
یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جانب سفر کرنیوالے کو صرف مسجد
نبوی کی نیت کرنی چاہئے اور اس قول پر اس
حدیث کو دلیل لانا کہ "کجاوے نہ کسے جاویں
مگر تین مسجدوں کی جانب"۔ سو یہ قول مردود
ہے اسلئے کہ حدیث کہیں بھی ممانعت پر
دلالت نہیں کرتی۔ بلکہ صاحب فہم اگر غور کرے تو
یہی حدیث بدلالۃ النص جواز پر دلالت کررہی ہے
کیونکہ جو علت تین مساجد کے دیگر مسجدوں اور
مقامات سے مستثنیٰ ہونے کی قرار پائی ہے وہ ان
مساجد کی فضیلت ہی تو ہے اور یہ فضیلت زیادتی کے
ساتھ بقعہ شریفہ میں موجود ہے اسلئے کہ وہ
حصہ زمین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اعضا مبارکہ کو مس کئے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل ہے
یہانتک کہ کعبہ اور عرش وکرسی سے بھی افضل ہے
چنانچہ ہمارے فقہا نے اس کی تصریح فرمائی ہے
اور جب فضیلت خاصہ کیوجہ سے تین مسجدیں عموم نہی سے
مستثنیٰ ہوگئیں تو بدرجہا اولیٰ ہے کہ بقعہ مبارکہ فضیلت
عامہ کے سبب مستثنیٰ ہو۔ ہمارے بیان کے
موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ بسط کیساتھ
اس مسئلہ کی تصریح ہمارے شیخ شمس العلماء
حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ نے
اپنے رسالہ زبدۃ المناسک کی فصل زیارت مدینہ
منورہ میں فرمائی ہے جو بارہا طبع ہوچکا ہے۔ نیز

هذا المبحث الشريف رسالة لشيخ مشايخنا
مولانا المفتي صدر الدين الدهلوي
قدس الله سره العزيز اقام فيها الطامة
الكبرى على الوهابية ومن وافقهم
واتى ببراهين قاطعة وحجج ساطعة
سماها احسن المقال في شرح حديث
لا تشد الرحال طبعت واشتهرت
فليراجع اليها والله تعالى اعلم۔

اسی بحث میں ہمارے شیخ المشائخ مفتی
صدر الدین دہلوی قدس سرہٗ کا ایک رسالہ
تصنیف کیا ہوا ہے جس میں مولانا نے
وہابیہ اور ان کے موافقین پر قیامت
ڈھادی اور بیخ کن دلائل ذکر فرمائے
ہیں۔ اس کا نام ہے احسن المقال فی شرح
حدیث لا تشد الرحال وہ طبع ہو کر مشہور ہوچکا
ہے اس کیطرف رجوع کرنا چاہیے واللہ اعلم

السوال الثالث والرابع

هل للرجل ان يتوسل في دعواته
بالنبي صلى الله عليه وسلم بعد
الوفات ام لا:۔
ايجوز التوسل عندكم بالسلف
الصالحين من الانبياء والصديقين
والشهداء واولياء رب العلمين ام لا۔

تیسرا اور چوتھا سوال

کیا وفات کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا توسل لینا دعاؤں میں
جائز ہے یا نہیں۔
تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء
وصدیقین اور شہداء و اولیاء اللہ کا توسل
بھی جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب

عندنا وعند مشايخنا يجوز التوسل
في الدعوات بالانبياء والصالحين من
الاولياء والشهداء والصديقين في
حيوتهم وبعد وفاتهم بان يقول في
دعائه اللهم اني اتوسل اليك بفلان
ان تجيب دعوتي وتقضي حاجتي الى
غير ذلك كما صرح به شيخنا ومولانا
الشاه محمد اسحق الدهلوي ثم المهاجر المكي

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک
دعاؤں میں انبیاء و صلحاء و اولیاء و شہداء
وصدیقین کا توسل جائز ہے۔ ان کی
حیات میں ہو یا بعد وفات بایں طور کہ کہے
یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا
کی قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں یا اسی
جیسے اور کلمات کہے چنانچہ اس کی تصریح فرمائی
ہے ہمارے شیخ مولانا شاہ محمد اسحق دہلوی ثم المکی نے

ثم بينه فی فتاواه شیخنا ومولانا رشید احمد الگنگوهی رحمۃ اللہ علیہما وهی فی هذا الزمان شائعۃ مستفیضۃ بایدی الناس وهذه المسئلۃ مذکورۃ علی صفحہ ۹۳ من المجلد الاول منها فلیراجع الیها من شاء :-

السوال الخامس

ماقولکم فی حیوۃ النبی علیہ الصلوۃ والسلام فی قبرہ الشریف هل ذلک امر مخصوص بہ ام مثل سائر المؤمنین رحمۃ اللہ علیہم حیوۃ برزخیۃ :-

الجواب

عندنا وعند مشائخنا حضرۃ الرسالۃ صلی اللہ علیہ وسلم حیّ فی قبرہ الشریف وحیوتہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیویۃ من غیر تکلیف وهی مختصۃ بہ صلی اللہ علیہ وسلم وبجمیع الانبیاء صلوات اللہ علیہم والشہداء لا برزخیۃ کما هی حاصلۃ لسائر المؤمنین بل لجمیع الناس کما نص علیہ العلامۃ السیوطی فی رسالتہ انباء الاذکیاء بحیوۃ الانبیاء حیث قال قال الشیخ تقی الدین السبکی حیوۃ الانبیاء والشہداء فی القبر کحیوتہم فی الدنیا ویشہد لہ صلوۃ موسی علیہ السلام فی قبرہ فان الصلوۃ تستدعی جسدا حیا

پھر مولانا رشید احمد گنگوہی نے بھی اپنے فتاوے میں اس کو بیان فرمایا جو چھپا ہوا آج کل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے - اور یہ مسئلہ اُس کی پہلی جلد کے صفحہ ۹۳ پر مذکور ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے ×

پانچواں سوال

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے ۔

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپکی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونیکے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرتؐ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کیساتھ - برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ انباء الاذکیاء بحیوۃ الانبیاء میں تصریح لکھا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء وشہداء کی قبر میں حیات ایسی ہی ہے جیسی دُنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اسکی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے

الی اخر ما قال فثبت بهٰذا ان حیوته دنیویۃ
برزخیۃ لکونها فی عالم البرزخ ولشیخنا
شمس الاسلام والدین محمد قاسم العلوم
علی المستفیدین قدس الله سره العزیز
فی هذا المبحث رسالۃ مستقلۃ دقیقۃ
الماخذ بدیعۃ المسلک لم یر مثلها قد
طبعت وشاعت فی الناس واسمها آب حیات
ای ماء الحیوۃ :-

السؤال السادس

هل للداعی فی المسجد النبوی ان یجعل
وجهه الی القبر المنیف ویسئل من
المولی الجلیل متوسلا بنبیه الفخیم النبیل

الجواب

اختلف الفقهاء فی ذلک کما ذکره الملا
علی القاری رحمۃ الله تعالی فی المسلک
المتقسط فقال ثم اعلم انه ذکر بعض
مشایخنا کابی اللیث ومن تبعه کالکرمانی
والسروجی انه یقف الزائر مستقبل القبلۃ
کذا رواه الحسن عن ابی حنیفۃ رضی الله
عنهما ثم نقل عن ابن الهمام بان ما نقل
عن ابی اللیث مردود بما روی ابو حنیفۃ
عن ابن عمر رضی الله عنهما انه قال من
السنۃ ان تاتی قبر رسول الله صلی الله
علیه وسلم فتستقبل القبر بوجهک ثم
تقول السلام علیک ایها النبی ورحمۃ الله و

الخ - پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرتؐ کی حیوۃ
دنیوی ہے اور اس معنی کر برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ
میں حاصل ہے - اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب
قدس سرہ کا اس بحث میں ایک مستقل
رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور انوکھے طرز
کا بے مثل جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا
ہے اُس کا نام ہے آبحیات -

چھٹا سوال

کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دُعا کرنیوالے کو یہ صورت
کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور
حضرتؐ کا واسطہ دے کر حقتعالی سے دُعا مانگے

جواب

اسمیں فقہا کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے
مسلک متقسط میں ذکر کیا ہے فرماتے ہیں معلوم کرو
کہ ہمارے بعض مشائخ ابو اللیث اور اُن کے پیرو
کرمانیؒ و سروجیؒ وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت
کرنیوالوں کو قبلہ کیطرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے
جیسا کہ امام حسنؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے
اس کے بعد ابن ہمام سے نقل کیا ہے کہ ابو اللیث
کی روایت نامقبول ہے اسلئے کہ امام ابو حنیفہؒ نے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ سنت یہ ہے کہ جب تم قبر شریف پر حاضر ہو
تو قبر مطہر کیطرف منہ کر کے اس طرح کہو آپ پر سلام
نازل ہو اے نبی اور اللہ تعالے کی رحمت و

وبركاته" ثم ايده برواية اخرى اخرجها
المجد اللغوي عن ابن المبارك قال سمعت
ابا حنيفة رح يقول قدم ابو ايوب السختياني
وانا بالمدينة فقلت لانظرن ما يصنع
فجعل ظهره مما يلي القبلة ووجهه مما يلي
وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم وبكى
غير متباك فقام مقام فقيه ثم قال العلامة
القاري بعد نقله وفيه تنبيه على ان هذا
هو مختار الامام بعد ما كان مترددا في
مقام المرام ثم قال الجمع بين الروايتين ممكن الخ
كلام الشريف. فظهر بهذا انه يجوز كلا الامرين
لكن المختار انه يستقبل وقت الزيارة
مما يلي وجهه الشريف صلى الله عليه وسلم
وهو الماخوذ به عندنا وعليه عملنا وعمل
مشائخنا وهكذا الحكم في الدعاء كما روي
عن مالك رحمه الله تعالى لما سأله
بعض الخلفاء وقد صرح به مولانا الگنگوهي
في رسالته زبدة المناسك واما مسئلة
التوسل فقد مرت في نمرة ۳ و ۴ صفحه

السؤال السابع

ما قولكم في تكثير الصلوة على النبي صلى
الله عليه وسلم وقراءة دلائل الخيرات
والاوراد:-

الجواب

يستحب عندنا تكثير الصلوة على النبي

برکات نازل ہوں۔ پھر اسکی تائید میں دوسری ایت لائے
ہیں جسکو مجدالدین لغوی نے ابن مبارک سے نقل کیا ہے
فرماتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہ کو سطرح فرماتے سنا کہ جب
ابوایوب سختیانی مدینہ میں آئے تو میں وہیں تھا۔ میں نے
کہا میں ضرور دیکھونگا کہ کیا کرتے ہیں سو انہوں نے قبلہ کی
طرف پشت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ
مبارک کیطرف اپنا منہ کیا اور بلا تصنع روئے تو بڑے فقیہ
کیطرح قیام کیا پھر اسکو نقل کرکے علامہ قاری فرماتے ہیں
اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی صورت امام صاحب کی پسند کردہ ہے
ہاں پہلے انکو تردد تھا۔ پھر علامہ نے یہ بھی کہا کہ دونوں
روایتوں میں تطبیق ممکن ہے الخ۔ غرض اس سے ظاہر ہو
گیا کہ جائز دونوں صورتیں ہیں مگر اولی یہی ہے کہ زیارت
کے وقت چہرہ مبارک کیطرف منہ کرکے کھڑا ہونا
چاہئے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا
اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا
ہے جیسا کہ امام مالک سے مروی ہے جبکہ ان کے کسی
خلیفہ نے ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا تھا اور اسکی تصریح
مولانا گنگوہی اپنے رسالہ زبدۃ المناسک میں کرچکے ہیں
اور توسل کا مسئلہ ابھی صفحہ ۳ و ۴ میں گذر چکا ہے۔

ساتواں سوال

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
بکثرت درود بھیجنے اور دلائل الخیرات ودیگر اوراد
پڑھنے کی بابت۔

جواب

ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود

صلی اللہ علیہ وسلم وھو من ارجی الطاعات واحب المندوبات سواء کان بقراءۃ الدلائل والاوراد والصلواتیۃ المؤلفۃ فی ذلک او بغیرھا ولکن الافضل عندنا ما صح بلفظہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو صلی بغیر ما ورد عنہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یخل عن الفضل ویستحق بشارۃ "من صلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہ عشرا" وکان شیخنا العلامۃ الگنگوھی یقرء الدلائل وکذلک المشائخ الاخر من ساداتنا وقد کتب فی ارشاد آتہ مولانا ومرشدنا قطب العالم حضرۃ الحاج امداد اللہ قدس اللہ سرہ القدس وامر اصحابہ بان یحزبوہ وکانوا یروون الدلائل روایۃ وکان یجیز اصحابہ بالدلائل مولانا الگنگوھی رحمۃ اللہ علیہ

شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر و ثواب طاعت ہی خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو۔ لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جسکے لفظ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں۔ گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہوہی جائیگا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حق تعالےٰ اسپر دس مرتبہ رحمت بھیجیگا۔ خود ہمارے شیخ مولانا گنگوہی اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے۔ اور مولانا حضرت حاجی امداد اللہ شاہ مہاجر مکی قدس سرہ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرما کر مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل کا ورد رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہی بھی اپنے مریدوں کو اجازت دیتے تھے +

السوال الثامن والتاسع والعاشر

ھل یصح لرجل ان یقلد احدا من الائمۃ الاربعۃ فی جمیع الاصول والفروع ام لا وعلی تقدیر الصحۃ ھل ھو مستحب ام واجب۔ ومن تقلدون من الائمۃ فروعا واصولا :-

آٹھواں نواں اور دسواں سوال

تمام اصول وفروع میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کا مقلد بن جانا درست ہے یا نہیں۔ اور اگر درست ہے تو مستحب ہے یا واجب اور تم کس امام کے مقلد ہو۔

الجواب

لابد للرجل فی ھذا الزمان ان یقلد احدا من الائمۃ الاربعۃ رضی اللہ تعا

جواب

اِس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے۔

عنهم بل يجب فانا جربنا كثيرا ان مآل
ترك تقليد الائمة واتباع راى نفسه و
هواها السقوط فى حفرة الالحاد والزندقة
اعاذنا الله منها ولاجل ذلك نحن و
مشائخنا مقلدون فى الاصول والفروع
لامام المسلمين ابى حنيفة رضى الله تعالى
عنه اماتنا الله عليه وحشرنا فى زمرته
ولمشائخنا فى ذلك تصانيف عديدة
شاعت واشتهرت فى الآفاق :-

السوال الحادى عشر

وهل يجوز عندكم الاشتغال باشغال الصوفية
وبيعتهم وهل تقولون بصحة وصول
الفيوض الباطنية عن صدور الاكابر
وقبورهم وهل يستفيد اهل السلوك
من روحانية المشائخ الاجلة ام لا :-

الجواب

يستحب عندنا اذا فرغ الانسان من
تصحيح العقائد وتحصيل المسائل الضرورية
من الشرع ان يبايع شيخا راسخ القدم
فى الشريعة زاهدا فى الدنيا راغبا
فى الآخرة قد قطع عقبات النفس وتمرن
فى المنجيات وتبتل عن المهلكات كاملا
مكملا ويضع يده فى يده ويحبس نظره
فى نظره ويشتغل باشغال الصوفية
من الذكر والفكر والفناء الكلى فيه

بلکہ واجب ہے کیونکہ ہمنے تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی
تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس و ہوی کے اتباع کرنے
کا انجام الحاد و زندقہ کے گڑھے میں جاگرنا ہے
اللہ پناہ میں رکھے - اور بایں وجہ ہم اور ہمارے
مشائخ تمام اصول و فروع میں امام المسلمین ابوحنیفہ
رضے اللہ عنہ کے مقلد ہیں - خدا کرے اسی
پر ہماری موت ہو اور اسی زمرہ میں ہمارا
حشر ہو - اور اس بحث میں ہمارے مشائخ کی
بہتیری تصانیف دنیا میں مشہور و شائع ہو چکی ہیں

گیارہواں سوال

کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغول اور اُن سے
بیعت ہونا تمہارے نزدیک جائز ہے اور اکابر کے
سینہ اور قبر سے باطنی فیضان پہونچنے کے تم قائل
ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے اہل سلوک
کو نفع پہونچتا ہے یا نہیں -

جواب

ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقاید کی درستی اور
شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے
شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو دنیا سے
بے رغبت ہو آخرت کا طالب ہو نفس کی گھاٹیوں کو
طے کر چکا ہو - خوگر ہو نجات دہندہ اعمال کا اور علیحدہ ہو
تباہ کن افعال سے - خود بھی کامل ہو دوسروں کو بھی کامل
بنا سکتا ہو ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اپنی نظر
اسکی نظر میں محصور رکھے اور صوفیہ کے اشغال یعنی ذکر
فکر اور اس میں فناء تام کے ساتھ مشغول ہو -

ویکتسب النسبة التی هی النعمة العظمیٰ والغنیمة الکبریٰ وهے المعبر عنها بلسان الشرع بالاحسان واما من لم یتیسر له ذلک ولم یقدر له ماهنالک فیکفیه الانسلاک بسلکهم والانخراط فی حزبهم فقد قال رسول الله صلے الله علیه وسلم المرء مع من احب اولئک قوم لا یشقے جلیسهم وبحمد الله تعالے وحسن انعام نحن و مشائخنا قد دخلوا فی بیعتهم واشتغلوا باشغالهم وتصدوا للارشاد والتلقین والحمد لله علی ذلک :-

واما الاستفادة من روحانیة المشائخ الاجلة ووصول الفیوض الباطنیة من صدورهم او قبورهم فیصح علی الطریقة المعروفة فی اهلها وخواصها لا بما هو شائع فی العوام :-

السوال الثانی عشر

قد کان محمد بن عبد الوهاب النجدی یستحل دماء المسلمین واموالهم واعراضهم وکان ینسب الناس کلهم الی الشرک و یسب السلف فکیف ترون ذلک وهل تجوزون تکفیر السلف والمسلمین و اهل القبلة ام کیف مشربکم :-

الجواب

الحکم عندنا فیهم ما قال صاحب الدر المختار

اور اُسکی نسبت کا اکتساب کرے جو نعمت عظمیٰ اور غنیمت کبریٰ ہے جسکو شرع میں احسان کیساتھ تعبیر کیا گیا ہے - اور جسکو یہ نعمت میسّر نہ ہو اور یہاں تک پہنچ سکے اسکو بزرگوں کے سلسلہ میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے - کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی اُس کے ساتھ ہے جسکے ساتھ اُسے محبت ہو - وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا - اور بحمد اللہ ہم اور ہمارے مشائخ اُن حضرات کی بیعت میں داخل اور اُنکے اشغال کے شاغل اور ارشاد و تلقین کے درپئے رہے ہیں - والحمد للہ علی ذلک -

اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور اُنکے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا - سو بیشک صحیح ہے مگر اُس طریق سے جو اُسکے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اُس طرز سے جو عوام میں رائج ہے -

بارھواں سوال

محمد بن عبد الوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور اُنکے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب - اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اُسکے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے - اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو یا کیا مشرب ہے -

جواب

ہمارے نزدیک اُنکا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار

والخوارج وهم قوم لهم منعة خرجوا عليه
بتاويل يرون انه على باطل كفر او معصية
توجب قتاله بتاويلهم يستحلون دماءنا
واموالنا ويسبون نساءنا الى ان قال
وحكمهم حكم البغاة ثم قال وانما لم
تكفرهم لكونه عن تاويل وان كان باطلا
وقال الشامي في حاشيته كما وقع
في زماننا في اتباع عبد الوهاب الذين
خرجوا من نجد وتغلبوا على الحرمين و
كانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم
اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من
خالف اعتقادهم مشركون واستباحوا
بذلك قتل اهل السنة وقتل علمائهم
حتى كسر الله شوكتهم ثم اقول ليس
هو ولا احد من اتباعه وشيعته من
مشائخنا في سلسلة من سلاسل العلم
من الفقه والحديث والتفسير والتصوف
واما استحلال دماء المسلمين واموالهم
واعراضهم فاما ان يكون بغير حق او
بحق فان كان بغير حق فاما ان يكون
من غير تاويل فكفر وخروج عن الاسلام
وان كان بتاويل لا يسوغ في الشرع
ففسق واما ان كان بحق فجائز بل واجب
واما تكفير السلف من المسلمين فحاشا
ان نكفر احدا منهم بل هو عندنا رفض

نے فرمایا ہی "خوارج ایک جماعت ہی شوکت والی جنہوں نے
امام پر چڑھائی کی تھی تاویل ہی کہ امام کو باطل یعنی کفر
یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہی
اس تاویل سے یہ لوگ ہمارے جان اور مال کو حلال سمجھتے اور
ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں آگے فرماتے ہیں انکا حکم
باغیوں کا ہی۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم انکی تکفیر صرف اسلئے نہیں کرتے
کہ یہ فعل تاویل سے ہی اگرچہ باطل ہی ہی۔ اور علامہ شامی نے اسکے
حاشیہ میں فرمایا ہی جیسا کہ ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے تابعین
سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکلکر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے
کو حنبلی مذہب بتلاتے تھے لیکن اُن کا عقیدہ یہ تھا
کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو اُن کے عقیدہ کے
خلاف ہو وہ مشرک ہی۔ اور اسی بنا پر اُنہوں نے
اہلسنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا
تھا یہاں تک کہ اللہ نے انکی شوکت توڑ دی۔ اسکے بعد
میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور اُسکا تابع کوئی شخص
بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں ہی۔ نہ تفسیر و فقہ
و حدیث کے علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں۔ اب
رہا مسلمانوں کی جان و مال و آبرو حلال سمجھنا سو یا ناحق
ہوگا یا حق۔ پھر اگر ناحق ہے تو یا بلا تاویل ہے
جو کفر اور خارج از اسلام ہونا ہے اور اگر ایسی
تاویل سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے
اور اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے۔ باقی
رہا سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا کہ ہم
اُن میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں
بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور

والابتداع فی الدین وتکفیر اهل القبلة من المبتدعین فلا نکفرهم ما لم ینکروا حکما ضروریا من ضروریات الدین فاذا ثبت انکار امر ضروری من الدین نکفرهم ونحتاط فیه وهذا دأبنا ودأب مشائخنا رحمهم الله تعالیٰ

السؤال الثالث عشر والرابع عشر

ما قولکم فی امثال قوله تعالیٰ الرحمٰن علی العرش استوی :- هل تجوزون اثبات جهة ومکان للباری تعالیٰ ام کیف رأیکم فیه :-

الجواب

قولنا فی امثال تلک الآیات انا نؤمن بها ولا یقال کیف ونؤمن بان الله سبحانه وتعالیٰ متعال ومنزه عن صفات المخلوقین وعن سمات النقص والحدوث کما هو رأی قدمائنا - واما ما قال المتأخرون من ائمتنا فی تلک الآیات یأولونها بتاویلات صحیحة سائغة فی اللغة والشرع بانه یمکن ان یکون المراد من الاستواء الاستیلاء ومن الید القدرة الی غیر ذلک تقریبا الی افهام القاصرین فحق ایضا عندنا - واما الجهة والمکان فلا نجوز اثباتهما له تعالیٰ ونقول انه تعالیٰ منزه ومتعال عنهما وعن جمیع سمات الحدوث :-

دین میں اختراع ہے - ہم تو اُن بدعتیوں کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جبتک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں کافر نہیں کہتے ہاں جسوقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائیگا تو کافر سمجھینگے اور احتیاط کرینگے - یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے :

تیرھواں اور چودھواں سوال

کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ رحمٰن عرش پر مستوی ہوا - کیا جائز سمجھتے ہو باریتعالیٰ کے لئے جہت ومکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے -

جواب

اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ اُن پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے - یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص وحدوث کے علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت وشرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تاکہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ کہ ممکن ہے استواء سے مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے البتہ جہت ومکان کا اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت ومکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ وعالی ہے :

السوال الخامس عشر

هل ترون احدا افضل من النبی صلی الله علیه وسلم من الکائنات :-

الجواب

اعتقادنا واعتقاد مشائخنا ان سیدنا ومولانا وحبیبنا وشفیعنا محمدا رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل الخلائق کافة وخیرهم عند الله تعالی لایساویه احد بل ولا یدانیه صلی الله علیه وسلم فی القرب من الله تعالی والمنزلة الرفیعة عنده وهو سید الانبیاء والمرسلین وخاتم الاصفیاء والنبیین کما ثبت بالنصوص وهو الذی نعتقده وندین الله تعالی به وقد صرح به مشائخنا فی غیر ما تصنیف

السوال السادس عشر

اتجوزون وجود نبی بعد النبی علیه الصلوة والسلام وهو خاتم النبیین وقد تواتر معنی قوله علیه السلام لا نبی بعدی وامثاله وعلیه انعقد الاجماع وکیف رایکم فیمن جوز وقوع ذلک مع وجود هذه النصوص وهل قال احد منکم او من اکابرکم ذلک

الجواب

اعتقادنا واعتقاد مشائخنا ان سیدنا ومولانا وحبیبنا وشفیعنا محمدا رسول الله

پندرھواں سوال

کیا تمہاری رائے یہ ہے کہ مخلوق میں سے کوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل بھی ہے۔

جواب

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا ومولانا وحبیبنا وشفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمامی مخلوق سے افضل اور اللہ تعالے کے نزدیک سب سے بہتر ہیں اللہ تعالی سے قرب ومنزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہوسکتا۔ آپ سردار ہیں جملہ انبیاء ورسل کے اور خاتم ہیں سارے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین وایمان۔ اسکی تصریح ہمارے مشائخ بہتیری تصانیف میں کرچکے ہیں۔

سولھواں سوال

کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہو نبی کریم علیہ الصلوة والسلام کے بعد حالانکہ آپ خاتم النبیین ہیں اور معنی درجہ تواتر کو پہونچ گیا ہے۔ آپ کا ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اسپر اجماع امت منعقد ہوچکا اور جو شخص باوجود ان نصوص کے کسی نبی کا وقوع جائز سمجھے اسکے متعلق تمہاری کیا رائے ہے اور کیا تم میں سے یا تمہارے اکابر میں سے کسی نے ایسا کہا ہے

جواب

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار وآقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین لا نبی بعدہ
کما قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی کتابہ ولکن
رسول اللہ وخاتم النبیین وثبت باحادیث
کثیرۃ متواترۃ المعنی وباجماع الامۃ وحاشا ان
یقول احد منا خلاف ذلک فانہ من انکر
ذلک فھو عندنا کافر لانہ منکر للنص
القطعی الصریح نعم شیخنا ومولانا سید
الاذکیاء المدققین المولوی محمد قاسم
النانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ اتی بدقۃ نظرہ
تدقیقا بدیعا اکمل خاتمیتہ علی وجہ الکمال
واتمھا علی وجہ التمام فانہ رحمہ اللہ تعالیٰ
قال فی رسالتہ المسماۃ بتحذیر الناس
ما حاصلہ ان الخاتمیۃ جنس تحتہ نوعان
احدھما خاتمیۃ زمانیۃ وھو ان یکون
زمان نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم متاخرا
من زمان نبوۃ جمیع الانبیاء ویکون خاتما
لنبوتھم بالزمان والثانی خاتمیۃ ذاتیۃ
وھی ان یکون نفس نبوتہ صلی اللہ علیہ
وسلم ختمت بھا وانتھت الیھا نبوۃ جمیع
الانبیاء وکما انہ صلعم خاتم النبیین بالزمان کذلک ھو صلعم
خاتم النبیین بالذات فان کل ما بالعرض
یختم علی ما بالذات وینتھی الیہ ولا
تتعداہ ولما کان نبوتہ صلی اللہ علیہ
وسلم بالذات ونبوۃ سائر الانبیاء بالعرض
لان نبوتھم علیھم السلام بواسطۃ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپکے بعد
کوئی نبی نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب
میں فرمایا ہے " لیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین
ہیں اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنےً
حد تواتر تک پہونچ گئی اور نیز اجماع اُمت سے
سو حاشا کہ ہم میں سے کوئی اسکے خلاف کہے کیونکہ
جو اسکا منکر ہو وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اسلیے کہ منکر
ہے نص صریح قطعی کا۔ ہاں ہمارے شیخ ومولانا مولوی
محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دقت
نظر سے عجیب دقیق مضمون بیان فرما کر آپ کی
خاتمیت کو کامل وتام ظاہر فرمایا ہے۔ جو کچھ مولانا نے
اپنے رسالہ تحذیر الناس میں بیان فرمایا ہے اُسکا
حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جسکے تحت میں
دو نوع داخل ہیں۔ ایک خاتمیت باعتبار زمانہ وہ
یہ کہ آپکی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کی نبوت کے زمانہ
سے متاخر ہے۔ اور آپ بحیثیت زمانہ سب کی
نبوت کے خاتم ہیں۔ اور دوسری نوع خاتمیت
بطور ذات جسکا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہی جسپر
تمام انبیاء کی نبوت ختم ومنتہی ہوئی اور جیسا کہ آپ
خاتم النبیین ہیں باعتبار زمانہ اسیطرح آپ
آپ خاتم النبیین ہیں بالذات کیونکہ ہر وہ شئے
جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے اُسپر جو بالذات ہو اس
سے آگے سلسلہ نہیں چلتا۔ اور جبکہ آپ کی نبوت
بالذات ہو اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض
اسلیے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپ ہی کی نبوت کے

نبوته صلے الله علیه وسلم وهو الفرد
الاکمل، الاوحد الابجل قطب دائرة النبوة
والرسالة وواسطة عقدها فهو خاتم
النبیین ذاتا وزمانا ولیس خاتمیته صلی
الله علیه وسلم منحصرة فی الخاتمیة الزمانیة
فانه لیس کبیر فضل ولا زیادة رفعة ان یکون
زمانه صلے الله علیه وسلم متاخرا من زمان
الانبیاء قبله بل السیادة الکاملة والرفعة
البالغة والمجد الباهر والفخر الزاهر تبلغ
غایتها اذا کان خاتمیته صلے الله علیه و
سلم ذاتا وزمانا واما اذا اقتصر علی الخاتمیة
الزمانیه فلا تبلغ سیادته ورفعته صلے الله
علیه وسلم کمالها ولا یحصل له الفضل
بکلیته وجامعیته وهذا التدقیق منه
رحمه الله تعالیٰ ظهر فی مکاشفاته فی
اعظام شانه واجلال برهانه وتفضیله
وتبجیله صلے الله علیه وسلم کما حققه
المحققون من ساداتنا العلماء کالشیخ
الاکبر والتقی السبکی وقطب العالم الشیخ
عبد القدوس الگنگوهی رحمهم الله
تعالےٰ لم یحم حول سرادقات ساحته
فیما نظن وتری ذهن کثیر من العلماء المتقدمین
والاذکیاء المتبحرین وهو عند المبتدعین
من اهل الهند کفر وضلال ویوسوسون
الی اتباعهم واولیائهم انه انکار لخاتمیته

واسطہ سے ہی اور آپ ہی فرد اکمل ویگانہ اوڈ
دائرہ رسالت ونبوت کے مرکز اور عقد نبوت
کے واسطہ ہیں۔ پس آپ خاتم النبیین ہوئے
ذاتا بھی اور زمانا بھی۔ اور آپکی خاتمیت صرف
زمانہ کے اعتبار سے نہیں ہے اس لئے کہ یہ
کوئی بڑی فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء
سابقین کے زمانہ سے پیچھے ہے۔ بلکہ کامل
سرداری اور غایت رفعت اور انتہا درجہ کا
شرف وفضل اُسی وقت ثابت ہوگا جبکہ آپکی
خاتمیت ذات وزمانہ دونوں اعتبار سے ہو
ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء
ہونے سے آپ کی سیادت ورفعت نہ مرتبہ
کمال کو پہونچے گی اور نہ آپ کو جامعیت و
فضل کلی کا شرف حاصل ہوگا۔ اور یہ
دقیق مضمون جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی جلالت شان وعظمت کے
بیانمیں مولنا کا مکاشفہ ہے۔ جیسا کہ ہماری سادات محققین نے
تحقیق کی ہے مثل شیخ عبد القدوس وشیخ اکبر وتقی سبکی نے ہمارے
خیال میں علماء متقدمین وراذکیاء متبحرین میں سے کسی کا ذہن اس میدان
کے نواح تک بھی نہیں گھوما ہاں ہندوستان کے بدعتیوں کے
نزدیک کفر وضلال بنگیا یہ مبتدعین اپنے چیلوں اور تابعین
کو یہ وسوسہ دلاتے ہیں کہ یہ تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔

صلى الله عليه وسلم فيها وهيهات و
لعمري انه لا فرى الفرى واعظم زور
بهتان بلا امتراء ما حملهم على ذلك
الا الحقد والشحناء والحسد والبغضاً
لاهل الله تعالى وخواص عباده و
كذلك جرت السنة الالهية فى انبيآ
واوليائه :-

السوال السابع عشر

هل تقولون ان النبى صلى الله عليه و
سلم لا يفضل علينا الا كفضل الاخ الاكبر
على الاخ الاصغر لا غير وهل كتب احد
منكم هذا المضمون فى كتابه :-

الجواب

ليس احد منا ولا من اسلافنا الكرام
معتقدا بهذا البتة ولا نظن شخصا
من ضعفاء الايمان ايضا يتفوه بمثل
هذه الخرافات ومن يقل ان النبى
عليه السلام ليس له فضل علينا الا كما
يفضل الاخ الاكبر على الاصغر فنعتقد
فى حقه انه خارج عن دائرة الايمان
وقد صرحت تصانيف جميع الاكابر من
اسلافنا بخلاف ذلك وقد بينوا وجوه
وحرروا وجوه فضائله واحساناته عليه
السلام علينا معشر الامة بوجوه عديدة
بحيث لا يمكن اثبات مثل بعض تلك الوجوه

افسوس صد افسوس قسم ہے اپنی زندگی کی
کہ ایسا کہنا پرلے درجے کا افترا اور بڑا جھوٹ
و بہتان ہے جسکا باعث محض کینہ و عداوت
و بغض ہے اہل اللہ اور اُس کے خاص بندوں
کے ساتھ اور سُنت اللہ اسیطرح جاری ہے
انبیاء و اولیاء میں ؀

سترھواں سوال

کیا تم اسکے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو ہم پر بس ایسی فضیلت ہے جیسی
بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے
اور کیا تم میں سے کسی نے کسی کتاب میں یہ مضمون لکھا ہے

جواب

ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا بھی یہ عقیدہ
نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان
بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا
اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو
ہم پر بس اتنی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو
چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اُس کے متعلق
ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے
خارج ہے۔ اور ہمارے تمام گذشتہ اکابر کی تصنیفات
میں اس عقیدہ واہیہ کا خلاف مصرح ہے اور وہ
حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
احسانات اور وجوہ فضائل تمام امت پر بتصریح
اسقدر بیان کر چکے اور لکھ چکے ہیں کہ سب کیا

لشخص من الخلائق فضلا عن جملتها وان افتری احد بمثل هذه الخرافات الواهیة علینا او علی اسلافنا فلا اصل له ولا ینبغی ان یلتفت الیه اصلا فان کونه علیه السلام افضل البشر قاطبة واشرف الخلق کافة وسیادته علیه السلام علی المرسلین جمیعا وامامته النبیین من الامور القطعیة التی لا یمکن لادنی مسلم ان یتردد فیه اصلا ومع هذا ان نسب الینا احد من امثال هذه الخرافات فلیبین محله من تصانیفنا حتی نظهر علی کل منصف فهیم جهالته وسوء فهمه مع الحاده وسوء تدینه بحوله تعالی وقوته القویة :-

السوال الثامن عشر

هل تقولون ان علم النبی علیه السلام مقتصر علی الاحکام الشرعیة فقط ام اعطی علوما متعلقة بالذات والصفات والافعال للباری عز اسمه وللاسرار الخفیة والحکم الالٰهیة وغیر ذلک مما لم یصل الی سرادقات علمه احد من الخلائق کائنا من کان :-

الجواب

نقول باللسان ونعتقد بالجنان ان سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلم الخلق قاطبة بالعلوم المتعلقة بالذات

اُن میں سے کچھ بھی مخلوق میں سے کسی شخص کیلئے ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی شخص ایسے واہیات خرافات کا ہم پر یا ہمارے بزرگوں پر بہتان باندھے وہ بے اصل ہی اور اُس کیطرف توجہ بھی مناسب نہیں اسلئے کہ حضرتؐ کا افضل البشر اور تمامی مخلوقات سے اشرف اور جمیع پیغمبروں کا سردار اور سارے نبیوں کا امام ہونا ایسا قطعی امر ہے جسمیں ادنیٰ مسلمان بھی تردد نہیں کرسکتا اور باوجود اسکے بھی اگر کوئی شخص ایسی خرافات ہماری جانب منسوب کرے تو اُسے ہماری تصنیفات میں موقع و محل بتانا چاہیئے تاکہ ہم ہر سمجھدار منصف پر اسکی جہالت و بدفہمی اور الحاد و بددینی ظاہر کریں +

اٹھارہواں سوال

کیا تم اس کے قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو صرف احکام شرعیہ کا علم ہے یا آپ کو حق تعالیٰ شانہٗ کی ذات صفات و افعال اور مخفی اسرار و حکمتہائے الٰہیہ وغیرہ کے اسقدر علوم عطا ہوئے ہیں جن کے پاس تک مخلوق میں سے کوئی کیوں نہ ہو پہونچ نہیں سکتا +

جواب

ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جنکو ذات

والصفات والتشريعات من الاحكام العملية
والحكم النظرية والحقائق الحقة والاسرار
الخفية وغيرها من العلوم مالم يصل
الى سرادقات ساحته احد من الخلائق
لا ملك مقرب ولا نبي مرسل ولقد
اعطى علم الاولين والاخرين وكان فضل
الله عليه عظيما - ولكن لا يلزم من ذلك
علم كل جزئي جزئي من الامور الحادثة
في كل آن من اونة الزمان حتے تضر
غيبوبة بعضها عن مشاهدته الشريفة
ومعرفته المنيفة باعلميته عليه
السلام وسعته في العلوم وفضله في المعارف
على كافة الانام وان اطلع عليها بعض
من سواه من الخلائق والعباد كما لم
يضر باعلمية سليمان عليه السلام غيبوبة
ما اطلع عليه الهدهد من عجائب الحوادث
حيث يقول اني احطت بما لم تحط به و
جئتك من سبأ بنبأ يقين :-

السوال التاسع عشر

اتروت ان ابليس اللعين اعلم من سيد
الكائنات عليه السلام واوسع علما منه
مطلقا وهل كتبتم ذلك في تصنيف ما
وبم تحكمون على من اعتقد ذلك؟

الجواب

قد سبق منا تحرير هذه المسئلة ان

وصفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ و حکم
نظریہ اور حقیقتہائے حقہ و اسرار مخفیہ وغیرہ سے
تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان
کے پاس تک نہیں پہونچ سکتا - نہ مقرب
فرشتہ اور نہ نبی رسول اور بیشک آپکو
اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر
حقتعالے کا فضل عظیم ہے - ولیکن اس
سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کو زمانہ کی ہر آن
میں حادث ہونے والے واقعات میں
سے ہر ہر جزئی کی اطلاع و علم ہو کہ اگر
کوئی واقعہ آپ کے مشاہدہ شریفہ سے غائب
ہے تو آپ کے علم اور معارف میں ساری
مخلوق سے افضل ہونے اور وسعت علمی میں نقص
آجائے - اگرچہ آپکے علاوہ کوئی دوسرا شخص
اس جزئی سے آگاہ ہو جیسا کہ سلیمان علیہ السلام پر وہ واقعہ
عجیبہ مخفی رہا جس سے ہدہد کو آگاہی ہوئی اس سے سلیمان
کے اعلم ہونے میں نقصان نہیں آیا چنانچہ ہدہد کہتی ہے کہ میں
ایسی خبر لائی جسکی آپکو اطلاع نہیں اور شہر سبا سے ایک سچی خبر لیکر
آئی ہوں -

انیسواں سوال

کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سیدنا الکائنات
علیہ الصلوۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع
تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی کسی تصنیف میں
لکھا ہے اور جسکا یہ عقیدہ ہو اسکا کیا حکم ہے -

جواب

اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں - کہ

النبی علیہ السلام اعلم الخلق علی الاطلاق
بالعلوم والحکم والاسرار وغیرھا من ملکوت
الآفاق ونتیقن ان من قال ان فلانا اعلم
من النبی علیہ السلام فقد کفر وقد افتی
مشائخنا بتکفیر من قال ان ابلیس اللعین
اعلم من النبی علیہ السلام فکیف یمکن
ان توجد ھذہ المسئلۃ فی تالیف ما من
کتبنا غیر انہ غیبوبۃ بعض الحوادث الجزئیۃ
الحقیرۃ عن النبی علیہ السلام لعدم التفاتہ
الیہ کا تورث نقصا ما فی اعلمیتہ علیہ السلام
بعد ما ثبت انہ اعلم الخلق بالعلوم الشریفۃ
اللائقۃ بمنصبہ الاعلی کما لا یورث الاطلاع
علی اکثر تلک الحوادث الحقیرۃ لشدۃ
التفات ابلیس الیہا شرفا وکمالا علمیا فیہ
فانہ لیس علیہا مدار الفضل والکمال و
من ھھنا لا یصح ان یقال ان ابلیس اعلم
من سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کما لا یصح ان یقال لصبی علم
بعض الجزئیات انہ اعلم من عالم متبحر
محقق فی العلوم والفنون الذی غابت
عنہ تلک الجزئیات ولقد تلونا علیک
قصۃ الھدھد مع سلیمان علی نبینا و
علیہ السلام وقولہ انی احطت بما لم
تحط بہ ودواوین الحدیث ودفاتر
التفسیر مشحونۃ بنظائرھا المتکاثرۃ المشتہرۃ

نبی کریم علیہ السلام کا علم حکم و اسرار وغیرہ کے متعلق
مطلقاً تمامی مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا
یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم
علیہ السلام سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات
اُس شخص کے کافر ہونیکا فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں
کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے
زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ
کہاں پایا جا سکتا ہے۔ ہاں کسی جزئی حادثہ حقیرہ کا
حضرت کو اسلئے معلوم نہونا کہ آپنے اُسکی جانب
توجہ نہیں فرمائی آپ کے اعلم ہونے میں کسی قسم کا
نقصان پیدا نہیں کر سکتا جبکہ ثابت ہو چکا کہ آپ
اُن شریف علوم میں جو آپکے منصب اعلیٰ کے مناسب
ہیں ساری مخلوق سے بڑھے ہوئے ہیں جیسا کہ
شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں کی شدت التفات
کے سبب اطلاع ملجانیسے اُس مردود میں کوئی شرافت
اور علمی کمال حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ انپر فضل و
کمال کا مدار نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا
علم سیدنا رسول اللہ صلعم کے علم سے زیادہ ہے ہرگز صحیح نہیں جیسا
کہ کسی ایسے بچہ کو جسے کسی جزئی کی اطلاع ہوگئی ہے یوں کہنا
صحیح نہیں کہ فلاں بچہ کا علم اُس متبحر و محقق مولوی سے زیادہ
ہے جسکو جملہ علوم و فنون معلوم ہیں مگر یہ جزئی معلوم
نہیں اور ہم ہدہد کا سیدنا سلیمان علیہ السلام کیساتھ
پیش آنیوالا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے
ہیں کہ "مجھے وہ اطلاع ہے جو آپ کو نہیں"۔ اور کتب
حدیث و تفسیر اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں۔

بين الانام وقد اتفق الحكماء على ان افلاطون
وجالينوس امثالهما من اعلم الاطباء بكيفيات
الادوية واحوالها مع علمهم ان ديدان
النجاسة اعرف باحوال النجاسة وذوقها
وكيفياتها فلم تضر عدم معرفة افلاطون
وجالينوس هذه الاحوال الردية في
اعلميتهما ولم يرض احد من العقلاء
والحمقى بان يقول ان الديدان اعلم
من افلاطون مع انها اوسع علما من افلاطون
باحوال النجاسة ومبتدعة ديارنا يثبتون
للذات الشريفة النبوية عليه الف الف
تحية وسلام جميع علوم الاسافل الاراذل
والافاضل الاكابر قائلين انه عليه السلام
لما كان افضل الخلق كافة فلابد ان يحتوي
على علومهم جميعها كل جزئي جزئي وكلي
كلي ونحن انكرنا اثبات هذا الامر بهذا
القياس الفاسد بغير نص من النصوص
المعتدة بها الا ترى ان كل مؤمن افضل
واشرف من ابليس فيلزم على هذا القياس
ان يكون كل شخص من احاد الامة حاويا
على علوم ابليس ويلزم على ذلك ان
يكون سليمان على نبينا وعليه السلام
عالما بما علمه الهدهد وان يكون افلاطون
وجالينوس عارفين بجميع معارف الديدان
واللوازم باطلة باسرها كما هو المشاهد

نیز حکماء کا اسپر اتفاق ہے کہ افلاطون جالینوس
وغیرہ بڑے طبیب ہیں جن کو دواؤں کی
کیفیت وحالات کا بہت زیادہ علم ہے حالانکہ
یہ بھی معلوم ہے کہ نجاست کے کیڑے نجاست
کی حالتوں اور مزے اور کیفیت سے زیادہ واقف
ہیں تو افلاطون وجالینوس کا ان ردی حالات
سے ناواقف ہونا اُن کے اعلم ہونیکو مضر
نہیں اور کوئی عقلمند بلکہ احمق بھی یہ کہنے پر
راضی نہ ہوگا کہ کیڑوں کا علم افلاطون سے
زیادہ ہے حالانکہ اُن کا نجاست کے احوال سے
افلاطون کی بہ نسبت زیادہ واقف ہونا یقینی
امر ہے اور ہمارے ملک کے بدعتین سرور عالم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے تمام شریف ودنی اور
اعلیٰ واسفل علوم ثابت کرتے اور یوں کہتے ہیں۔
کہ جب آنحضرت صلعم ساری مخلوق سے افضل ہیں تو ضرور
سب ہی علوم جزئی ہوں یا کلی آپکو معلوم ہونگے
اور ہمنے بغیر معتبر نص کے محض اس فاسد قیاس کی بنا پر
اس علم کلی وجزئی کے ثبوت کا انکار کیا۔ ذرا
غور تو فرمایئے ہر مسلمان کو شیطان پر فضل وشرف
حاصل ہے پس اس قیاس کی بنا پر لازم آیگا۔
کہ ہر اُمتی بھی شیطان کے ہتھکنڈوں سے آگاہ ہو اور
لازم آیگا کہ سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اُس واقعہ کی
جسے ہدہد نے جانا اور افلاطون وجالینوس واقف
ہوں کیڑوں کی تمام واقفیتوں سے اور سارے
لازم باطل ہیں چنانچہ مشاہدہ ہو رہا ہے۔

وهذا خلاصة ما قلناه فی البراهين القاطعة
لعروق الاغبياء المارقين القاصمة لاعناق
الدجاجلة المفترين فلم يكن بحثنا فيه
الا عن بعض الجزئيات المستحدثة ومن
اجل ذلك اتينا فيه بلفظ الاشارة حتى
تدل ان المقصود بالنفي والاثبات هنالك
تلك الجزئيات لا غير لكن المفسدين
يحرفون الكلام ولا يخافون محاسبة
الملك العلام وانا جازمون ان من قال
ان فلانا اعلم من النبي عليه السلام فهو
كافر كما صرح به غير واحد من علمائنا
الكرام ومن افترى علينا بغير ما ذكرناه
فعليه البرهان خائفا عن مناقشة الملك
الديان والله على ما نقول وكيل :-

السؤال العشرون

اتعتقدون ان علم النبي صلى الله عليه
وسلم يساوي علم زيد وبكر وبهائم ام
تتبرؤن عن امثال هذا وهل كتب الشيخ
اشرف على التهانوی فی رسالته حفظ الايمان
هذا المضمون ام لا وبم تحكمون على من
اعتقد ذلك :-

الجواب

اقول وهذا ايضا من افتراءات المبتدعين
واكاذيبهم قد حرفوا معنى الكلام واظهروا
بحقدهم خلاف مراد الشيخ مد ظله فقاتلهم

یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان
کیا ہے جس نے کند ذہن بددینوں کی رگیں کاٹ دیں
اور دجال و مفتری گروہ کی گردنیں توڑ دیں سو ہمیں
ہماری بحث صرف حادث جزئی میں تھی اور اسی
لئے اشارہ کا لفظ ہمنے لکھا تھا تاکہ دلالت کرے
کہ نفی و اثبات سے مقصود صرف یہی جزئیات ہیں
لیکن مفسدین کلام میں تحریف کیا کرتے ہیں اور
شاہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے نہیں اور ہمارا
پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اسکا قائل ہو کہ فلاں کا
علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے چنانچہ
اس کی تصریح ایک نہیں ہمارے بہتیرے علماء کر چکے
ہیں۔ اور جو شخص ہمارے بیان کے خلاف ہمپر
بہتان باندھے اُسکو لازم ہے کہ شہنشاہ روز جزا
سے خائف بنکر دلیل بیان کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے

بیسواں سوال

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
علم زید بکر اور چوپاؤں کے علم کے برابر ہے یا
اس قسم کے خرافات سے تم بری ہو اور مولوی
اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان
میں یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں اور جو یہ عقیدہ
رکھے اُسکا کیا حکم ہے

جواب

میں کہتا ہوں کہ یہ بھی مبتدعین کا ایک افترا
اور جھوٹ ہے کہ کلام کے معنے بدلے اور مولانا کی مُراد
کے خلاف ظاہر کیا۔ خدا انہیں ہلاک کرے

الله انی یؤفکون :-

قال الشیخ العلامۃ التھانوی فی رسالتہ المسماۃ بحفظ الایمان وھی رسالۃ صغیرۃ اجاب فیھا عن اسولۃ ثلاثۃ سئل عنھا الاولی منھا فی السجدۃ التعظیمیۃ للقبور والثانیۃ فی الطواف بالقبور والثالثۃ فی اطلاق لفظ عالم الغیب علی سیدنا رسول الله صلی الله علیہ وسلم فقال الشیخ ما حاصلہ انہ لا یجوز ھذا الاطلاق وان کان بتاویل لکونہ موھما بالشرک کما منع من اطلاق قولھم راعنا فی القراٰن ومن قولھم عبدی وامتی فی الحدیث اخرجہ مسلم فی صحیحہ فان الغیب المطلق فی الاطلاقات الشرعیۃ ما لم یقم علیہ دلیل ولا الی درکہ وسیلۃ وسبیل فعلی ھذا قال الله تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله ولو کنت اعلم الغیب وغیر ذلک من الاٰیات ولو جوز ذلک بتاویل یلزم ان یجوز اطلاق الخالق والرازق والمالک والمعبود وغیرھا من صفات الله تعالیٰ المختصۃ بذاتہ تعالیٰ وتقدس علی المخلوق بذلک التاویل وایضا یلزم علیہ ان یصح نفی اطلاق لفظ عالم الغیب عن الله تعالیٰ بالتاویل الاخر فانہ تعالیٰ لیس عالم الغیب

کہاں جاتے ہیں ✦

علامہ تھانوی نے اپنے چھوٹے سے رسالہ حفظ الایمان میں تین سوالات کا جواب دیا ہے جو ان سے پوچھے گئے تھے۔ پہلا مسئلہ قبور کو تعظیمی سجدہ کی بابت ہے اور دوسرا قبور کے طواف میں۔ اور تیسرا یہ کہ لفظ عالم الغیب کا اطلاق سیدنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جائز ہے یا نہیں؟ مولانا نے جو کچھ لکھا ہے اُس کا حاصل یہ ہے کہ جائز نہیں گو تاویل ہی سے کیوں نہ ہو کیونکہ شرک کا وہم ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں صحابہ کو راعنا کہنے کی ممانعت اور مسلم کی حدیث میں غلام یا باندی کو عبدی یا امتی کہنے کی ممانعت ہے۔ بات یہ ہے کہ اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب مراد ہوتا ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور اُس کے حصول کا کوئی وسیلہ و سبیل نہ ہو اسی بنا پر حقتعالیٰ نے فرمایا ہے کہہ دو نہیں جانتے وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں غیب کو مگر اللہ نیز ارشاد ہے "اگر میں غیب جانتا تو بہتیری نیکی جمع کر لیتا" اور اگر کسی تاویل سے اس اطلاق کو جائز سمجھا جاوے تو لازم آتا ہے کہ خالق رازق مالک معبود تو لازم آتا ہے کہ خالق رازق مالک معبود وغیرہ اُن صفات کا جو باری تعالیٰ کیساتھ خاص ہیں اُسی تاویل سے مخلوق پر اطلاع صحیح ہوجاوے۔ نیز لازم آتا ہے کہ دوسری تاویل سے لفظ عالم الغیب کی نفی حقتعالیٰ سے ہو سکے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ

بالواسطة وانسرس فهل يأذن فی نفیه عاقل متدین حاشا وکلا۔ ثم لو صح ہذا الاطلاق علی ذاته المقدسة صلی الله علیه وسلم علی قول السائل فنستفسر منه ماذا اراد بهذا الغیب هل اراد کل واحد من افراد الغیب او بعضه ای بعض کان فان اراد بعض الغیوب فلا اختصاص له بحضرة الرسالة صلی الله علیه وسلم فان علم بعض الغیوب وان کان قلیلا حاصل لزید وعمرو بل لکل صبی ومجنون بل لجمیع الحیوانات والبهائم لان کل واحد منهم یعلم شیئا لا یعلم الاخر ویخفی علیه۔ فلو جوز السائل اطلاق عالم الغیب علی احد لعلمه بعض الغیوب یلزم علیه ان یجوز اطلاقه علی سائر المذکورات ولو التزم ذلک لم یبق من کمالات النبوة لانه یشترکه فیه سائرهم ولو لم یلتزم طولب بالفارق ولن یجد الیه سبیلا انتهی کلام الشیخ التهانوی:۔

فانظروا یرحمکم الله فی کلام الشیخ لن تجدوا ما کذب المبتدعون من اثر فحاشا ان یدعی احد من المسلمین المساواة بین علم رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلم زید وبکر وبهائم بل الشیخ یحکم بطریق الالزام علی من یدعی جواز اطلاق علم الغیب

بالواسطہ اور بالعرض عالم الغیب نہیں ہے پس کیا اس نفی اطلاق کی کوئی دیندار عاقل اجازت دے سکتا ہے؟ حاشا وکلا۔ پھر یہ کہ حضرتؐ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول سائل صحیح ہو تو ہم اسی سے دریافت کرتے ہیں کہ اس غیب سے مراد کیا ہے۔ یعنی غیب کا ہر ہر فرد یا بعض غیب کوئی غیب کیوں نہ ہو۔ پس اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخصیص نہ رہی کیونکہ بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید وعمر بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہے کہ دوسرے کو نہیں ہے تو اگر سائل کسی پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کی وجہ سے جائز رکھتا ہو تو لازم آتا ہے کہ اس اطلاق کو مذکورہ بالا تمام حیوانات پر جائز سمجھے اور اگر سائل نے اسکو مان لیا تو یہ اطلاق کمالات نبوت میں سے نہ رہا کیونکہ سب شریک ہو گئے اور اگر نہ مانے تو وجہ فرق پوچھی جائیگی اور وہ ہرگز بیان نہ ہو سکیگی۔

مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا۔ خدا تم پر رحم فرمائے۔ ذرا مولانا کا کلام ملاحظہ فرماؤ بدعتیوں کے جھوٹ کا کہیں پتہ بھی نہ پاؤ گے حاشا کہ کوئی مسلمان رسول اللہ صلعم کے علم اور زید وبکر وبہائم کے علم کو برابر کہے بلکہ مولانا تو بطریق الزام یوں فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بعض غیب جاننے کی وجہ سے

على رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلمه
بعض الغيوب انه يلزم عليه ان يجوز اطلاقه
على جميع الناس والبهائم فاين هذا من
مساواة العلم التي يفترونها عليه
فلعنة الله على الكاذبين :-

ونتيقن بان معتقد مساواة علم النبي
عليه السلام مع علم زيد وبكر وبهائم
ومجانين كافر قطعا وحاشا الشيخ دام مجده
ان يتفوه بهذا او انه لمن عجب العجاب

السوال الواحد والعشرون

اتقولون ان ذكر ولادته صلى الله عليه
وسلم مستقبح شرعا من البدعات السيئة
المحرمة ام غير ذلك :-

الجواب

حاشا ان يقول احد من المسلمين فضلا
ان نقول نحن ان ذكر ولادته الشريفة
عليه الصلوة والسلام بل وذكر غبار
نعاله وبول حماره صلى الله عليه وسلم
مستقبح من البدعات السيئة المحرمة
فالاحوال التي لها ادنى تعلق برسول الله
صلى الله عليه وسلم ذكرها من احب المندوبات
واعلى المستحبات عندنا سواء كان ذكر
ولادته الشريفة او ذكر بوله وبرازه وقيامه
وقعوده ونومه ونبهته كما هو مصرح في
رسالتنا المسماة بالبراهين القاطعة في

عالم الغیب کے اطلاق کو جائز سمجھتا ہے اسپر
الزام آتا ہے کہ جمیع انسان و بہائم پر بھی اس
اطلاق کو جائز سمجھے۔ پس کہاں یہ اور کہاں وہ
علمی مساوات جسکا مبتدعین نے مولانا پر افترا
باندھا۔ جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار ۔

ہمارے نزدیک تیقن ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے
علم کو زید و بکر و بہایم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے
یا کہے وہ قطعاً کافر ہے اور حاشا کہ مولانا دام مجدہ
ایسی واہیات منہ سے نکالیں یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے

اکیسواں سوال

کیا تم اسکے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ولادت شرعاً قبیح اور بدعت
سیئہ حرام ہے یا کچھ اور -

جواب

حاشا ہم تو کیا کوئی مسلمان بھی ایسا نہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ
آپکی جوتیوں کے غبار اور آپکی سواری کے گدھے
کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام
کہے وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ذرا بھی علاقہ ہے۔ ان کا
ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلی
درجہ کا مستحب ہے۔ خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو
یا آپ کے بول و براز اور نشست و برخاست
اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو جیسا کہ
ہمارے رسالہ براہین قاطعہ میں متعدد جگہ

مواضع شتے منہا فی فتاوی مشائخنا
رحمهم الله تعالیٰ کما فی فتوی مولانا احمد علی
المحدث السہارنفوری تلمیذ الشاہ
محمد اسحق الدهلوی ثم المهاجر المکی
تنقله مترجما لتکون انموذجا عن الجمیع
سئل هو رحمه الله تعالیٰ عن مجلس المیلاد
بای طریق یجوز وبای طریق لا تجوز فاجاب
بان ذکر الولادة الشریفة لسیدنا رسول
الله صلی الله علیه وسلم بروایات صحیحة فی
اوقات خالیة عن وظائف العبادات الواجبة
وبکیفیات لم تکن مخالفة عن طریقة الصحابة
واهل القرون الثلثة المشهود لها بالخیر
وبالاعتقادات القرب تکن موهمة بالشرك
والبدعة وبالآدات التی مخالفة عن سیرة
الصحابة التی هی مصداق قوله علیه السلام
ما انا علیه واصحابی وفی مجالس خالیة
عن المنکرات الشرعیة موجب للخیر والبرکة
بشرط ان یکون مقرونا بصدق النیة و
الاخلاص واعتقاد کونه داخلا فی جملة
الاذکار الحسنة المندوبة غیر مقید بوقت
من الاوقات فاذا کان کذلك لا نعلم احدا
من المسلمین ان یحکم علیه بکونه غیر مشروع
او بدعة الی آخر الفتوی فعلم من هذا انا
لا ننکر ذکر ولادته الشریفة بل ننکر علی
الامور المنکرة التی انضمت معها کما شفتموها

بصراحت مذکور ہے اور ہمارے مشائخ کے
فتاوے میں مسطور ہے۔ چنانچہ شاہ محمد اسحاق
صاحب دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولانا
احمد علی صاحب سہارنپوری کا فتوے
عربی میں ترجمہ کرکے ہم نقل کرتے ہیں۔
تاکہ سب کی تحریرات کا نمونہ بنجائے۔ مولانا سے
کسی نے سوال کیا تھا کہ مجلس شریف کس طریق سے
جائز ہے اور کس طریق سے ناجائز تو مولانا
نے اس کا یہ جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف
کا ذکر صحیح روایات سے اُن اوقات میں
جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں اُن کیفیات
سے جو صحابہ کرام اور اُن اہل قرون ثلثہ کے
طریقہ کے خلاف نہوں جن کے خیر ہونے کی
شہادت حضرتؐ نے دی ہے اُن عقیدوں
سے جو شرک و بدعت کے موہم نہ ہوں اُن
آداب کیساتھ جو صحابہ کی اُس سیرت کے مخالف نہوں
جو حضرت کے ارشاد ما انا علیہ واصحابی کی مصداق ہے
اُن مجالس میں جو منکرات شرعیہ سے خالی ہوں سبب خیر و
برکت ہے بشرطیکہ صدق نیت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے
کیا جاوے کہ یہ بھی منجملہ دیگر اذکار حسنہ کے ذکر حسن ہے کسی وقت
کیساتھ مخصوص نہیں پس جب ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں
کوئی مسلمان بھی اسکے ناجائز یا بدعت ہونیکا حکم نہ دیگا الخ
اس سے معلوم ہوگیا کہ ہم ذکر ولادت شریفہ کے منکر نہیں بلکہ
اُن ناجائز امور کے منکر ہیں جو اسکے ساتھ ملگئے ہیں جیسا

فی المجالس المولودیة التی فی الہند من ذکر الروایات الواہیة الموضوعة واختلاط الرجال والنساء والاسراف فی ایقاد الشموع والتزیینات واعتقادکونہ واجبا بالطعن والسب والتکفیر علی من لم یحضر معہم مجلسہم وغیرہا من المنکرات الشرعیة التی لا یکاد یوجد خالیا منہا فلو خلا من المنکرات حاشا ان نقول ان ذکر الولادة الشریفة منکر وبدعة وکیف یظن بمسلم ہذا القول الشنیع فہذا القول علینا ایضاً من افتراءات الملاحدة الدجالین الکذابین خذلہم اللہ تعالٰی ولعنہم برا وبحرا وسہلا وجبلا

السؤال الثانی والعشرون

ھل ذکرتم فی رسالة ما ان ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم کجنم اسٹمی کنہیا ام لا:-

الجواب

ھذا ایضا من افتراءات الدجاجلة المبتدعین علینا وعلی اکابرنا وقد بینا سالفا ان ذکرہ علیہ السلام من احسن المندوبات وافضل المستحبات فکیف یظن بمسلم ان یقول معاذ اللہ ان ذکر الولادة الشریفة مشابہ بفعل الکفار وانما اخترعوا ھذہ الفریة عن عبارة مولانا الکنگوھی قدس اللہ سرہ العزیز التی نقلناھا

ہندوستان کی مولود کی مجلسوں میں آپنے خود دیکھا ہے کہ واہیات موضوع روایات بیان ہوتی ہیں مردوں عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے چراغوں کے روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضولخرچی ہوتی ہی اور اس مجلس کو واجب سمجھ کر جو شامل نہو اُسپر طعن وتکفیر ہوتی ہی اسکے علاوہ اور منکرات شرعیہ ہیں جن سے شاید ہی کوئی مجلس میلاد خالی ہو۔ پس اگر کوئی مجلس مولود مولود منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریفہ ناجائز اور بدعت ہے اور ایسے قول شنیع کا کسی مسلمان کیطرف کیونکر گمان ہوسکتا ہی پس ہمپر یہ بہتان جھوٹے ملحد دجالوں کا افترا خدا انکو رسوا وملعون کرے خشکی وتری ونرم وسخت زمین میں

بائیسواں سوال

کیا تمنے کسی رسالہ میں یہ ذکر کیا ہی کہ حضرت کی ولادت کا ذکر کنھیا کے جنم اسٹمی کی طرح ہے یا نہیں۔

جواب

یہ بھی بدعتی دجالوں کا بہتان ہی جو ہمپر اور ہمارے بڑوں پر باندھا ہے۔ ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ حضرت کا ذکر محبوب تر اور افضل ترین مستحب ہے۔ پھر کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہوسکتا ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریفہ فعل کفار کے مشابہ ہے۔ بس اس بہتان کی بندش مولانا گنگوہی قدس سرہ کی اُس عبارت سے کی گئی ہے جس کو ہم نے

فی البراهین علی صحیفة (۱۴۱) وحاشا
الشیخ ان یتکلم بمثله ومراده بعید بمراحل
عما نسبوا الیه کما سیظهر عن ما نذکره
وهی تنادی باعلی نداء ان من نسب
الیه ما ذکروه کذاب مفتر وحاصل
ما ذکره الشیخ رحمة الله تعالی فی مبحث
القیام عند ذکر الولادة الشریفة ان
من اعتقد بقدوم روحه الشریفة من
عالم الارواح الی عالم الشهادة وتیقن
بنفس الولادة المنیفة فی المجلس المولدیة
فعامل ما کان واجبا فی ساعة الولادة
الماضیة الحقیقیة فهو مخطئ متشبه
بالمجوس فی اعتقادهم تولد معبودهم
المعروف (بکنهیا) کل سنة ومعاملتهم
فی ذلک الیوم ما عومل به وقت ولادته
الحقیقیة او متشبه بروافض الهند فی
معاملتهم بسیدنا الحسین واتباعه من
شهداء کربلاء رضی الله عنهم اجمعین
حیث یاتون بحکایة جمیع ما فعل معهم
فی کربلاء یوم عاشوراء قولا وفعلا فیبنون
النعش والکفن والقبور ویدفنون فیها
ویظهرون اعلام الحرب والقتال ویصبغون
الثیاب بالدماء وینوحون علیها وامثال
ذلک من الخرافات کما لا یخفی علی من
شاهد احوالهم فی هذه الدیار ونفس

براہین کے صفحہ (۱۴۱) پر نقل کیا ہے اور حاشا کہ
مولانا ایسی واہیات بات فرماویں - آپ کی مراد
اس سے کوسوں دور ہے جو آپکی طرف منسوب ہوا چنانچہ
ہمارے بیان سے عنقریب معلوم ہو جائیگا اور حقیقت حال
پکار اٹھیگی کہ جس نے اس مضمون کو آپکی طرف نسبت
کیا وہ جھوٹا مفتری ہے - مولانا نے ذکر ولادت شریفہ
کے وقت قیام کی بحث میں جو کچھ بیان کیا ہے اسکا
حاصل یہ ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت کی
روح پرفتوح عالم ارواح سے عالم دنیا کیطرف آتی ہے
اور مجلس مولود میں نفس ولادت کے وقوع کا یقین
رکھکر وہ برتاؤ کرے جو واقعی ولادت کی گذشتہ
ساعت میں کرنا ضروری تھا تو یہ شخص غلطی پر ہے
یا تو مجوس کی مشابہت کرتا ہے اس عقیدہ میں کہ وہ
بھی اپنے معبود یعنی کنھیا کی ہر سال ولادت مانتے
اور اسدن وہی برتاؤ کرتے ہیں جو کنھیا کی حقیقت
ولادت کیوقت کیا جاتا اور یا روافض اہل ہند کی مشابہت
کرتا ہے امام حسینؓ اور انکے تابعین شہدائے کربلا رضی اللہ
عنہم کیساتھ برتاؤ میں کیونکہ روافض بھی ساری ان باتوں
کی نقل اتارتے ہیں جو قولاً و فعلاً عاشورا کے دن میدان
کربلا میں ان حضرات کے ساتھ کیا گیا - چنانچہ نعش
بناتے کفناتے اور قبور کھود کر دفناتے ہیں جنگ
قتال کے جھنڈے چڑھاتے کپڑوں کو خون میں رنگتے اور
انپر نوحے کہتے ہیں اسیطرح دیگر خرافات ہوتی
ہیں جیسا کہ ہر وہ شخص آگاہ ہے جس نے
ہمارے ملک میں ان کی حالت دیکھی ہے -

عبادته المتعارفة هکذا۔ واما توجیه (ای القیام)
بقدوم روح الشریفة صلی الله علیه وسلم
من عالم الارواح الی عالم الشهادة فیقومون
تعظیما له فهذا ایضا من حماقاتهم کان هذا
الوجه یقتضی القیام عند تحقق نفس الولادة
الشریفة ومتی تتکرر الولادة فی هذه الایام
فهذه الاعادة للولادة الشریفة مماثلة
بفعل مجوس الهند حیث یاتون بعین
حکایة ولادة معبودهم (کنهیا) او مماثلة
للروافض الذین ینقلون شهادة اهل البیت
رضی الله عنهم کل سنة (ای فعلا وعملا)
فمعاذ الله صار فعلهم هذا حکایة للولادة
المنیفة الحقیقیة وهذه الحرکة بلا شك
وشبهة حریة باللوم والحرمة والفسق بل
فعلهم هذا یزید علی فعل اولئك فانهم یفعلونه
فی کل عام مرة واحدة وهؤلاء یفعلون
هذه المزخرفات الفرضیة متی شاؤا ولیس
لهذا نظیر فی الشرع بان یفرض امر ویعامل
معه معاملة الحقیقة بل هو محرم شرعا
اه فانظروا یا اولی الالباب ان حضرة
الشیخ قدس الله سره العزیز انما انکر علی
جهلاء الهند المعتقدین منهم هذه العقیدة
الکاسدة الذین یقومون لمثل هذه الخیالات
الفاسدة فلیس فیه تشبیه لمجلس ذکر الولادة
الشریفة بفعل المجوس والروافض حاشا

مولانا کی اردو عبارت کی اصل عربی یہ ہے قیام
کی وجہ بیان کرنا کہ روح شریف عالم ارواح سے
عالم شہادۃ کیجانب تشریف لاتی ہے پس حاضرین
مجلس اسکی تعظیم کو کھڑے ہوجاتے ہیں۔ پس
یہ بھی بیوقوفی ہے۔ کیونکہ یہ وجہ نفس ولادت
شریفہ کے وقت کھڑے ہوجانے کو چاہتی
ہے اور ظاہر ہے کہ ولادت شریفہ بار بار
نہیں ہوتی۔ پس ولادت شریفہ کا اعادہ یا
ہندوؤں کے فعل کے مثل ہے کہ وہ اپنے معبود یعنی
کنھیا کی اصل ولادت کی پوری نقل اتارتے ہیں
یا رافضیوں کے مشابہ ہے کہ ہر سال شہادت
اہل بیت کی قولا وفعلا تصویر کھینچتے ہیں۔ پس
معاذ اللہ بدعتیوں کا یہ فعل واقعی ولادت شریفہ
کی نقل بنگیا اور یہ حرکت بیشک و شبہ ملامت کے
قابل اور حرمت وفسق ہے بلکہ ان کا یہ فعل انکے فعل سے
بھی بڑھ گیا کہ وہ تو سال بھر میں ایک ہی بار نقل
اتارتے ہیں اور یہ لوگ اس فرضی مزخرفات کو
جب چاہتے ہیں کر گذرتے ہیں اور شریعت میں اسکی
کوئی نظیر موجود نہیں کہ کسی امر کو فرض کرکے اسکے
ساتھ حقیقت کا سا برتاؤ کیا جائے بلکہ ایسا فعل
شرعا حرام ہے الخ پس اے صاحبان عقول غور فرمایئے
شیخ قدس سرہ نے تو ہندی جاہلوں کے اس جھوٹے عقیدہ پر
انکار فرمایا ہے جو ایسے واہیات فاسد خیالات کی بنا پر قیام
کرتے ہیں اس میں کہیں بھی مجلس ذکر ولادت شریفہ کو ہندو یا
رافضیوں کے فعل سے تشبیہ نہیں دی گئی حاشا

اکابرنا ان یتفوھوا بمثل ذلک ولکن الظلمین علی اھل الحق یفترون و بایات اللہ یجحدون:-

السوال الثالث والعشرون

ھل قال الشیخ الاجل علامۃ الزمان المولوی رشید احمد الگنگوھی بفعلیۃ کذب الباری تعالے وعدم تضلیل قائل ذلک ام ھذا من الافترات علیہ وعلی التقدیر الثانی کیف الجواب عما یقولہ البریلوی انہ یضع عندہ تمثال فتوی الشیخ المرحوم بفوتوگراف المشتمل علی ذلک:-

الجواب

الذی نسبوا الی الشیخ الاجل الاوحد الابجل علامۃ زمانہ فرید عصرہ واوانہ مولانا رشید احمد جنجوھی من انہ کان قائلا بفعلیۃ الکذب من الباری تعالے شانہ وعدم تضلیل من تفوہ بذلک فمکذوب علیہ رحمۃ اللہ تعالے وھو من الاکاذیب التے افتراھا الابالسۃ الدجالون الکذبون فقاتلھم اللہ انی یؤفکون وجنابہ بریٔ من تلک الزندقۃ والالحاد ویکذبھم فتوی الشیخ قدس سرہ التی طبعت و شاعت فی المجلد الاول من فتاواہ الموسوم بالفتاوی الرشیدیۃ علی صفحہ (۱۱۹) منہا وھی عربیۃ مصححۃ مختومۃ بختام علماء

کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں۔ ولیکن ظالم لوگ اہل حق پر افترا کرتے اور اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں۔

تیئیسواں سوال

کیا علامۂ زمان مولوی رشید احمد گنگوہی نے کہا ہے کہ حقتعالے نعوذ باللہ جھوٹ بولتا ہے اور ایسا کہنے والا گمراہ نہیں ہے یا یہ اُن پر بہتان ہے۔ اور اگر بہتان ہے تو بریلوی کی اس بات کا کیا جواب وہ کہتا ہے کہ میرے پاس مولانا مرحوم کے فتویٰ کا فوٹو ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے۔

جواب

علامۂ زمان یکتائے دوران شیخ اجل مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کیطرف مبتدعین نے جو یہ منسوب کیا ہے کہ آپ نعوذ باللہ حقتعالی کے جھوٹ بولنے اور ایسا کہنے والے کو گمراہ نہ کہنے کے قائل تھے یہ بالکل آپ پر جھوٹ بولا گیا ہے۔ اور منجملہ انہیں جھوٹے بہتانوں کے ہے جن کی بندش جھوٹے دجالوں نے کی ہے پس خدا اُن کو ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں۔ جناب مولانا اس زندقہ و الحاد سے بری ہیں اور اُن کی تکذیب خود مولانا کا وہ فتویٰ کر رہا ہے جو جلد اول فتاوے رشیدیہ کے صفحہ ۱۱۹ پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے تحریر اُس کی عربی میں ہی جسپر تصحیح و مواہیر علماء مکہ

مكة المكرمة وصورة سواله هكذا۔
بسم الله الرحمن الرحيم ۔ نحمده ونصلي
على رسوله الكريم۔ ما قولكم دام فضلكم
في ان الله تعالى هل يتصف بصفة
الكذب ام لا ومن يعتقد انه يكذب
كيف حكمه افتونا ماجورين :۔
الجواب۔ ان الله تعالى منزه من
ان يتصف بصفة الكذب وليست
في كلامه شائبة الكذب ابدا كما قال
الله تعالى ومن اصدق من الله قيلا
ومن يعتقد ويتفوه بان الله تعالى يكذب
فهو كافر ملعون قطعا ومخالف للكتاب
والسنة واجماع الامة نعم اعتقاد اهل
الايمان ان ما قال الله تعالى في القرآن
في فرعون وهامان وابي لهب انهم
جهنميون فهو حكم قطعي لا يفعل خلافه
ابدا لكنه تعالى قادر على ان يدخل
الجنة وليس بعاجز عن ذلك ولا يفعل
هذا مع اختياره قال الله تعالى ولو
شئنا لآتينا كل نفس هداها ولكن
حق القول مني لاملئن جهنم من الجنة
والناس اجمعين فتبين من هذه الاية
انه تعالى لو شاء لجعلهم كلهم مؤمنين و
لكنه لا يخالف ما قال وكل ذلك بالاختيار
لا بالاضطرار وهو فاعل مختار فعال

مکہ مکرمہ ثبت ہیں سوال کی صورت یہ ہے ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ اللہ تعالیٰ
صفت کذب کے ساتھ متصف ہو سکتا ہے یا نہیں
اور جو عقیدہ رکھے کہ خدا جھوٹ بولتا ہے ۔
اس کا کیا حکم ہے فتوے دو اجر ملیگا ۔
جواب ۔ بیشک اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے کہ کذب
کے ساتھ متصف ہو اُسکے کلام میں ہرگز کذب کا شائبہ
بھی نہیں جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے " اور اللہ سے زیادہ
سچا کون " اور جو شخص یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے نکالے
کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے وہ کافر قطعی ملعون
اور کتاب و سنت و اجماع امت کا مخالف ہے ۔ ہاں
اہل ایمان کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حقتعالیٰ نے
قرآن میں فرعون وہامان و ابولہب کے متعلق جو
یہ فرمایا ہے کہ وہ دوزخی ہیں تو یہ حکم قطعی ہے
اسکے خلاف کبھی نکرے گا ۔ لیکن اللہ ان کو
جنت میں داخل کرنے پر قادر ضرور ہے عاجز
نہیں ہاں البتہ اپنے اختیار سے ایسا کریگا نہیں
وہ فرماتا ہے " اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو
ہدایت دیدیتے ولیکن میرا قول ثابت ہو چکا کہ ضرور
دوزخ بھرونگا جن وانس دونو سے " پس اس آیت
سے ظاہر ہو گیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کو مومن بنا دیتا
ولیکن وہ اپنے قول کے خلاف نہیں کرتا اور
یہ سب باختیار ہے بمجبوری نہیں کیونکہ
وہ فاعل مختار ہے ۔

لما يرين - هذه عقيدة جميع علماء الامة
كما قال البيضاوي تحت تفسير قوله تعالى
ان تغفر لهم الخ وعدم غفران الشرك
مقتضى الوعيد فلا امتناع فيه لذاته والله
اعلم بالصواب - كتبه الاحقر رشيد احمد
گنگوهي عفي عنه

خلاصة تصحيح علماء مكة المكرمة زاد الله
شرفها الحمد لمن هو به حقيق ومنه استمد
العون والتوفيق ما اجاب به العلامة
رشيد احمد المذكور هو الحق الذي
لا محيص منه - وصلى الله على خاتم النبيين
وعلى اله وصحبه وسلم - امر برقمه خادم
الشريعة راجي اللطف الخفي محمد صالح
ابن المرحوم صديق كمال الحنفي مفتي مكة
المكرمة حالا كان الله لهما

[مهر: محمد صالح ابن كمال المرحوم صديق]

رقمه المرتجي من ربه كمال النيل محمد سعيد
بن محمد بابصيل بمكة المحمية غفر الله له
ولوالديه ولمشائخه
وجميع المسلمين

[مهر: محمد سعيد بن محمد بابصيل]

الراجي العفو من واهب العطية محمد
عابد ابن المرحوم الشيخ حسين مفتي
المالكية ببلد الله المحمية -

مصليا ومسلما هذا وما اجاب العلامة
رشيد احمد فيه الكفاية وعليه المعول
بل هو الحق الذي لا محيص عنه -

جو چاہے کرے یہی عقیدہ تمام علماء امت کا
ہے جیسا کہ بیضاوی نے قول باریتعالے
وان تغفر لہم کی تفسیر کے تحت میں کہا ہے
کہ شرک کا نہ بخشنا وعید کا مقتضے ہے پس
اس میں لذاتہ امتناع نہیں ہے - واللہ اعلم
بالصواب - کتبہ احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفہا کے علماء کی تصحیح کا خلاصہ
یہ ہے - حمد اُسی کو زیبا ہے جو اس کا مستحق
ہے اور اسی کی اعانت وتوفیق درکار ہے -
علامہ رشید احمد کا جواب مذکور بالکل حق ہے -
جس سے مفر نہیں ہوسکتا وصلے اللہ علی خاتم
النبیین وعلی آلہ وصحبہ وسلم - لکھنے کا امر
فرمایا خادم شریعت امیدوار لطف خفی محمد
صالح خلف صدیق کمال مرحوم حنفی مفتی
مکہ مکرمہ کان اللہ لہما نے -

لکھا امیدوار کمال نیل محمد سعید بن محمد بابصیل
نے حق تعالے اُن کو اور اُن کے مشائخ
اور جملہ مسلمانوں کو بخشدے -

امیدوار عفو از واہب العطیہ محمد عابد بن
شیخ حسین مرحوم مفتی مالکیہ -

درود وسلام کے بعد - جو کچھ علامہ رشید احمد نے
جواب دیا ہے کافی ہے اور اس پر اعتماد
ہے بلکہ یہی حق ہے جس سے مفر نہیں -

رقمه الحقير خلف بن ابراهيم خادم
افتاء الحنابلة بمكة المشرفة :-

والجواب عما يقول البريلوي انه يضع
عنده تمثال فتوى الشيخ المرحوم بفوتو
گراف المشتمل على ما ذكر هو انه من مختلقاته
اختلقها ووضعها عنده افتراء على الشيخ
قدس سره ومثل هذه الاكاذيب
والاختلافات هين عليه في زمانه فانه
محرف ملبس ودجال مكار وما يصوره
الا مهار وليس ما دونه من المسيح القادياني
فانه يدعي الرسالة ظاهرا وعلنا وهذا
يستتر بالمجددية ويكفر علماء الامة كما كفر
الوهابية اتباع محمد بن عبد الوهاب
الامة خذله الله تعالى كما خذلهم

السوال الرابع والعشرون

هل تعتقدون امكان وقوع الكذب في
كلام من كلام المولى عز وجل سبحانه ام
كيف الامر :-

الجواب

نحن ومشائخنا رحمهم الله تعالى نذعن
ونتيقن بان كل كلام صدر عن الباري
عز وجل او سيصدر عنه فهو مقطوع
الصدق مجزوم بمطابقته للواقع وليس
في كلام من كلامه تعالى شائبة كذب
ومظنة خلاف اصلا بلا شبهة ومن

لکھا حقیر خلف بن ابراہیم حنبلی خادم افتاء
مکہ مشرفہ نے -

اور یہ جو بریلوی کہتا ہے کہ اُسکے پاس مولانا کے
فتوی کا فوٹو ہے جس میں ایسا لکھا ہے اسکا جواب
یہ ہے کہ مولانا قدس سرہ پر بہتان باندھنے کو یہ
جعل ہے جسکو گھڑکر اپنے پاس رکھ بیٹھا ہے اور
ایسے جھوٹ اور جعل اُسے آسان ہیں کیونکہ
وہ اس میں اُستاذوں کا اُستاذ ہے اور زمانہ کے
لوگ اُس کے چیلے کیونکہ تحریف و تلبیس و دجل
ومکر کی اس کو عادت ہے اکثر مہریں بنا لیتا
ہے مسیح قادیانی سے کچھ کم نہیں سلئے کہ وہ تو رسالت
کا کھلم کھلا مدعی تھا اور یہ مجددیت کو چھپائے ہوئے ہے
علماء امت کو کافر کہتا رہتا ہے جس طرح محمد بن عبد الوہاب کے
وہابی چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے خدا اسکو بھی انہیں
کیطرح رسوا کرے -

چوبیسواں سوال

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ کے کسی
کلام میں وقوع کذب ممکن ہے یا کیا بات
ہے -

جواب

ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں
کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا
آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچا اور بلا شبہ واقع
کے مطابق ہے اُس کے کسی کلام میں کذب
کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں
اور جو

اعتقد خلاف ذلك او توهم بالكذب
فی شئ من کلامہ فهو کافر ملحد زندیق
لیس له شائبة من الایمان :-

السوال الخامس والعشرون

هل نسبتم فی تالیفکم الی بعض الاشاعرة
القول بامکان الکذب وعلی تقدیرها فما
المراد بذلك وهل عندکم نص علی هذا
المذهب من المعتمدین بینوا الامر لنا علی وجهه

الجواب

الاصل فیه انه وقع النزاع بیننا وبین
المنطقیین من اهل الهند والمبتدعة
منهم فی مقدوریة خلاف ما وعد به
الباری سبحانه وتعالی او اخبر به او
اراده وامثالها فقالوا ان خلاف هذه
الاشیاء خارج عن القدرة القدیمة
مستحیل عقلا لا یمکن ان یکون مقدورا
لله تعالی واجب علیه ما یطابق الوعد
والخبر والارادة والعلم وقلنا ان امثال
هذه الاشیاء مقدورة قطعا لکنه غیر
جائز الوقوع عند اهل السنة والجماعة
من الاشاعرة والماتریدیة شرعا و
عقلا عند الماتریدیة وشرعا فقط
عند الاشاعرة فاعترضوا علینا بانه
ان امکن مقدوریة هذه الاشیاء
لزم امکان الکذب وهو غیر مقدور

اسکے خلاف عقیدہ رکھے یا اُسکے کسی کلام
میں کذب کا وہم بھی کرے وہ کافر ملحد زندیق
ہے کہ اُس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں -

پچیسواں سوال

کیا تمنے اپنی کسی تصنیف میں اشاعرہ کیطرف
امکان کذب منسوب کیا ہے اور اگر کیا ہے
تو اس سے مراد کیا ہے اور اس مذہب پر تمہارے
پاس معتبر علماء کی کیا کوئی سند ہے واقعی امر ہمیں
بتاؤ-

جواب

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہندی منطقی
و بدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع ہوا کہ
حقتعالے نے جو وعدہ فرمایا یا خبر دی یا ارادہ
کیا اُسکے خلاف پر اُسکو قدرت ہے - یا
نہیں سو وہ تو یوں کہتے ہیں کہ ان باتوں کا خلاف
اس کی قدرت قدیمہ سے خارج اور عقلا محال
ہے انکا مقدور خدا ہونا ممکن ہی نہیں اور
حقتعالی پر واجب ہے کہ وعدہ اور خبر اور ارادہ اور
علم کے مطابق کرے اور ہم یوں کہتے ہیں کہ ان جیسے
افعال یقیناً قدرت میں داخل ہیں البتہ اہل سنت
والجماعت اشاعرہ وماتریدیہ سب کے نزدیک انکا
وقوع جائز نہیں ماتریدیہ کے نزدیک نہ شرعاً جائز نہ
عقلاً اور اشاعرہ کے نزدیک صرف شرعاً
جائز نہیں - پس بدعتیوں نے ہم پر اعتراض کیا
کہ ان امور کا تحت قدرت ہونا اگر جائز ہو تو
کذب کا امکان لازم آتا ہے اور وہ یقینی تحت قدرت نہیں

قطعا مستحیل ذاتا فاجبناهم باجوبة شتی
مما ذکره علماء الکلام منها لو سلم استلزام
امکان الکذب لمقدوریة خلاف الوعد
والاخبار وامثالهما فهو ایضا غیر مستحیل
بالذات بل هو مثل السفه والظلم مقدور
ذاتا ممتنع عقلا وشرعا او شرعا فقط کما
صرح به غیر واحد من الائمة فلما رأوا هذه
الاجوبة عثوا فی الارض ونسبوا الینا تجویز
النقص بالنسبة الی جنابه تبارك وتعالی
واشاعوا هذا الکلام بین السفهاء والجهلاء
تنفیرا للعوام وابتغاء للشهوات والشهرة
بین الانام وبلغوا اسباب سموات الافترا
فوضعوا تمثالا من عندهم لفعلیة الکذب
بلا مخافة عن الملك العلام ولما اطلع
اهل الهند علی مکائدهم استنصروا
بعلماء الحرمین الکرام لعلمهم بانهم غافلون
عن خباثاتهم وعن حقیقة اقوال علمائنا و
ما مثلهم فی ذلك الا کمثل المعتزلة مع اهل
السنة والجماعة فانهم اخرجوا اثابة العاصی
وعقاب المطیع عن القدرة القدیمة و
اوجبوا العدل علی ذاته تعالی فسموا انفسهم
اصحاب العدل والتنزیه ونسبوا علماء
اهل السنة والجماعة الی الجور والاعتساف
والتشویه فکما ان قدماء اهل السنة والجماعة
لم یبالوا بجهالاتهم ولم یجوزوا العجز بالنسبة

اور ذاتا محال ہے تو ہم نے ان کو علماء کلام کے
ذکر کئے ہوئے چند جواب دئے جنمیں یہ بھی تھا کہ
کہ اگر وعدہ وخبر وغیرہ کا خلاف تحت قدرت ماننے
سے امکان کذب تسلیم بھی کر لیا جائے تو وہ بھی تو
بالذات محال نہیں بلکہ سفہ اور ظلم کیطرح ذاتا مقدور
اور عقلا وشرعا یا صرف شرعا ممتنع ہے جیسا کہ
بہتسے علماء اسکی تصریح کر چکے ہیں پس جب انہوں
نے یہ جواب دیکھے تو ملک میں فساد پھیلانیکو ہماری
جانب یہ منسوب کیا کہ جناب باری عز اسمہ کی جانب
نقص جائز سمجھتے ہیں اور عوام کو نفرت دلانے اور
مخلوق میں شہرت پاکر اپنا مطلب پورا کرنیکو
سفہا وجہلا میں اس لغویات کی خوب شہرت دی
اور بہتان کی انتہا یہانتک پہنچی کہ اپنی طرف سے
فعلیت کذب کا فوٹو وضع کر لیا اور خدائے ملک
علام کا کچھ خوف نکیا اور جب اہل ہند انکی مکاریوں
پر مطلع ہوئے تو انہوں نے علماء حرمین سے مدد چاہی
کیونکہ جانتے تھے کہ وہ حضرات انکی خباثت اور
ہمارے علماء کی اقوال کی حقیقت سے بیخبر ہیں۔
اس معاملہ میں ہماری انکی مثال معتزلہ اور اہل سنت کی
سی ہے کہ معتزلہ نے عاصی کو بجائے سزا کے ثواب اور
مطیع کو سزا دینا قدرت قدیمہ سے خارج اور ذات
باری پر عدل واجب بتا کر اپنا نام اصحاب عدل و
تنزیہ رکھا اور علماء اہل السنة والجماعة نے ان کی
جہالتوں کی پرواہ نہیں کی اور ظلم مذکور میں حق تعالی
شانہ کی جانب عجز کا منسوب کرنا جائز

اليه سبحانه وتعالى فى النظم المذكور و عمموا القدرة القديمة مع ازالة النقائص عن ذاته الكاملة الشريفة واتمام التنزيه والتقديس لجنابه العالى وانتم ان ظننتم المنقصة فى جواز مقدورية العقاب للطايع والثواب للعاصى انما هو وخامة الفلسفة الشنيعة كذلك فنالهم ان ظننتم النقص بمقدورية خلاف الوعد والاخبار والصدق وامثال ذلك مع كونه ممتنع الصدور عنه تعالى شرعا انما هو من بلاء الفلسفة والمنطق وجهلكم الوخيم فهم فعلوا ما فعلوا لاجل التنزيه لكنهم لم يقدروا على كمال القدرة وتعميمها واما اسلافنا اهل السنة والجماعة فجمعوا بين الامرين من تعميم القدرة وتتميم التنزيه للواجب سبحانه وتعالى وهذا الذى ذكرناه فى البراهين مختصرا وها لكم بعض النصوص عليه من الكتب المعتبرة فى المذهب —

نہیں سمجھا بلکہ قدرت قدیمہ کو عام کہکر ذات کاملہ سے نقائص کا ازالہ اور جناب باری کے کمال تقدس و تنزیہ کو یوں کہکر ثابت کیا کہ نیکوکار کیلئے عذاب اور بدکار کیلئے ثواب کو تحت قدرت باریتعالےٰ ماننے سے نقص کا گمان کرنا محض فلسفۂ شنیعہ کی حماقت ہے اسی طرح ہمنے بھی انکو جواب دیا کہ وعدہ وخبر و صدق وعدہ کے خلاف کو صرف تحت قدرت ماننے سے حالانکہ صرف شرعًا یا شرعًا وعقلاً دونوں طرح وقوع ممتنع ہے نقص کا گمان کرنا تمہاری جہالت کا ثمرہ اور منطق وفلسفہ کی بلا ہے بس بدعتیوں نے تنزیہ کیلئے جو کچھ کیا حق تعالیٰ کی عام وکامل قدرت کا اُس میں لحاظ نہ رکھا اور ہمارے سلف اہل السنہ والجماعۃ نے دونوں امر ملحوظ رکھے کہ حق تعالےٰ شانہ کی قدرت عام رہی اور تنزیہ تام۔ یہ ہے وہ مختصر مضمون جسکو ہمنے براہین میں بیان کیا ہے اب اصل مذہب کے متعلق معتبر کتابوں کی بعض تصریحات بھی سن لیجئے ۔

(۱) قال فى شرح المواقف اوجب جميع المعتزلة والخوارج عقاب صاحب الكبيرة اذا مات بلا توبة ولم يجوزوا ان يعفو الله عنه بوجهين الاول انه تعالى اوعد بالعقاب على الكبائر واخبر اى بالعقاب عليها فلو لم يعاقب على الكبيرة

شرح مواقف میں مذکور ہے کہ تمام معتزلہ اور خوارج نے مرتکب کبیرہ کے عذاب کو جبکہ بلا توبہ مرجائے واجب کہاہے اور جائز نہیں سمجھا کہ اللہ اسے معاف کرے اسکی دو وجہ بیان کی ہیں اول یہ کہ حقتعالےٰ نے کبیرہ گناہوں پر عذاب کی خبر دی اور وعید فرمائی ہے پس اگر عذاب نہ دے

وعفا لزم الخلف فی وعیدہ والکذب فی
خبرہ وانہ محال والجواب غایتہ وقوع
العقاب فاین وجوب العقاب الذی کلامنا
فیہ اذ لا شبہۃ فی ان عدم الوجوب مع الوقوع
لا یستلزم خلفا ولا کذبا لا یقال انہ یستلزم
جوازھما وھو ایضا محال لانا نقول استحالتہ
ممنوعۃ کیف وھما من الممکنات التی
تشملہا قدرتہ تعالی اھ۔

(۲) وفی شرح المقاصد للعلامۃ التفتا
زانی رحمہ اللہ تعالی فی خاتمۃ بحث القدرۃ
المنکرون لشمول قدرتہ طوائف منہم
النظام واتباعہ القائلون بانہ لا یقدر
علی الجہل والکذب والظلم وسائر القبائح
اذ لو کان خلقہا مقدورا لہ لجاز صدورہ
عنہ واللازم باطل لافضائہ الی السفہ
ان کان عالما بقبح ذلک وباستغنائہ
عنہ والی الجہل ان لم یکن
عالما والجواب لا نسلم قبح الشیء بالنسبۃ
الیہ کیف وھو تصرف فی ملکہ ولو سلم
فالقدرۃ لا تنافی امتناع صدورہ نظرا
الی وجود الصارف وعدم الداعی وان
کان ممکنا اھ ملخصا۔

(۳) قال فی المسایرہ وشرحہ المسامرۃ
للعلامۃ المحقق کمال بن الہمام الحنفی و

اور معاف کردے تو وعید کے خلاف اور خبر میں کذب
لازم آتا ہے اور یہ محال ہے اسکا جواب یہ ہے کہ خبر وعید سے
زیادہ سے زیادہ عذاب کا وقوع لازم آتا ہے نہ کہ وجوب جسمیں
گفتگو ہے کیونکہ بغیر وجوب کے وقوع عذاب میں خلف
نہ کذب۔ کوئی یوں کہے کہ اچھا خلف اور کذب کا جواز تو لازم
آئیگا اور یہ بھی محال ہے کیونکہ ہم اسکا محال ہونا نہیں مانتے
اور محال کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ خلف و کذب اُن ممکنات
میں داخل ہیں جنکو قدرت باریتعالے شامل ہے۔

اور شرح مقاصد میں علامہ تفتازانی رحمہ اللہ تعالے
نے قدرت کی بحث کے آخر لکھا ہے کہ قدرت کے منکر
چند گروہ ہیں ایک نظام اور اس کے تابعین جو کہتے
ہیں کہ اللہ تعالے جہل اور کذب و ظلم و نیز کسی فعل
قبیح پر قادر نہیں کیونکہ ان افعال کا پیدا کرنا اگر اس
کی قدرت میں داخل ہو تو انکا حق تعالے سے صدور
بھی جائز ہوگا اور صدور نا جائز ہے کیونکہ اگر باوجود
علم قبح کے بے پروائی کے سبب صادر ہوگا تو سفہ
لازم آئیگا اور علم نہ ہوگا تو جہل لازم آئیگا۔ جواب یہ ہے
کہ حق تعالے کی جانب نسبت کرکے کسی شے کا قبح
ہم تسلیم ہی نہیں کرتے اسلئے کہ اپنے ملک میں
تصرف کرنا قبیح نہیں ہو سکتا اور اگر مان بھی لیں
کہ قبیح ہر نسبت قبیح ہے تو قدرت حق امتناع صدور
کے منافی نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ فی نفسہ تحت قدرت
ہو مگر مانع کے موجود یا باعث صدور مفقود ہونیکے
سبب اسکا وقوع ممتنع ہو۔

مسایرہ اور اسکی شرح مسامرہ میں علامہ کمال بن ہمام حنفی اور

تلمیذہ ابن ابی الشریف المقدسی
الشافعی رحمہما اللہ تعالیٰ ما نصہ ثم
قال ای صاحب العمدۃ ولا یوصف اللہ
تعالیٰ بالقدرۃ علی الظلم والسفہ و
الکذب لان المحال لا یدخل تحت
القدرۃ ای لا یصلح متعلقا لہا وعند
المعتزلۃ یقدر تعالیٰ علی کل ذلک
ولا یفعل انتہی کلام صاحب العمدۃ
وکانہ انقلب علیہ ما نقلہ عن المعتزلۃ
اذ لا شک ان سلب القدرۃ عما ذکر ھو مذھب
المعتزلۃ واما ثبوتہا ای القدرۃ علی ما ذکر ثم الامتناع
عن متعلقہا اختیارا فبمذھب ای فھو بمذھب الا
شاعرۃ الیق منہ بمذھب المعتزلۃ ولا یخفی ان ھذا
الالیق ادخل فی التنزیہ ایضا اذ لا شک فی ان الا
متناع عنہا ای عن المذکورات من
الظلم والسفہ والکذب من باب
التنزیہات عما لا یلیق بجناب قدسہ
تعالیٰ فیسبر بالبناء للمفعول ای
یختبر العقل فی ان ای الفصلین ابلغ
فی التنزیہ عن الفحشاء اھو القدرۃ علیہ
ای علی ما ذکر من الامور الثلثۃ مع
الامتناع ای امتناعہ تعالیٰ عنہ مختارا لذلک
الامتناع او الامتناع ای امتناعہ عنہ لعدم
القدرۃ علیہ فیجب القول بادخل القولین فی التنزیہ
وھو القول الالیق بمذھب الاشاعرۃ اھ

اُنکے شاگرد ابن ابی الشریف مقدسی شافعی رحمہما اللہ
بہ تصریح فرما رہے ہیں۔ پھر صاحب العمدہ نے کہا حق
تعالیٰ کو یوں نہیں کہہ سکتے کہ وہ ظلم وسفہ اور کذب
پر قادر ہے کیونکہ محال قدرت کے تحت میں داخل نہیں
ہوتا یعنی قدرت کا تعلق اُسکے ساتھ صحیح نہیں اور معتزلہ
کے نزدیک افعال مذکورہ پر حقتعالیٰ قادر تو ہے مگر
کریگا نہیں صاحب العمدہ کا کلام ختم ہوگیا (اب کمال الدین
فرماتے ہیں) کہ صاحب العمدہ نے جو معتزلہ سے نقل کیا
وہ الٹ پلٹ ہوگیا کیونکہ اسمیں شک نہیں کہ افعال
مذکورہ سے قدرت کا سلب کرنا عین مذہب معتزلہ ہے
اور افعال مذکورہ پر قدرت تو ہو مگر باختیار خود اُنکا وقوع
نہ کیا جاوے یہ قول مذہب اشاعرہ کے زیادہ مناسب ہے
بہ نسبت معتزلہ کے اور ظاہر ہے کہ اسی قول مناسب کو تنزیہ
باریتعالیٰ میں زیادہ دخل بھی ہے بیشک ظلم وسفہ وکذب
سے باز رہنا باب تنزیہات سے ہے اُن قبائح سے جو اُس
مقدس ذات کے شایاں نہیں پس عقل کا امتحان لیا جاتا
ہے کہ دونوں صورتوں میں کس صورت کو حق تعالیٰ کی تنزیہ
عن الفحشاء میں زیادہ دخل ہے آیا اس صورت میں کہ ہرسہ
افعال مذکورہ پر قدرت تو پائی جائے مگر باختیار وارادہ
ممتنع الوقوع کہا جائے زیادہ تنزیہ ہے یا اسطرح ممتنع
الوقوع ماننے میں زیادہ تنزیہ ہے کہ حق تعالیٰ کو ان
افعال پر قدرت ہی نہیں پس جس صورت کو تنزیہ میں
زیادہ دخل ہو اُسکا قائل ہونا چاہیئے اور وہ وہی ہے
جو اشاعرہ کا مذہب ہے یعنی امکان بالذات و
امتناع بالاختیار۔

(۴) وفي حواشي الكلنبوي على شرح العقائد العضدية للمحقق الدواني رحمهما الله تعالى ما نصه وبالجملة كون الكذب في الكلام اللفظي قبيحا بمعنى صفة نقص ممنوع عند الاشاعرة ولذا قال الشريف المحقق انه من جملة الممكنات وحصول العلم القطعي بعدم وقوعه في كلامه تعالى باجماع العلماء والانبياء عليهم السلام لا ينافي امكانه في ذاته كسائر العلوم العادية القطعية وهو لا ينافي ما ذكره الامام الرازي الخ

(۵) وفي تحرير الاصول لصاحب فتح القدير الامام ابن الهمام وشرحه لابن امير الحاج رحمهما الله تعالى ما نصه وحينئذ اي وحين كان مستحيلا عليه ما ادرك فيه نقص ظهر القطع باستحالة اتصافه اي الله تعالى بالكذب ونحوه تعالى عن ذلك وايضا لو لم يمتنع اتصاف فعله بالقبح يرتفع الامان عن صدق وعده وصدق خبر غيره اي الوعد منه تعالى وصدق النبوة اي لم يجزم بصدقه اصلا وعند الاشاعرة كسائر الخلق القطع بعدم اتصافه تعالى بشيء من القبائح دون الاستحالة العقلية كسائر العلوم التي يقطع فيها بان الواقع

محقق دوانی کی شرح عقائد عضدیہ کے حاشیہ کلنبوی میں اسطرح منصوص ہے خلاصہ یہ ہے کہ کہ کلام لفظی میں کذب کا باین معنے قبیح ہونا کہ نقص وعیب ہے، اشاعرہ کے نزدیک مسلم نہیں اور اسی لئے شریف محقق نے کہا ہے کہ کذب منجملہ ممکنات کے ہے اور جبکہ کلام لفظی کے مفہوم کا علم قطعی حاصل ہے اسطرح کہ کلام الٰہی میں وقوع کذب نہیں ہے اور اسپر علماء و انبیاء علیہم السلام کا اجماع ہے تو کذب کے ممکن بالذات ہونیکے منافی نہیں جسطرح جملہ علوم عادیہ قطعیہ باوجود امکان کذب بالذات حاصل ہوا کرتے ہیں اور یہ امام رازی کے قول کا مخالف نہیں الخ

صاحب فتح القدیر امام ابن ہمام کی تحریر الاصول اور ابن امیر الحاج کی شرح تحریر میں اسطرح منصوص ہے اور اب یعنی جبکہ وہ افعال حقتعالیٰ پر محال ہوئے جنمیں نقص پایا جاتا ہے ظاہر ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کا کذب وغیرہ کیساتھ متصف ہونا یقیناً محال ہے نیز اگر فعل باری کا قبح کیساتھ اتصاف محال نہو تو وعدہ اور خبر کی سچائی پر اعتماد نہ رہیگا اور نبوت کی سچائی یقینی نہ رہیگی اور اشاعرہ کے نزدیک حقتعالیٰ کا کسی قبیح کے ساتھ یقیناً متصف نہ ہونا ساری مخلوقات کی طرح (بالاختیار) ہے عقلاً محال نہیں چنانچہ تمام علوم جن میں یقین ہے۔

احد النقيضين مع عدم استحالة الآخر لو
قد رانه الواقع كالقطع بمكة وبغداد اى
بوجودهما فانه لا يحيل عدمهما عقلا
وحينئذ اى وحين كان الامر على هذا
لا يلزم ارتفاع الامان لانه لا يلزم من
جواز الشئ عقلا عدم الجزم بعدمه والخلاف
الجارى فى الاستحالة والامكان العقلى
هل اجار فى كل نقيصة اقدر ربه تعالى
عليها مسلوبة ام هى اى النقيصة بها
اى بقدرته مشمولة والقطع بانه لا يفعل
اى والحال القطع بعدم فعل تلك النقيصة
الخ - ومثل ماذكرناه عن مذهب الاشاعرة
ذكره القاضى العضد فى شرح مختصر الاصول
واصحاب الحواشى عليه ومثله فى
شرح المقاصد وحواشى المواقف للجلپى
وغيره وكذلك صرح به العلامة
القوشجى فى شرح التجريد والقونوى
وغيرهم اعرضنا عن ذكر نصوصهم
مخافة الاطناب والسامة والله المتولى
للرشاد والهداية :-

السوال السادس والعشرون

ماقولكم فى القاديانى الذى يدعى المسيحية
والنبوة فانا اناسا ينسبون اليكم حبه

کہ ایک نقیض کا وقوع ہے وہاں دوسری نقیض
محال ذاتی نہیں کہ وقوع مقدر نہ ہوسکے مثلاً مکہ اور
بغداد کا موجود ہونا یقینی ہے مگر عقلاً محال نہیں
ہے کہ موجود نہوں اور اب یعنی جبکہ صورت ہوئی تو
امکان کذب کے سبب اعتماد کا اٹھنا لازم نہ آئیگا۔
اسلئے کہ عقلاً کسی شے کا جواز مان لینے سے اُسکے
عدم پر یقین رہنا لازم نہیں آتا اور یہی استحالہ وقوعی
وامکان عقلی کا خلاف (معتزلہ واہل السنۃ میں) ہر
نقص میں جاری ہے کہ حقتعالی کو اُنپر قدرت ہی نہیں
(جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے) یا نقص کو قدرت حقتعالی
شامل ضرور ہے مگر ساتھ ہی اسکے یقین ہے کہ کریگا
نہیں (جیسا کہ اہل سنت کا قول ہے) یعنی اُس نقص
کے عدم فعل کا یقین ہے - اور اشاعرہ کا مذہب جو
ہمنے بیان کیا ہے ایسا ہی قاضی عضد نے شرح
مختصر الاصول میں اور اصحاب حواشی نے حاشیہ پر اور ایسا
ہی مضمون شرح مقاصد اور چلپی کے حواشی مواقف وغیرہ
میں مذکور ہے اور ایسی ہی تصریح علامہ قوشجی نے
شرح تجرید میں اور قونوی وغیرہ نے کی ہے جنکی نصوص
بیان کرنیسے تطویل کے اندیشہ سے ہمنے اعراض
کیا اور حقتعالے ہی ہدایت کا متولی ہے۔

چھبیسواں سوال

کیا کہتے ہو قادیانی کے بارہ میں جو مسیح و نبی ہونیکا مدعی ہے
کیونکہ لوگ تمہاری طرف نسبت کرتے ہیں کہ اس سے محبت

وملتمس فالمرجو من مكارم اخلاقكم ان تبينوا
لنا هذه الامور بيانا شافيا ليتضح صدق
القائلين وكذبهم ولا يبقى الريب الذى
حدث فى قلوبنا من تشويشات الناس۔

الجواب

جملة قولنا وقول مشائخنا فى القاديانى
الذى يدعى النبوة والمسيحية انا كنا فى
بدء امره مالم يظهر لنا منه سوء اعتقاده بل
بلغنا انه يؤيد الاسلام ويبطل جميع الاديان
التى سواه بالبراهين والدلائل نحسن
الظن به على ما هو اللائق للمسلم بالمسلم
ونأول بعض اقواله ونحمله على محمل حسن
ثم لما ادعى النبوة والمسيحية وانكر
رفع الله تعالى المسيح الى السماء وظهر لنا
من خبث اعتقاده وزندقته افتى مشائخنا
رضوان الله تعالى عليهم بكفره وفتوى
شيخنا ومولانا رشيد احمد الجنجوهى رحمه
الله فى كفر القاديانى قد طبعت وشاعت
يوجد كثير منها فى ايدى الناس لم
يبق فيها خفاء الا انه لما كان مقصود
المبتدعين تهييج سفهاء الهند وجهالهم
علينا وتنفير علماء الحرمين واهل فتياهما
وقضاتهما واشرافهما منا لانهم علموا۔

رکھنے اور اسکی تعریف کرتے ہو تمہارے مکارم اخلاق
سے امید ہے کہ ان مسائل کا شافی بیان لکھوگے تاکہ
قائل کا صدق و کذب واضح ہوجائے اور جو شک لوگوں
کے مشوش کرنیسے ہمارے دلوں میں تمہاری طرفسے پڑ گیا ہے وہ باقی
نرہے۔

جواب

ہم اور ہمارے مشائخ سب کا مدعی نبوت و مسیحیت قادیانی
کے بارہ میں یہ قول ہے کہ شروع شروع جبتک اسکی بدعقیدگی
ہمیں ظاہر نہوئی بلکہ یہ خبر پہنچی کہ وہ اسلام کی تائید
کرتا اور تمام مذاہب کو بدلائل باطل کرتا ہے تو جیسا کہ
مسلمان کو مسلمان کیساتھ زیبا ہے ہم اسکے ساتھ
حسن ظن رکھتے اور اسکے بعض ناشایستہ اقوال کو تاویل
کرکے محمل حسن پر حمل کرتے رہے اسکے بعد جب اسنے
نبوت و مسیحیت کا دعوی کیا اور عیسے مسیح کے آسمان پر
اٹھائے جانیکا منکر ہوا اور اسکا خبیث عقیدہ اور
زندیق ہونا ہمپر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے
اسکے کافر ہونیکا فتوی دیا۔ قادیانی کے کافر ہونیکی
بابت ہمارے حضرت مولنا رشید احمد گنگوہی کا فتوی
تو طبع ہوکر شائع بھی ہوچکا بکثرت لوگوں کے پاس موجود
ہے کوئی چھپی ڈھکی بات نہیں مگر چونکہ مبتدعین کا
مقصود یہ تھا کہ ہندوستان کے جہلاء کو ہمپر برافروختہ
کریں اور حرمین شریفین کے علماء و مفتی و اشراف
وقاضی و رؤساء کو ہمسے متنفر بنائیں کیونکہ
وہ جانتے ہیں۔

ان العرب لا يحسنون الهندية بل لا
يبلغ لديهم الكتب والرسائل الهندية
افتروا علينا هذه الاكاذيب فالله المستعان
وعليه التوكل وبه الاعتصام - هذا والذي
ذكرنا في الجواب هو ما نعتقده وندين
الله تعالى به فان كان في رأيكم حقا وصوابا
فاكتبوا عليه تصحيحكم وزينوه بختمكم وان
كان غلطا وباطلا فدلونا على ما هو الحق عندكم
فانا ان شاء الله لا نتجاوز عن الحق وان
عنّ لنا في قولكم شبهة نراجعكم فيها حتى يظهر
الحق ولم يبق فيه خفاء وآخر دعوانا ان الحمد
لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد سيد
الاولين والآخرين وعلى آله وصحبه وازواجه
وذرياته اجمعين ۞

قاله بفمه ورقمه بقلمه خادم طلبة علوم
الاسلام كثير الذنوب والآثام الاحقر
خليل احمد وفقه الله للتزود لغد؛
يوم الاثنين ثامن عشر من شهر شوال
سنہ ۱۳۲۵ھ

تمت

کہ اہل عرب ہندی زبان اچھی طرح نہیں جانتے بلکہ اُن تک
ہندی رسائل وکتابیں پہنچتی بھی نہیں اسلئے ہمپر یہ جھوٹے
افترا باندھے۔ سو خدا ہی سے مدد درکار ہے اُسی پر اعتماد
ہے اور اُسیکا تمسک۔ جو کچھ ہمنے عرض کیا یہ ہمارے
عقیدے ہیں اور یہی دین وایمان ہے، سو اگر آپ حضرات
کی رائے میں صحیح ودرست ہوں تو اُسپر تصحیح لکھکر
مہر سے مزین کردیجئے اور اگر غلط وباطل ہوں تو
جو کچھ آپکے نزدیک حق ہو وہ ہمیں بتا دیجئے ہم انشاء اللہ حق
سے تجاوز نکرینگے اور اگر ہمیں آپکے ارشاد میں کوئی
شبہ لاحق ہوگا تو دوبارہ پوچھ لینگے یہانتک کہ حق
ظاہر ہو جائے اور خفا نرہے اور ہماری آخری پکار
یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو پالنے والا ہے تمام
جہانکا اور اللہ کا درود وسلام نازل ہو اولین وآخرین
کے سردار محمد پر اور اُنکی اولاد وصحابہ وازواج وذریات سب پر

زبان سے کہا اور قلم سے لکھا خادم الطلبہ
کثیر الذنوب والآثام حقیر **خلیل احمد** نے
خدا ان کو توشہ آخرت کی توفیق
دے یوم دوشنبہ ۱۸ شوال
سنہ ۱۳۲۵ھ

تمام شد

چونکہ یہ رسالہ عربیہ تصادیق علماء ہندوستان سے مکمل کرانیکے بعد حجاز ومصر وشام کے بلاد اسلامیہ میں بھیجا گیا تھا۔ اس لئے اول علماء ہند کی تحریرات درج کی جاتی ہیں۔

تصدیق انیق قدوۃ العارفین زبدۃ المحدثین حضرت مولنا الحاج الحافظ المولوی محمود حسن صاحب محدث دامت فیضہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ عالم الغیب والشہادۃ والصلوۃ
والسلام علی من قال ان حسن الظن من
العبادۃ وعلی الہ واصحابہ ہم سادۃ
للامۃ وقادۃ وبعد فقد تشرفت بمطالعۃ
المقالۃ التی رصفہا المولی العلام مقدام علماء
الانام مولانا المولوی خلیل احمد لازال
فیوضہ منسجمۃ علی السہول والاکام
فللہ درہ ولا مثل عشرہ قد اتی بالحق
الصریح وازال عن اہل الحق الظن القبیح
وہو معتقدنا ومعتقد مشائخنا جمیعا
لا ریبۃ فیہ فاثابہ اللہ تعالی جزاء عنا
فی ابطال وساوس الحاسد فی افترائہ
محمود عفی عنہ المدرس
الاول فی مدرسۃ دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر قسم کی تعریف زیبا ہے اللہ کو جو غائب حاضر کا
جاننے والا ہے اور درود وسلام اس ذات پر جسنے
فرمایا ہے کہ اچھا گمان رکھنا بھی عبادت ہے اور انکی
اولاد واصحاب پر جو امت کے سردار وپیشوا ہیں اسکے بعد
عرض ہے کہ میں اس رسالہ کے ملاحظہ سے مشرف ہوا
جسکو مولنا العلام وپیشوائے علماء انام مولنا المولوی
خلیل احمد صاحب نے لکھا ہے انکے فیوض ہمیشہ جاری
رہیں ہر نشیب وفراز پر سو اللہ کیلئے ہے انکی خوبی واقعی
حق صریح بیان کیا اور اہل حق سے بدگمانی زائل فرمائی
اور یہی ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ کا عقیدہ ہے اسمیں
کچھ شک نہیں پس حق تعالے مصنف کو اس محنت
کی جزا عطا فرمائے جو حاسد کی افترا پردازی کے
وسوسوں کے باطل کرنے میں انہوں نے کی ہے۔ محمود عفی عنہ
مدرس اول مدرسہ دیوبند

تحریر منیف سید العلماء صفوۃ الصلحاء حضرت مولنا الحاج میر احمد حسن صاحب امروہی قدس اللہ سرہ

للہ در المجیب اللبیب حیث اتی بتحقیقات
منیعۃ وتدقیقات بدیعۃ فی کل مسئلۃ وباب
ومیز القشر عن اللباب وکشف قناع الریب
والبطلان عن وجوہ خرائد الحق والصواب
کیف لا والمجیب المحق المحقق ہو مورد انعام

خدا کے لئے ہے عاقل مجیب کی خوبی کہ مستحکم تحقیقات
وعجیب باریکیاں ہر مسئلہ وباب میں بیان کیں اور
چھلکے کو مغز سے جدا کیا اور شک بطلان کے
گھونگٹ حق اور صواب کے چہروں سے کھولدیئے
کیوں نہو مجیب محقق وہ شخص ہے جو حق تعالے کے انعام

وافضاله ومقدام المحققین فی اقرانہ و
امثالہ فالحق انہ ادامہ اللہ تعالی وابقاہ
اصاب فی ما افاد فی کل ما اجاب
اجاد ولا یاتیہ الباطل من بین یدیہ
ولا من خلفہ وھو حق صریح لا ریب
فیہ فھذا ھو الحق وماذا بعد الحق
الا الضلال وکل ذلک ھو معتقدنا
ومعتقد مشائخنا وسادتنا اماتنا اللہ
علیہ وحشرنا مع عبادہ المخلصین
المتقین وبوانا فی جوار المقربین من النبیین
والصدیقین والشھداء والصالحین
آمین فامین فمن تقول علینا او علی
مشائخنا العظام بعض الاقاویل فکلھا
فریۃ بلا مریۃ واللہ یھدینا وایاھم
الی صراط مستقیم وھو تعالی وتقدس
بکل شیء خبیر وعلیم واخر دعوانا ان
الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام
علی خیر خلقہ وصفوۃ انبیائہ سیدنا
ومولانا محمد والہ وصحبہ اجمعین :-

وانا العبد الضعیف النحیف خادم
الطلبۃ احقر الزمن احمد حسن الحسینی
نسباً والامروھی مولداً وموطناً
والچشتی الصابری والنقشبندی

وافضال کا مورد اور محققین زمانہ میں پیشوا ہے پس حق
یہ ہے خدا انکو دائم و باقی رکھے کہ جو کچھ لکھا صواب
لکھا اور جو جواب دیا ایسا عمدہ دیا کہ باطل نہ اسکے آگے
سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے اور یہی حق صریح ہے جسمیں
شک نہیں پس یہی حق ہے اور حق کے بعد بجز گمراہی
کے کیا رہا اور یہ سب ہمارا اور ہمارے مشائخ و پیشوایان
کا عقیدہ ہے حقتعالے ہمکو اسی پر موت دے اور اپنے
مخلص پرہیزگار بندوں کیساتھ محشور فرماوے اور
انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین مقرب بندوں کے ہمسا
میں جگہ عطا فرماوے آمین آمین ۔ پس جس نے ہمپر
یا ہمارے باعظمت مشائخ پر کوئی قول جھوٹا باندھا
تو وہ بلا شبہ افترا ہے اور اللہ ہمکو اور اُن کو راہ مستقیم
دکھلائے اور وہی حق تعالے ہر شئے سے باخبر اور
واقف ہے اور آخر پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ
کو جو رب العلمین ہے اور درود و سلام ہو
بہترین خلق خلاصۂ انبیاء سیدنا و مولٰنا
محمد اور اُن کے آل و اصحاب پر سب پر ۔

میں ہوں بندہ ضعیف نحیف خادم الطلبہ احقر
الزمن احمد حسن حسینی نسباً امروہی مولداً
وموطناً چشتی صابری نقشبندی

المجددی طریقۃ ومشرباً والحنفی الماتریدی مسلکاً ومذہباً

(طبع الخاتم)

مجددی طریقۃ ومشربا حنفی ماتریدی مسلکا و مذہبا ۔

(مہر)

تحریر شریف عمدۃ الفقہا واسوۃ الاصفیا حضرت مولنا الحاج المولوی عزیز الرحمن صاحب برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ حق حمدہ والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی من لا نبی من بعدہ اما بعد فیقول العبد المفتقر الی رحمۃ الرحیم المنان عزیز الرحمن عفا اللہ عنہ المفتی والمدرس فی المدرسۃ العالیۃ الواقعۃ فی دیوبند ان ما نمقہ العلامۃ المقدام البحر القمقام المحدث الفقیہ المتکلم النبیہ الرحلۃ الامام قدوۃ الانام جامع الشریعۃ والطریقۃ واقف رموز الحقیقۃ من قام لنصرۃ الحق المبین و تمم اساس الشرک والاحداث فی الدین المؤید من اللہ الاحد الصمد مولٰنا الحاج الحافظ خلیل احمد المدرس الاول فی مدرسۃ مظاہر علوم الواقعۃ فی السہانفور حفظہ اللہ من الشرور فی تحقیق المسائل ہو الحق عندی ومعتقدی ومعتقد مشائخی فجزاہ اللہ احسن الجزاء یوم القیام ورحمہ اللہ من احسن الظن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور درود وسلام تام و کامل اس ذات پر جنکے بعد کوئی نبی نہیں۔ کہتا ہے رحیم و منان کی رحمت کا محتاج بندہ عزیز الرحمن عفا اللہ عنہ مفتی و مدرس مدرسہ عالیہ واقع دیوبند کہ جو کچھ تحریر فرمایا علامہ پیشوا دریائے موّاج محدث فقیہ متکلم عاقل مرجع امام مقتدائے خلق جامع شریعت و طریقت واقف اسرار حقیقت کہ کھڑے ہوتے حق ظاہر کی مدد کے لئے اور اکھاڑ پھینکی شرک و بدعت کی بنیاد مؤید من اللہ الاحد الصمد مولنا الحاجی حافظ خلیل احمد مدرس اول مدرسہ مظاہر علوم واقع سہارنپور نے (خدا اس کو شرور سے محفوظ رکھے) مسائل کی تحقیق میں وہ سب حق ہے میرے نزدیک اور میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے پس اللہ ان کو عمدہ جزا دے قیامت کے دن اور اللہ رحم فرمائے

بالسادات العظام واللہ تعالیٰ ولی التوفیق والحمد اولاً واٰخراً حقیق وھو حسبی ونعم الوکیل۔

کتبہ العبد عزیز الرحمن عفی عنہ دیوبندی

طبع الخاتم

اس شخص پر جو سرداران بزرگ کی جانب اچھا گمان رکھے اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے اور اول و آخر حمد کا مستحق ہے اور وہ مجکو کافی ہے اور اچھا کارساز ہے

لکھا بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ دیوبندی نے

مُہر

کلمات بابرکات طبیب الملۃ حکیم الامۃ حضرت مولنا الحاج الحافظ اشرف علی صاحب ادام اللہ فیوضہم

نقول بہ ونعتقدہ ونکل امر المفترین الی اللہ تعالیٰ۔

وانا اشرف علی التھانوی الحنفی الجشتی ختم اللہ تعالیٰ لہ بالخیر

ہیں اسکا مقر اور معتقد ہوں اور افترا کرنیوالوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں

(میں ہوں اشرف علی تھانوی حنفی چشتی اللہ خاتمہ بخیر فرمائے

تصدیق لطیف شیخ الاتقیاء وسند الابرار حضرت مولانا الحاج الحافظ الشاہ عبد الرحیم صاحب عمت مکارمہم

الذی کتب فی ھذہ الرسالۃ حق صحیح وثابت فی الکتب بنص صریح وھو معتقدی ومعتقد مشائخی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین احیانا اللہ بہا واماتنا علیہا وانا العبد الضعیف عبد الرحیم عفی عنہ الرائے فوری الخادم لحضرۃ مولانا الشیخ رشید احمد گنگوھی قدس اللہ سرہ العزیز

جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے حق صحیح اور موجود ہے کتابوں میں نص صریح کے ساتھ اور یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ کی ان سب پر رضا ہو اسی پر اور ہمکو جلائے اور اسی پر موت دے۔ (میں ہوں بندہ ضعیف عبد الرحیم عفی عنہ رائپوری خادم حضرت مولنا الشیخ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز

تسطیر منیر رئیس الحکماء امام الفضلاء حضرت مولنا الحاج الحکیم محمد حسن صاحب یدت محاسنہم

الحمد للہ المتوحد فی جلال ذاتہ المتنزہ عن شوائب النقص وسماتہ والصلوۃ

سب تعریفیں اللہ کیلئے جو یکتا ہے اپنی ذات کی جلال میں پاک ہے نقص کے شائبوں اور علامات سے اور درود

والسلام علی سید نا محمد نبیہ ورسولہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وبعد فھذا القول الذی نطق بہ الشیخ الاجل الامجد والفرد الاکمل الاوحد مولنا الحاج الحافظ خلیل احمد دام ظلہ الظلیل علی رؤس المسترشدین وابقاہ اللہ تعالے لاحیاء الشریعۃ والطریقۃ والدین ھو الحق عندنا ومعتقدنا ومعتقد مشائخنا رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین الی یوم الدین :-	وسلام سیدنا محمد پر جو اُسکے نبی و رسول ہیں اور اُنکی سب اولاد و اصحاب پر ۔ اما بعد پس یہ تقریر جو شیخ اجل امجد اور فرد اکمل و اوحد مولانا حاجی حافظ خلیل احمد دام ظلہ علے رؤس المسترشدین نے فرمائی ہے خدا انکو شریعت و طریقت اور دین کے زندہ کرنیکیلئے قائم رکھے حق ہے ہمارے نزدیک اور عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم اجمعین الی یوم الدین کا :-
وانا العبد الضعیف النحیف محمد حسن عفا اللہ عنہ الدیوبندی ۔	میں ہوں بندہ ضعیف نحیف محمد حسن عفی عنہ دیوبندی

تحریر شریف جامع الکمال صادق الاحوال جناب مولنا الحاج المولوی قدرت اللہ صاحب بورک فی احوالہ :—

ھذا ھو الحق والصواب قدرۃ اللہ غفرلہ ولوالدیہ مدرس مدرسۃ مرادآباد	یہی ہے حق اور صواب قدرت اللہ عفرلہ ولوالدیہ مدرس مدرسہ مرادآباد

تحریر منیف صاحب الرای الصائب والفہم الثاقب حضرت مولنا الحاج المولوی حبیب الرحمن صاحب دامت فیوضہم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وبعد فما کتبہ الشیخ الامام الھمام فی جواب السؤالات المذکورۃ ھو الحق والصواب والمطابق لما نطق بہ	سب تعریفیں اللہ یکتا کے لئے اور درود وسلام اُنپر جن کے بعد کوئی نبی نہیں جو کچھ لکھا ہے شیخ امام دانا سردار نے سوالات مذکورہ کے جواب میں ہر حق اور صواب ہے اور اس کے مطابق ہے

السنة والکتاب هو الذی نتدین لله تعالیٰ
به وهو معتقدنا ومعتقد جمیع مشائخنا
رحمهم الله تعالیٰ فرحم الله من نظر بعین
الانصاف واذعن للحق وانقاد للصدق
وانا العبد الضعیف حبیب الرحمن
الدیوبندی

جو سنت وکتاب کہہ رہی ہیں اور ہم اسکو دین قرار
دیتے ہیں اللہ کے لئے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا
اور ہمارے تمام مشائخ رحمہم اللہ تعالی کا پس اللہ
رحم فرمائے اُسپر جو بچشم انصاف دیکھے اور
حق کا یقین لائے اور صدق کا مطیع ہو
(میں ہوں بندہ ضعیف حبیب الرحمن دیوبندی)

تحریر لطیف بقیۃ السلف قدوۃ الخلف حضرت مولانا الحاج المولوی محمد احمد صاحب انار اللہ برہانہ

ما کتبه العلامة وحید العصر هو الحق
والصواب: ـ
احمد بن مولانا محمد قاسم النانوتوی ثم
الدیوبندی ناظم المدرسة العالیة الدیوبندیة

جو کچھ لکھا علامہ یکتائے زمانہ نے وہی حق اور
صواب ہے ۔
احمد بن مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی
ثم الدیوبندی مہتمم مدرسہ عالیہ دیوبند

تحریر شریف حاوی الفروع والاصول جامع المعقول والمنقول مولانا الحاج المولوی غلام رسول صاحب مد ظلہ الظلیل

الحمد لله الذی قصرت عن وصف کماله
السنة بلغاء الانام وضعفت عن الوصول
الی ساحة جلاله اجنحة العقول والافهام
والصلوۃ والسلام علی افضل الرسل
سیدنا محمد الهادی الی دار السلام
وعلی آله واصحابه البررة الکرام اما بعد
فالقول الذی نطق به فی جواب السوالات
المذکورۃ اکمل کملاء الزمان واعلم علماء
الدوران وقدوۃ جماعة السالکین

سب تعریفیں اللہ کو زیبا ہیں کہ اُس کے کمال کا
وصف بیان کرنیسے مخلوق کے فصحا کی زبانیں
قاصر اور اُسکی عظمت کے میدان تک پہنچنے سی
عقول وافہام کے بازو عاجز ہیں اور درود
وسلام افضل رسل سیدنا محمد پر اور انکے آل و
اصحاب نیکوکاران بزرگان پر۔ امابعد یہ تقریر
جو سوالات مذکورہ کے جواب میں کاملین زمانہ
میں اکمل اور علمائے وقت میں اعلم اور گروہ
سالکین کے مقتدا اور جماعتہائے

وزبدة مجامع المتقین مولانا الحافظ الحاج
خلیل احمد سلمہ اللہ تعالیٰ قول حق وکلام
صادق وھو معتقدنا ومعتقد جمیع
مشائخنا رحمھم اللہ تعالیٰ اجمعین ٥
وانا العبد الضعیف غلام رسول عفا اللہ
عنہ القوی المدرس فی المدرسۃ العالیۃ الدیوبندیۃ

متقین کے خلاصہ مولانا حافظ حاجی خلیل احمد
صاحب نے فرمائی ہے قول حق اور کلام
صادق ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے
اور ہمارے تمام مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے
میں ہوں بندہ ضعیف غلام رسول
عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

تحریر منیف فاضل عصر کامل دہر جناب مولانا المولوی محمد سہول صاحب لا زال مجدہ

حامدا ومصلیا ومسلما وبعد فھذہ
الاجوبۃ التی حررھا رافع الویۃ العلم والھدیٰ
خافض رایات الجھل والضلالۃ سید
ارباب الطریقۃ سند اصحاب الحقیقۃ
زبدۃ الفقھاء والمفسرین قدوۃ المتکلمین
والمحدثین الشیخ الاجل الاوحد الحافظ
الحاج مولانا خلیل احمد لا زالت فیضانہ
علی المسلمین والمسترشدین الی الابد حقیق
بان یعمل علیھا کلھا ویدین اللہ تعالیٰ
بما جاء بھا وھو معتقدنا ومعتقد مشائخنا
وانا عبدہ الارذل محمد بن افضل المدعو
بالسہول عفی عنہ مدرس المدرسۃ
العالیۃ الدیوبندیۃ

حمد وصلوٰۃ وسلام کے بعد یہ جوابات جنکو علم و
ہدایت کے جھنڈوں کو اونچا کرنیوالے اور جہل
وگمراہی کے نشانوں کو نیچا کرنیوالے اہل طریقت
کے سردار اور اصحاب حقیقت کے مستند خلاصہ
فقہا ومفسرین مقتدائے متکلمین ومحدثین شیخ اجل
اوحد حافظ حاجی مولانا خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا
ہے انکے فیضان مسلمانوں ورطالبان ہدایت پر سدا
قائم رہیں واقعی اس قابل ہیں کہ ان پر اعتماد کیا جاوے
اور ان سب کو مذہب قرار دیا جاوے اور یہی
عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ کا۔
اور میں ہوں بندہ ارذل محمد بن
افضل یعنی سہول عفی عنہ مدرس مدرسہ
عالیہ دیوبند

تحریر لطیف عالم نحریر فاضل بے نظیر جناب مولانا المولوی عبد الصمد صاحب اطاب اللہ ثراہ

الحمد للہ الذی علم آدم الاسماء کلھا واعطی

سب تعریف اللہ کیلئے ہیں جسنے آدم کو تمام نام سکھائے اور عطا فرمائے

صوادح النعوت والصفات واكلها وافاض
علينا النعم الشوامخ قبل الاستحقاق
وهدانا الصراط السوى مع تفرق السبل
والشقاق ونصلي ونسلم على محمد عبده
ورسوله الذى ارسل والحق خاملة اعوانه
خاوية اركانه والباطل عالية نيرانه
غالية اثمانه داعيا الى الله من كان
كفروامر بالمعروف ونهى عن غيره
وزجره + وعلى اله البررة الكرام + وصحابه
الكملة العظام + الشافعين المشفعين
فى المحشر + اما بعد فالاجوبة التى
حررها ربيع رياض الطريقة + وبركة
هذه الخليقة + محى معالم الطريق
بعد دروسها ومجدد مراسم المعارف
غب افول اقمارها وشموسها + الذى
تفجرت ينابيع الحكم على لسانه + وفاضت
عيون المعارف من خلال جنانه +
وانبثت اشعة انواره فى القلوب +
وبلغت سرايا اسراره الى كل طالب
ومطلوب + وسطعت شموس معارفه +
وذكت اغراس عوارفه + لا زال
الزهد شعاره + والورع دثاره والذكر
انيسه والفكر جليسه + مولانا العلام

ہمکو عالی نعمتیں استحقاق سے پہلے اور ہمکو دکھایا
سیدھا راستہ مختلف ومتفرق راستوں میں اور ہم
درود سلام بھیجتے ہیں اس کے بندہ اور رسول محمد پر جو
ایسے وقت رسول ہے کہ حق کے مددگار سست
اور ارکان مضمحل ہو چکے تھے اور باطل کے شعلے بلند
اور قیمت بڑھ گئی تھی آپ نے بلایا اللہ کی طرف
کفر کرنے والے کو اور بھلے کام کی تاکید فرمائی اور منع
کیا برے کام سے اور روکا۔ اور آپکی اولاد نیکوکار و مکرم
اور صحابہ کاملین و باعظمت پر جو محشر میں سفارش فرمائینگے
اور مقبول ہوگی (اما بعد) جوابات جن کو تحریر فرمایا
ہے ایسی ذات نے جو باغہائے طریقت کی بہار اور
مخلوق میں مبارک ہیں زندہ کرنے والے راہ کے نشانوں
کے ان کے مٹجانے کے بعد اور معرفتوں کے مراسم
کی تجدید کرنے والے ان کے ماہتاب وآفتاب
غروب ہوجانے کے بعد کہ جاری ہیں حکمتوں
کے چشمے ان کے وسط قلب سے اور پھیل رہی ہیں
ان کے انوار کی شعاعیں دلوں میں اور پہنچ رہے ہیں
ان کے اسرار کے لشکر ہر طالب و مطلوب تک
اور چمک رہے ہیں انکی معرفتوں کے آفتاب
اور اگے ہوئے ہیں ان کی معرفتوں کے
درخت شعار ہے زہد ان کا طریقہ اور تقوی
ان کا لباس اور یاد حق ان کی مونس اور
فکر حق ان کا ہمنشیں مولانا العلام۔

واستاذنا الهمام الشيخ الازهد + و
الهمام الاوحد + الحافظ الحاج المعروف
بخليل احمد صدر المدرسين في مدرسة
مظاهر علوم الواقعة في السهارنفورية
بان يعتقدها اهل الحق واليقين وحقيقة
بان يسلمها العلماء الراسخون في الدين
المتين وهذه عقائدنا وعقائد مشائخنا
ونحن نرجو من الله ان يحيينا ويميتنا
عليها ويدخلنا في دار السلام مع
اساتذتنا الكرام وهو نعم المولى ونعم
المعين + والصلوة والسلام على خير
خلقه وفخر رسله واله وصحبه اجمعين +
الراقم الاثم محمد عبد الصمد عفا عنه
الاحد البجنوري المدرس في المدرسة
العالية الديوبندية اقامها الله وادامها
الى يوم القيمة

اور ہمارے استاد فہام شیخ صاحب زہد اور
سردار بزرگ حافظ حاجی یعنی مولانا خلیل احمد
مدرس اول مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور (یہ سارے
جوابات) اس لائق ہیں کہ اہل حق انکو عقیدہ
بناویں اور مستحق ہیں کہ دین متین میں مضبوط
علماء ان کو تسلیم کریں اور یہی ہمارے عقائد
اور ہمارے مشائخ کے عقیدے ہیں اور ہم
متمنی ہیں اللہ سے کہ انہیں پر ہمکو جلاوے
اور مارے اور ہمکو داخل فرمائے جنت میں
ہمارے بزرگ استاذوں کے ساتھ اور وہی
بہتر کارساز اور بہتر مددگار ہے اور آخری دعا ہماری یہی ہے
کہ سب تعریف اللہ رب العلمین کو اور درود وسلام
بہترین مخلوق وفخر پیغمبران پر اور انکی ساری اولاد
واصحاب پر۔ راقم آثم محمد عبد الصمد عفا عنہ
الاحد بجنوری مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند
خدا اسکو تا قیامت دائم قائم رکھے

تحریر شریف شمس فلک الشریعۃ البیضاء وبدر سماء الطریقۃ الغراء حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد اسحق صاحب نہٹوری سقاہ اللہ بالرحیق المختوم

لله در المجيب المحقق المصيب صدقت
بما فيه بلا شك مريب
الاحقر محمد اسحق النهتوري ثم الدهلوي

اللہ کیلئے ہے خوبی حق وصواب جوابات دینے والے کی
جو کچھ اسمیں ہے بلا شک وریب میں تصدیق کرتا ہوں
احقر محمد اسحاق نہٹوری ثم دہلوی

تحریر منیف ذروۃ سنام الدین وعروۃ الحبل المتین جناب مولانا الحاج المولوی ریاض الدین صاحب اطال اللہ بقاءہ

اصاب من اجاب :- محمد ریاض الدین عفی عنہ مدرس مدرسۃ عالیہ میرٹھ	مجیب نے درست بیان کیا محمد ریاض الدین عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ

تحریر لطیف ربیع ریاض الاسلام مقتدائے انام جناب مولٰنا المفتی کفایت اللہ صاحب دامت فیوضہم البہیۃ

رأیت الاجوبۃ کلہا فوجدتہا حقۃ صریحۃ لا یحوم حول سرادقاتہا شک ولا ریب، وھو معتقدی ومعتقد مشائخی رحمہم اللہ تعالٰی وانا العبد الضعیف الراجی رحمۃ مولاہ المدعو بکفایت اللہ الشاہجہانفوری الحنفی المدرس فی المدرسۃ الامینیۃ الدہلویۃ	میں نے تمام جوابات دیکھے پس سب کو ایسا حق صریح پایا کہ اس کے ارد گرد بھی شک یا ریب نہیں گھوم سکتا اور یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے میں ہوں بندہ ضعیف امیدوار رحمت خداوندی محمد کفایت اللہ شاہجہانپوری حنفی مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

تحریر شریف جامع العلوم النقلیہ والفنون العقلیہ جناب مولٰنا المولوی ضیاء الحق صاحب زید فضلہ العمیم ۔

اصاب من اجاب العبد ضیاء الحق عفی عنہ المدرس فی المدرسۃ الامینیۃ الدہلویۃ الجواب صحیح العبد محمد قاسم عفی عنہ المدرس فی المدرسۃ الامینیۃ الدہلویۃ	مجیب نے درست بیان کیا بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی جواب صحیح ہے بندہ محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

تحریر منیف ذو الفضل والفضائل عمدۃ الاقران والاماثل جناب مولانا الحاج المولوی عاشق الٰہی صاحب (مولوی فاضل کثر اللہ امثالہ)

الحمد للہ الذی ھدانا للاسلام وما کنا	سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمکو اسلام کا رستہ دکھایا

لنهتدی لولا ان هدانا الله والصلوة و
السلام علی خیر البریة سیدنا محمد واٰله
الی یوم نلقاه وبعد فانی تشرفت بمطالعة
المقالة الشریفة التی نمقها الامام الهمام
الابجل الاکمل الاوحد سیدنا ومولنا
الحافظ الحاج المولوی خلیل احمد ادامه
الله لاساس الشرك فی الاسلام قاطعا
وقامعا ولابنیة البدع فی الدین هادما
وقالعا فی اجوبة الاسئلة هو الصدق
والصواب والحق عندی بلا ارتیاب
هذا هو معتقدی ومعتقد مشائخی
نُقِرُّ به لسانا ونعتقده جنانا فلله در
المجیب الاریب البحر القمقام والحبر
الفهام ثم لِلّٰهِ دره قد اصاب فیما
اجاب واجاد فیما افاد متعنا الله بطول
حیاته وبقائه وجزاه الله عنی وعن
سائر اهل الحق خیر جزاء عنائه فی ابطال
وساوس المفتری فی افترائه ۔
وانا العبد الضعیف محمد المدعو
بعاشق الٰهی المیرٹھی عفا الله عنه

اور ہم ہدایت نہ پا سکتے اگر اللہ ہمکو ہدایت نہ دیتا
اور درود وسلام بہترین مخلوقات سیدنا محمد
اور انکی آل پر قیامت تک میں اس مقالہ شریفہ
کے ملاحظہ سے مشرف ہوا جسکو پیشوا سردار اعظم کامل
یکتا ہمارے سردار اور مولا حافظ حاجی مولوی خلیل احمد
صاحب نے تحریر فرمایا ہے اللہ انکو سدا اسلام میں
شرک کی بنیاد کا قلع اور قمع کرنے والا اور دینی
بدعتوں کی بنیادوں کا گرانے والا اور اکھاڑنیوالا رکھے
یہ سوالات کے جوابات صادق اور صائب ہیں
اور میرے نزدیک بلا ریب حق ہیں یہی میرا
عقیدہ ہے اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے
ہم بزبان اس کے مقر اور بدل اس کے معتقد
ہیں پس اللہ کے لئے ہے خوبی مجیب عاقل
دریائے مولج اور عاقل فہیم کی پھر اللہ کیلئے ہے
انکی خوبی جو کچھ جواب دیا صائب دیا اور عمدہ نفع پہنچایا
اللہ ہمکو انکی حیات وبقا کے طول سے بہرہ یاب کرے
اور انکو جزائے میری اور تمام اہل حق کیطرف سے بہتر
جزا اہل باطل کی بہتان بندی کے وسوسوں کے باطل کرنیکی
محنت کے صلہ میں ؛ میں ہوں بندہ ضعیف
محمد عاشق الٰہی عفی عنہ میرٹھی

تحریر لطیف ذوالمجد الفاخر والعلم الذاخر والفہم الباہر والرشد الزاہر جناب مولوی سراج احمد صاحب دام فیضہ

ان فی ذلك لذکری لمن کان له قلب

بیشک اسمیں نصیحت ہے اسکے لئے جو صاحب دل ہو

ادا لقی السمع وھو شھید :-
وانا الراجی الی اللہ الاحد محمد المدعو
بسراج احمد المدرس فی المدرسۃ سردھنہ

یا متوجہ ہوکر کان لگائے ۔
میں ہوں امیدوار سوئے خداے واحد
محمد سراج احمد مدرس مدرسہ سردھنہ ضلع میرٹھ

تحریر شریف معدن معاظم الاشفاق ومخزن محاسن الاخلاق جناب مولوی قاری محمد اسحاق صاحب نصرہ اللہ منہ

ماکتبہ العلامۃ ھو حق صحیح بلا ارتیاب
العبد الضعیف محمد اسحٰق میرٹھی
المدرس فی المدرسۃ الاسلامیۃ
الواقعۃ فی بلدۃ میرٹھ

جو کچھ علامہ نے تحریر فرمایا ہے وہ بلاریب حق صحیح ہے
بندہ ضعیف محمد اسحاق میرٹھی مدرس
مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

تحریر منیف طبیب الامراض الروحانیہ ومعالج الاسقام الجسمانیۃ جناب مولوی حکیم مصطفیٰ صاحب نفعنا اللہ بوجودہ وجودہ

انہ لقول فصل وما ھو بالھزل
العبد محمد مصطفیٰ البجنوری الطبیب
الوارد فی میرٹھ

بیشک یہ قول فیصل ہے اور بے معنی نہیں ہے
بندہ محمد مصطفیٰ بجنوری طبیب
وارد حال میرٹھ

تحریر لطیف عین الانسان الکامل وانسان عیون الافاضل حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد مسعود احمد صاحب متعنا اللہ بطول بقائہ

العبد محمد مسعود احمد ابن حضرۃ
مولانا رشید احمد گنگوھی

العبد محمد مسعود احمد بن حضرت مولانا
رشید احمد گنگوہی قدس سرہ العزیز

تحریر شریف منطقۃ بروج الفضائل مطرح انظار السادۃ والافاضل جناب مولانا المولوی محمد یحییٰ صاحب ایدہ اللہ بروح القدس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ الذی تقدست ذاتہ الصمدیۃ
عن ان یماثل احد فی صفاتہ المختصۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جسکی ذات
بے نیاز مقدس ہے کہ اسکی صفات خاصہ میں کوئی

وان كان من الانبياء وترفعت قدرته
من تطرف العقول والآراء + والصلوة
والسلام على افضل من يتوسل به فی الدعا
من المرسلين والصديقين والشهداء
والصلحاء + واكمل من يدعى من الاحيا
بعد الوصال واللقاء + وعلى آله واصحابه
الذين هم اشداء على الكفار وعلى
المؤمنين من الرحماء + اما بعد فرأيت
هذه الاجوبة فوجدتها قولاً حقاً مطابقاً
للواقع + وكلاماً صادقاً يقبله القانع
والمانع + لاريب فيه هدى للمتقين +
الذين يومنون على الحق ويعرضون
عن اباطيل الضالين المضلين + كيف
لا وقد نمقها من هو محدد جهات
العلوم النقلية والعقلية + ذروة
سنام الصناعات العلوية والسفلية +
منطقة لبروج الكمال + ومطرقة
لتصريف المبتدعين من الفرق الاثنی
عشرية وغيرها من الانقلاب الى
الاعتدال + شمس فلك الولاية +
بدر سماء الهداية + الذی اضحت
رياض العلم والهداية بسحاب فيضه
زاهرة + وامست حياض الجهل

اسکا ہمسر نہیں ہو اگرچہ نبی ہی کیوں نہوں اور اسکی
قدرت عالی ہے عقل اور رائے کے دخل سے
اور درود و سلام ان میں بہترین ذات پر جنکو
دعا میں وسیلہ پکڑا جاتا ہے یعنی پیغمبران و
صدیقین اور شہداء و صلحاء - اور کامل تر انمیں
جنکے لئے وصال و انتقال کے بعد حیات
ثابت ہے اور انکی اولاد و اصحاب پر جو کافروں
پر سخت تر اور مسلمانوں پر مہربان تر ہیں -
اما بعد میں نے یہ جوابات دیکھے تو انکو پایا قول حق
واقع کے مطابق اور کلام راست جسکو ہر قانع
و مخالف قبول کرے اسمیں شک نہیں ہدایت ہے
پرہیزگاروں کیلئے جو حق کو مانتے اور گمراہوں
گمراہ کرنیوالوں کی واہیات سے منہ پھیرتے ہیں
کیوں نہو ان کو لکھا ہے انہوں نے جو نقلی و عقلی
علوم کی اطراف کی حدبندی کرنیوالے اور فنون
عالی و سافل کے رفیع المرتبہ شخص ہیں بروج
کمال کے منطقہ اور روافض وغیرہ مبتدعین
کو انقلاب سے اعتدال کی جانب پھیرنیکے لئے
بمنزلہ گرز فلک ولایت کے آفتاب آسمان
ہدایت کے ماہتاب جنکے فیض کی گھٹاؤں سے
علم و ہدایت کے باغ لہلہا اٹھے اور جن
کے غصہ کی بجلیوں سے جہل و گمراہی
کے حوض پایاب بنگئے -

والغواية + بصواعق نقمته غائرة +
حامل لواء السنة السنية + قامع
البدعة السيئة الشنيعة + رشيد
الملة والدين + قاسم الفيوضات
للمستفضين + محمود الزمان + اشرف
من جميع الاقران - مقتدى المسلمين
مجتبى العلمين + حضرتنا ومرشدنا
ووسيلتنا ومطاعنا مولنا الحافظ
الحاج المولوى خليل احمد لازالت
شموس فيوضاته بازغة للمقتبسين
من انواره + ودامت اشعة بركاته
ساطعة للسالكين على خطوته
واثاره + امين رب العلمين +
وانا عبده الحقير محمد المدعو
بيحيى السهسرامى المدرس فى
مدرسة مظاهر علوم سهارنفور

روشن سنت کے علم بردار بدعت سیئہ شنیعہ کے
اکھاڑنے والے ملت و دین کے رشید طالبین
کیلئے فیوضات کے قاسم محمود زمانہ جملہ اہل عصر
میں اشرف مسلمانوں کے مقتدا پسندیدہ
عالم ہمارے حضرت و مرشد اور وسیلہ و مطاع مولنا
حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب ان کے
فیوضات کے آفتاب سدا ان کا نور لینے والونکے
لئے چمکتے رہیں اور ان کی برکات کی شعاعیں ان
کے قدم بقدم چلنے والوں پر ہمیشہ چمکتی رہیں
آمین یارب العلمین

میں ہوں بندہ حقیر
محمد یحیےٰ سہسرامی
مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

تحریر منیف ناشر العلوم العربیہ و ماہر الفنون الادبیہ جناب مولنا المولوی کفایت اللہ صاحب ادام اللہ علمہ و رشدہ

الحمد لله الذى لا حياة الا فى رضاه ولا
نعيم الا فى قربه ولا صلاح للقلب
ولا فلاح الا فى الاخلاص له وتوحيد
حبه + والصلوة والسلام على سيدنا

جملہ تعریفیں اس اللہ کے لئے کہ حیات اسکی رضا اور
آسائش اسکے قرب میں منحصر ہے اور قلب کی صلاح و بہبودی
اسکے اخلاص و یکتائے محبت پر موقوف ہے اور درود سلام سیدنا

ومولانا محمد عبده ورسوله الذی ارسله
علی حین فترة من الرسل فهدی به
الی اقوم الطرق واوضح السبل + وعلی
اله وصحبه العظام الذین هم قادة الابرار
وقدوة الکرام + وبعد فهذه نمیقة انیقة
ووجیزة وثیقة + الفها عمدة العلماء
جهبذ الفضلاء الجامع بین الشریعة
والطریقة + الواقف باسرار المعرفة
والحقیقة الذی درّس من المعارف
والعلوم ما اندرس واحیی مراسم
الملة الحنیفیة الرشیدیة البیضاء بعد
ما کادت ان تنطمس + کهف الکملاء
خاتم الاولیاء المحدث المتکلم الفقیه
النبیه سیدی ومولائی الحافظ الحاج
المولی خلیل احمد لازالت شموس افاضته
بازغة وبدور افادته طالعة فللّه درّه
ثم للّه درّه حیث نطق بالصواب فی
کل باب وذلک فضل الله یؤتیه من
یشاء والله ذوالفضل العظیم وهو یهدی
من یشاء الی صراط مستقیم + ولا حول
ولا قوة الا بالله العلی العظیم :-
العبد الاواه محمد المدعو بکفایت الله جعل الله
اخرته خیرا من اولاه الجنجوهی مسکنا المدرس

ومولنا محمد پر جو اسکے بندہ اور رسول ہیں کہ بھیجا
انکو پیغمبروں کے ختم ہو جانے پر پس انکے ذریعہ
سے سب سے بہتر راستہ اور واضح طریق دکھلایا اور
ان کی اولاد و باعظمت اصحاب پر جو سرداران نیکو
کاران اور مقتدایان بزرگان ہیں یہ تحریر پاکیزہ اور
مختصر وثیقہ جسکو تالیف کیا عمدۃ العلماء سردار فضلا
جامع شریعت وطریقت واقف رموز معرفت وحقیقت نے
کہ تعلیم دی معرفتوں اور علوم کی اسکے بعد کہ محو ہوگئے
تھے اور جلا یا چمکتی ملتہ حنیفیہ رشیدیہ کے مراسم کو اسکے بعد
کہ مٹ چلے تھے پناہ اہل کمال مہر اولیاء محدث متکلم
فقیہ عاقل سیدی ومولائی حافظ حاجی مولنا خلیل احمد
صاحب نے ان کے افاضہ کے آفتاب چمکتے اور
اسکے افادہ کے ماہتاب نکلے رہیں سو اللہ کیلئے ہے
ان کی خوبی پس اللہ کے لئے ہے انکی خوبی کہ ہر باب
صواب کہا اور یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے دے اور اللہ
بڑے فضل والا ہے وہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہی
سیدھے راستہ کی اور نہ پھرنا ہے
نہ طاقت مگر اللہ برتر باعظمت کے
ہاتھ ۔

بندہ اواہ محمد کفایت اللہ
اللہ ان کی آخرت
دنیا سے بہتر بنائے
گنگوہی بحیثیت سکونت مدرس

مدرسۃ مظاہر علوم الواقعۃ فی سہارنفور	مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

هذه خلاصة تصديقات السادة العلماء بمكة المكرمة زادها الله تعالىٰ شرفاً وفضلاً

صورة ما كتب حضرة الشيخ الاجل والفاضل الابجل امام العلماء ومقدام الفضلاء رئيس الشيوخ الكرام وسند الاصفياء العظام عين اعيان الزمان قطب فلك العلوم والعرفان حضرة مولانا الشيخ محمد سعيد بابصيل الشافعي شيخ العلماء بمكة المكرمة والامام والخطيب با لمسجد الحرام لا زال محفوفا بنعم الملك العلام

بسم الله الرحمن الرحيم ط اما بعد فقد طالعت هذه الاجوبة للعلامة الفهامة المسطورة على الاسئلة المذكورة في هذه الرسالة فرأيتها في غاية

یہ مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کے علماکی تصدیقات کا خلاصہ ہے

جنمیں سب سے مقدم حضرت شیخ العلماء مولٰنا محمد سعید بابصیل کی تصدیق منیف و تحریر شریف ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہے۔

تقریظ مرقومہ شیخ اعظم صاحب فضیلت تام پیشوائے علماء و مقتدائے فضلاء مشائخ کرام کے سردار اور باعظمت اصفیا میں مستند محترم اہل زمانہ و قطب آسمان علوم و معرفت جناب حضرت مولٰنا شیخ محمد سعید بابصیل شافعی شیخ علماء مکہ مکرمہ اور امام و خطیب مسجد حرام ہمیشہ شاہنشاہ عزاسمہ کی نعمتوں سے مالامال رہیں:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو میں نے بڑے زبردست و نہایت سمجھدار عالم کے یہ جوابات جو سوالات مذکورہ کے متعلق انہوں نے لکھے ہیں غور کیساتھ دیکھے پس انکو نہایت درجہ

الصواب فشكر الله تعالى المجيب اخي وعزيزي
الاوحد الشيخ خليل احمد ادام الله سعده
واجلاله في الدارين وكسر به رؤوس المضلين
والحاسدين الى يوم الدين بجاه سيد
المرسلين :- آمين :-

رقمه بقلمه المرتجي من ربه كمال النيل
محمد سعيد ابن محمد بابصيل مفتي الشافعية
ورئيس العلماء بمكة المحمية غفر الله له و
لمحبيه وجميع المسلمين

(طبع الخاتم)

درست پایا حق تعالے جواب لکھنے والے میرے
بھائی اور عزیز یکتا شیخ خلیل احمد کی تحریر مشکور
فرماوے اور اُنکی صلاح و جلالت کو دارین میں
دائم رکھے اور انکے ذریعے سے گمراہوں اور حاسدوں
کے سروں کو قیامت تک بجاہ سید المرسلین
توڑتا رہے آمین ۔

لکھا ہے اپنے قلم سے امیدوار کمال نیل محمد سعید
خلف محمد بابصیل مفتی شافعیہ و شیخ علماء مکہ مکرمہ نے
اللہ انکو اور انکے دوستوں اور تمام مسلمانوں کو بخشے

(مہر)

صورة ما كتبه حضرة الامام الجليل
والفاضل النبيل منبع العلوم و
مخزن الفهوم محي السنة الغراء
ماحي البدعة الظلماء مولانا
الشيخ احمد رشيد الحنفي لازال
منغمسا في بحار لطفه الجلي والخفي

بسم الله الرحمن الرحيم ه الحمد لله عالم الغيب
والشهادة الكبير المتعال + والصلوة والسلام
على سيدنا ونبينا وحبيبنا ومرشدنا و
هادينا ومولانا واولنا محمد وصحبه
والآل + وبعد فقد تتبعت هذه
الاجوبة المنيفة الشرعية والمسائل

تقریظ مسطورہ مقتدائے صاحب جلالت
وفاضل باعظمت چشمۂ علوم و خزانۂ فہوم
روشن سنت کے زندہ کرنیوالے تاریک
بدعت کے مٹانیوالے مولانا شیخ احمد رشید
حنفی حقتعالی کے لطف کے سمندر میں ہمیشہ غوطہ زن رہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو
چھپے اور کھلے کا جاننے والا بڑائی اور علو والا
ہے اور درود و سلام ہمارے سردار و نبی اور
محبوب و مرشد اور ہادی و مولی اور سب سے
بہتر محمد اور اُنکے صحابہ و اولاد پر ۔ میں نے
ان لطیف مسائل شرعیہ کے جوابات علیہ کو

اللطيفة الموعية للعالم المفضال + انسان
عين الافاضل عين الانسان الكامل
صفوة الاماثل بقية الاوائل قامع
الشرك ماحي البدع مبيد اهل الزيغ
والضلال سيف الله على رقاب المارذة
المبتدعة الضلال المحدث الوحيد
والفقيه الفريد سيدي ومولائي و
ملاذي حضرة الحافظ الحاج الشيخ
خليل احمد لا زال + ولم يزل مؤيدا من
مولنا ذي الجلال فلله دره من فاضل
اديب وعارف اريب ومتكلم لبيب
حيث تصدى لحماية الشرع الشريف و
وقاية الدين الحنيف وصيانة المذهب
المنيف فاعلى منار الحق ورفع معالم
الهدى وقوى بنيانه وشيد اركانه
ووضح برهانه فما احسن بيانه وما اطلق
لسانه وما افصح بيانه + فلعمري
لقد كشف الغطاء وازال العماء واحجم
الاعداء والبسهم ثوب الهم ان في الردى
وانار للمسترشدين سبيل الهدى +
ميز الخبيث من الطيب وبين الحق
والصواب ووافق السنة والكتاب
واظهر العجب العجاب ان في ذلك لذكرى

خوب غور سے دیکھا جو ایسے شخص کے لکھے
ہوئے ہیں جو بڑے صاحب فضل عالم اور فضلاء
کی آنکھوں کی تپلی اور صاحب کمال انسان کی آنکھ
ہمعصروں میں منتخب اور سلف کا نمونہ ہیں شرک کے
اکھیڑنیوالے بدعتوں کے مٹانے والے کجی و گمراہی والوں
کو تباہ کرنیوالے اور بددین سرکش بدعتیوں کی گردنوں
پر اللہ کی تلوار بنے ہوتے ہیں محدث یگانہ اور فقیہ
یکتا یعنی سیدی ومولائی وملاذی حضرت حافظ حاجی
شیخ خلیل احمد صاحب حقتعالی کیطرف سے ہمیشہ ہمیشہ
انکی تائید ہوتی رہے پس اللہ ہی کیلئے ہے خوبی ان
فاضل ادیب اور صاحب معرفت عاقل اور ماہر کلام
دانا کی کہ شرع شریف کی حمایت اور دین مبین کی
حفاظت اور مذہب حق کی نگہبانی کیلئے طیار ہوئے
اور حق کا منارہ اونچا کردیا ہدایت کے نشان بلند کئے اسکی
بنیاد مضبوط کی اسکے ستون محکم کئے اور اسکی دلیل واضح کردی
کتنا سلیس بیان اور کس قدر صاف زبان
اور کیسی فصیح تقریر ہے کہ واقعی پردہ اٹھادیا
اور اندھاپن مٹادیا دشمنوں کی زبان بند کردی اور
ان کو ذلت وہلاکت کے کپڑے پہنا دیئے اور طالبان
ہدایت کیلئے حق کے راستے روشن کردیئے گندے کو پاک سے
جدا اور درست وصحیح کو ظاہر کردیا اور حدیث
وقرآن کی موافقت کی اور عجیب مضامین بیان
فرمائے واقعی اس میں اہل عقل -

لاولی الالباب + ازال ریب المرتابین و
فضم تلبیس الملبّسین و فرق جمع المحرّفین
وشتت شمل المفسدین و بدّد حزب
الملحدین وفتت اکباد المبتدعین و
کسر جند الضالین وھزم افواج المفتنین
واھلک اعداء الدین وخذل المغیرین
المبدّلین واخزی اخوان الشیاطین و
ابطل عمل المشرکین فقطع دابر القوم الذین
ظلموا والحمد للہ رب العالمین + وکیف
لا الا ان حزب اللہ ھم الغالبون فللہ
درہ ثم للہ درہ اجاب فاجاد واصاب
جزاہ اللہ عن الاسلام والمسلمین
افضل الجزاء امین بجاہ سید المرسلین
والحمد للہ اولا واخرا وباطنا وظاھرا وصلی
اللہ علی قرۃ اعیننا سیدنا محمد خاتم
جمیع الانبیاء والہ وصحبہ ومن تبعھم
واھتدی بھدیھم وسلک سبیلھم و
اتبع طریقھم وسار علی منہجھم الی یوم
الدین آمین :- امین امین + امین
امین لا ارضی بواحد حتی اضیف
الیہ الف امینا :-
قالہ بفمہ وکتبہ بقلمہ الفقیر الی ربہ التواب
راجی رحمۃ اللہ الوھاب + عبدہ دعابکہ +

کیلئے پوری نصیحت ہے اہل شک کا شک زائل کردیا
اور خلط ملط کرنیوالوں کی گڑبڑ کھولدی تحریف کرنے
والوں کا گروہ منتشر بنادیا اور فتنہ پردازونکا
اجتماع متفرق اور ملحدونکی جماعت کو تباہ کردیا
بدعتیوں کے کلیجے پھاڑ دیئے اور گمراہوں کے
لشکروں کو توڑدیا اور گمراہ کرنیوالونکی سپاہ کو بھگا دیا
دین کے دشمنوں کو ہلاک اور تغیر و تبدیل کرنیوالونکو
خوار کیا شیطان کے بھائیوں کو ذلیل بنایا اور
مشرکوں کے کردار باطل کردیئے پس ستمگاروں
کی جڑ ہی کٹگئی اللہ رب العلمین کا شکر ہے اور
کیوں نہو اللہ کا گروہ ہمیشہ غالب ہی رہا ہے پس اللہ
کیلئے ہے مولانا کی خوبی کہ جواب دیا درست صحیح
دیا اللہ انکو اسلام و اہل اسلام کی طرف سے بہتر جزا
عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین اور اللہ ہی کو
زیبا ہے ہر قسم کی تعریف اول و آخر اور ظاہر باطن اور
روز قیامت تک رحمت نازل فرمائے حقتعالے ہماری
آنکھونکی ٹھنڈک سیدنا محمد پر جو تمام انبیاء کی مہر ہیں اور
انکی اولاد و صحابہ پر اور انپر جو انکے تابع ہیں اور انکی روش
اختیار کریں اور انکی راہ پر چلیں اور انکے طریقہ کا اتباع کریں
اور انکے رستہ کو مسلک بنا دیں آمین آمین آمین ایکبار
آمین کہنے پر راضی نہونگا یہانتک کہ ہزار بار آمین کہی جائے
کہا اپنی زبان سے اور لکھا قلم سے اپنے تواب درگاہ
کے محتاج اور بخشنہار خدا کی رحمت کے امیدوار

احمد رشید خاں نواب المکی عفی اللہ عنہ
وعن والدیہ وتجاوز عن سیاٰتہم بجاہ النبی
الاواب شافع المذنبین یوم الحساب +
حررہ یوم الخمیس التاسع عشر ۱۹ من شہر ذی الحجۃ
الحرام الذی ہو من شہور السنۃ ۱۳۲۸ الثامنۃ
والعشرین بعد الثلثمائۃ والالف من ہجرۃ
من لہ العز والشرف علیہ افضل الصلوٰۃ و
اکمل السلام واتم التحیۃ آمین :-

طبع الختام

بندہ احمد رشید خاں نواب مکی نے اللہ
اُن کی اور اُن کے والدین کی خطاؤں سے
درگذر کرے اور معاف فرمائے بجاہ شفیع
گناہ گاران بیوم قیامت -
یوم پنجشنبہ ۱۹- ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ
ہجری نبوی

مہر

صورۃ ما کتب حضرۃ امام الاتقیاء
السالکین ومقدام الفضلاء العارفین
جنید زمانہ واوانہ شبلی دہرہ
وزمانہ مخدوم الانام منبع الفیوض
للخواص والعوام جناب الشیخ
محب الدین المہاجر المکی الحنفی
لازال بحر جودہ زاخرا وبدر
فیضہ لامعا

الاجوبۃ صحیحۃ :-
حررہ خادم الولی الکامل حضرۃ
الشیخ امداد اللہ علیہ رحمۃ
اللہ محب الدین مہاجر مکہ
معظمہ :-

تقریظ مسطورہ پیشوائے اتقیاء سالکین و
مقتدائے فضلاء عارفین جنید زمانہ شبلی
وقت مخدوم الانام چشمہ فیض برائے خواص
وعوام جناب مولنا شیخ محب الدین صاحب
مہاجر مکی حنفی ان کے سخا کا سمندر موجزن
اور فیضان کا ماہتاب روشن رہے

تمام جوابات صحیح ہیں
لکھا ولی کامل شیخ حاجی امداد اللہ صاحب
قدس سرہ کے خادم محب الدین مہاجر
مکہ معظمہ نے

صورة ما كتبه رئيس الاتقياء الصلحين وامام الاولياء والعارفين مركز دائرة الفنون العربية وقطب سماء العلوم العقلية جناب الشيخ محمد صديق الافغانى المكى

بسم الله الرحمن الرحيم ط الحمد لله الذى لا يغفر ان يشرك به ويغفر مادون ذلك لمن يشاء كما قال الله تعالى ربكم اعلم بكم ان يشأ يرحمكم وان يشأ يعذبكم وما ارسلنك عليهم وكيلا والذى قال ومن كفر بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الاخر فقد ضل ضلالا بعيدا والصلوة والسلام على من قال من قال لا اله الا الله دخل الجنة قال ابو ذر يا رسول الله وان زنى وان سرق قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وان زنى وان سرق على رغم انف ابى ذر + الله علم الغيب والشهادة لانه من تلقاء ذاته تعالى فالله متكلم من تلقاء نفسه واما رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو مخبر لما اوحى اليه جليا كان او خفيا كما قال الله تعالى وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى الذى كتب مولانا الشيخ خليل احمد فى

تقریظ جو تحریر فرمائی نیکوکار پرہیزگاروں کے سردار اولیا اور عارفین کے پیشوا دائرہ فنون عربیہ کے مرکز اور آسمان علوم عقلیہ کے قطب جناب مولانا شیخ محمد صدیق افغانی نے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب تعریف اس اللہ کو جو شرک کو نہ بخشیگا اور اسکے سوا جس گناہ کو چاہیگا بخشیگا چنانچہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارا رب تمکو خوب جانتا ہے اگر چاہے تمپر رحم فرمائے اور اگر چاہے تمکو عذاب دے اور اے محمد ہمنے تمکو لوگوں پر وکیل بناکر نہیں بھیجا اور فرمایا کہ جسنے کفر کیا اللہ اور اسکے فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں اور یوم قیامت کا تو بیشک وہ پرلے درجہ کی گمراہی میں پڑا اور درود وسلام اس ذات پر جسنے ظاہر فرمایا کہ جسنے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنتی ہو حضرت ابو ذر نے یہ سنکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگرچہ زنا اور چوری کرے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگرچہ زنا کرے اگرچہ چوری کرے ابو ذر کو ناگوار ہو تو ہوا کرے اللہ ہی کو علم ہے غائب و حاضر کا کیونکہ علم اسکا ذاتی ہے پس اللہ تعالی متکلم ہے بذاتہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دینے والے ہیں جو آپکی طرف اللہ وحی فرماتا ہے خواہ جلی ہو یا خفی جیسا کہ ارشاد فرمایا حق تعالی نے اور محمد نہیں بولتے خواہش نفس سے انکا ارشاد تو بس وحی ہے جو انکی طرف بھیجی جاتی ہے، جو کچھ مولانا شیخ خلیل احمد صاحب نے

هذه الرسالة فهو حق صحيح لا ريب فيه وماذا بعد الحق الا الضلال وهو معتقدنا ومعتقد مشائخنا رضوان الله تعالى عليهم اجمعين :-	اس رسالہ میں لکھا ہے وہ حق صحیح ہے جس میں کچھہ شک نہیں اور حق کے بعد کچھ نہیں بجز گمراہی کے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رضی اللہ عنہم کا۔
وانا العبد الضعيف محمد صديق الافغاني المهاجر مكة المكرمة	میں ہوں بندۂ ضعیف محمد صدیق افغانی مہاجر مکہ مکرمہ

چونکہ جناب شیخ العلماء حضرت محمد سعید بابصیل تمام علماء مکہ مکرمہ زیدشرفا وفضلا کے سردار اور اُن کے امام ہیں لہذا ان کی تصدیق و تقریظ کے بعد کسی عالم کی علماء مکہ معظمہ میں سے تقریظ کی حاجت نہیں مگر تاہم مزید اطمینان کے واسطے جن بعض علماء مکہ معظمہ کی تصدیقیں بلا جد و جہد حاصل ہوئیں وہ ثبت کردی گئیں اور اسی وجہ اس وقت تنگ میں جو کہ بعد از حج قبل از روانگی مدینہ منورہ زیدشرفا وفضلا جو تصدیقیں میسر ہوئیں اُنہیں پر اکتفا کیا گیا۔ حالانکہ مخالفین نے اپنی سعی مخالفت وغیرہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا۔ اور اسیوجہ سے جناب مفتی مالکیہ اور اُن کے بھائی صاحب نے بعد اسکے کہ تصدیق کردی تھی مخالفین کی سعی کیوجہ سے اپنی تقریظ کو بحیلہ تقویت کلمات لے لیا اور پھر واپس نکیا۔ اتفاق سے اُن کی نقل کر لیگئی تھی سو ہدیہ ناظرین ہے :-

تقریظ مولٰنا العلام الامام الہمام الفقیہ الزاہد والفاضل الماجد حضرت مولٰنا الشیخ محمد عابد مفتی المالکیۃ ادامہ اللہ تعالٰی

بسم الله الرحمن الرحيم ، الحمد لله الذى وفق من شاء من عباده السادة الاتقياء لاقامة منار الدين وهدم كل مناف لشريعة سيد المرسلين صلى الله وسلم عليه وعلى آله وصحبه كل منتم اليه اما بعد فانى قد طالعت هذا التحرير وعلى جميع ما دقم على هذه	بسم اللہ الرحمن الرحیم سب تعریف اللہ کو جس نے اپنے متقی بندوں میں جس کو چاہا دین کا منارہ قائم رکھنے کی توفیق بخشی کہ شریعت محمدیہ کے ہر مخالف اور جھوٹی نسبت کرنیوالے کا قلع قمع کرے اما بعد میں اس تحریر پر اور جو کچھہ

الاسئلة الستة والعشرين من التقرير فوجدته هو الحق المبين وكيف لا وهو تقرير عضد الدين عصام الموحدين الا ان محمود تفسيره كشاف لآيات التمكين فضلة الحاج خليل احمد لا زال على معراج الهداية يصعد فيسعد آمين اللهم آمين - امر برقمه مفتي المالكية حالا بمكة المحمية محمد عابد بن حسين :-

طبع الخاتم

ان چھبیس سوالات پر تقریر ہوئی ہے سب پر مطلع ہوا تو میں نے اسکو کھلا ہوا حق پایا اور کیوں نہ ہو تقریر ہے دین کے بازو مسلمانوں کے پناہ کی کہ جن کا عمدہ بیان آیات تمکین کا واضح کرنیوالا ہو یعنی بزرگ حاجی خلیل احمد صاحب ہدایت کی معراج پر سدا چڑھتے اور صاحب نصیب بنے رہیں آمین اللھم آمین حکم کیا اس کے لکھنے کا محمد عابد بن حسین مفتی مالکیہ نے :-

تقریظ الشیخ الاجل والبحر الاکمل حضرت مولنا محمد علی بن حسین مالکی مدرس حرم شریف برادر مفتی صاحب ممدوح انار اللہ برہانہ

الحمد لله على آلائه والصلوة والسلام على سيد انبيائه سيدنا محمد وعلى آله الكرام واصحابه السادة القادة الاعلام اما بعد فيقول العبد الحقير المالكي محمد علي بن حسين احد الائمة والمدرسين بالمسجد المكي اني وجدت ما حرره العالم العلامة المحقق الاوحد فضلة الحاج الحافظ الشيخ خليل احمد على هذه الاسئلة الستة والعشرين هو الحق الذي لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه عند جميع المحققين فجزاه الله تعالى خير الجزاء ووفقنا واياه دائما لصالح الاعمال الحميدة وحسن الثناء آمين اللهم آمين :-

كتبه الامام المدرس بالمسجد المكي محمد علي ابن حسين المالكي

طبع الخاتم

تمام حمد اللہ کیلئے ہے اسکی نعمتوں پر اور درود و سلام سردار انبیا سیدنا محمد اور ان کی اولاد کرام واصحاب عظام پر اما بعد کہتا ہے بندہ حقیر محمد علی بن حسین مالکی مدرس و امام مسجد حرام کہ علامہ محقق یگانہ مولوی حاجی حافظ شیخ خلیل احمد نے ان چھبیس سوالوں پر جو کچھ لکھا ہے تمام محققین کے نزدیک وہی حق ہے کہ باطل نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے پس اللہ انکو جزاء خیر دے اور ہمیں اور انکو ہمیشہ نیک اعمال اور حسن ثنا کی توفیق بخشے - آمین اللھم آمین -

لکھا محمد علی بن حسین مالکی مدرس و امام مسجد مکی نے

مہر

خلاصہ تصادیق علماء مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً

سب سے اول امام فقہاء زمانہ ورئیس محدثین وقت مرکز علوم عقلیہ منبع معارف نقلیہ قطب فلک تحقیق وتدقیق شمس سماء الامانۃ والتصدیق حضرۃ مولانا سید احمد برزنجی شافعی سابق مفتی آستانۂ نبویہ دامت فیوضہم کے رسالہ کا ملخص تین مقام سے لکھتے ہیں

وقد کتب الفاضل العلام فی اول رسالتہ المسمی بتنقیف الکلام ما نصہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

الحمد للہ الذی لہ الکمال المطلق فی ذاتہ وصفاتہ + المنزہ عن الحدوث وسماتہ + الحکیم فی افعالہ + الصادق فی اقوالہ + عز ثناءہ وتعالی جدہ + وجب علینا شکرہ وحمدہ + والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد الذی بعثہ اللہ رحمۃ للعلمین وجعل وجودہ نعمۃ عامۃ للاولین والآخرین و ختم بنبوتہ ورسالتہ نبوۃ الانبیاء ورسالۃ المرسلین وعلی الہ واصحابہ وکل من تمسک بھدیہ الی یوم الدین اما بعد فقد قدم علینا بالمدینۃ المنورۃ والرحاب النبویۃ المطہرۃ جناب العلامۃ الفاضل والمحقق الکامل احد العلماء المشہورین بالہند الشیخ خلیل احمد حین تشرف بزیارۃ خیر الانام سید الانام والمرسلین العظام سیدنا

مولنا ممدوح نے شروع رسالہ میں یہ تحریر فرمایا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف زیبا ہے اللہ کو جسکے لئے اسکی ذات وصفات میں کمال مطلق ثابت ہے منزہ ہے حدوث اور اسکی علامات سے حکیم ہے اپنے افعال میں سچا ہے اپنے اقوال میں معزز ہے اسکی ثنا اور عالی ہے اسکی شان واجب ہے ہم پر اس کا شکر اور اسکی حمد اور درود وسلام ہمارے سردار مولی محمد پر جنکو بھیجا اللہ نے دنیا جہان کے لئے رحمت بنا کر اور انکا وجود بنایا تمام اگلے پچھلوں کیلئے نعمت اور ختم کیا انکی نبوت ورسالت پر جملہ انبیا کی نبوت اور رسولوں کی رسالت کو اور سلام انکی اولاد واصحاب ور تمام ان لوگوں پر جو ان کے طریقہ پر چلیں قیامت کے دن تک۔ اما بعد ہمارے پاس تشریف لائے مدینہ منورہ اور آستانہ نبویہ میں جناب علامہ فاضل ور محقق کامل ہند کے مشہور علماء میں سے ایک مولانا شیخ خلیل احمد صاحب بہترین خلق سید الانام والمرسلین سیدنا

ومولانا محمد عليه افضل الصلوة والسلام وقدم الينا رسالة مشتملة على اجوبة اسئلة واردة اليه من بعض العلماء لكشف عن حقيقة مذهبه ومذهب معتقد مشائخه الفضلاء وطلب منى ان انظر فى تلك الاجوبة بعين الانصاف ومجانبة الانحراف عن الحق وترك الاعتساف فجمعت ما فى هذه الاوراق مما اداه اليه نظرى من التحقيقات مقتبسا بها من مشكوة ائمة الدين المقتدى بهم فى التمسك بحبل الله المتين اجابة لمطلوبه وتلبية لمرغوبه وسميته كمال التثقيف والتقويم لعوج الافهام عما يجب لكلام الله القديم وسبب تسميتى له بهذا الاسم ان الكلام على الاجوبة التى اجاب بها عن تلك الاسئلة وان كان متنوعا متعلقا باحكام شتى من الفروع والاصول اهمه ما يتعلق بوجوب الصدق فى كلام الله تعالى النفسى واللفظى ولهذه الاهمية قدمت الكلام على هذا المبحث على الكلام على غيره من تلك الاجوبة وبالله المستعان ومنه التوفيق وعليه التكلان

ومولانا محمد علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت سے مشرف ہونیکے وقت اور ایک رسالہ پیش فرمایا جس میں ان سوالات کے جوابات تھے جو ان کے مذہب اور عقائد اور ان کے صاحب فضل مشائخ کے عقیدوں کی حقیقت و ماہیت ظاہر کرنے کیلئے ان کی جانب کسی عالم کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور شیخ ممدوح مجھسے اس امر کے خواہاں ہوئے کہ میں ان جوابات میں نظر کروں چشم انصاف سے اور حق سے انحراف کرنیسے بچکر اور زیادتی چھوڑکر پس میں نے انکی خواہش کیموافق اور آرزو پوری کرنیکو ان اوراق میں جہانتک میری نظر پہنچی وہ تحقیقات جمع کردیں جنکو ان پیشوایان دین کے چراغدان سے اخذ کیا ہے جنکا اقتدا کیا جاتا ہے اللہ کی مضبوط رسی کے مضبوط تھامنے میں اور میں نے اسکا نام کمال التثقیف والتقویم لعوج الافہام عما یجب لکلام اللہ القدیم رکھا اور اس رسالہ کے یہ نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ رسالہ میں جن سوالات کے جوابات دئیے ہیں اگرچہ قسم قسم کے اور فروع و اصول کے مختلف احکامات کے متعلق ہیں مگر سب میں زیادہ اہم مسئلہ ہے جو حقتعالی کے کلام نفسی و لفظی میں صدق کے ضروری ہونیسے متعلق ہے اور اسی کے اہم ہونیکی وجہ سے اس بحث پر گفتگو کو دوسرے جوابوں پر مقدم کرتا ہوں اور اللہ ہی سے مدد چاہی جاتی ہے اور اسیکی طرف سے توفیق ہے اور اسی پر بھروسہ اسکے بعد کلام لفظی و نفسی کی تحقیق اور اسمیں صدق

وکذب کی تشریح اور علماء مذاہب کی تنقید و اختلاف وغیرہ نقل فرمائے :-

وقال فی وسط رسالته الشریفه
فی آخر المبحث الاول ما نصه

وبعد اطلاعك علی هذا البیان الشافی و ادراكك له بالفهم السلیم الكافی تعلم ان ما ذكره الفاضل الشیخ خلیل احمد فی جواب السوال الثالث والعشرین والرابع والعشرین والخامس والعشرین كلام معروف فی كثیر من الكتب المعتبرة المتداولة لعلماء الكلام المتاخرین كالمواقف والمقاصد وشرح التجرید والمسایرة وغیرها ومحصل تلك الاجوبة التی ذكرها الشیخ خلیل احمد موافقة علماء الكلام المذكورین فی مقدوریة مخالفة الوعد والوعید والخبر الصادق لله تعالی فی الكلام اللفظی المستلزمة للامكان الذاتی فی ذلك عندهم مع الجزم والقطع بعدم وقوعها وهذا القدر لا یوجب كفرا ولا عنادا ولا بدعة فی الدین ولا فسادا كیف وقد علمت موافقة كلام العلماء الذین ذكرناهم علیه كما رایته فی كلام المواقف وشرحه الذی نقلناه قریبا فالشیخ خلیل احمد لم یخرج عن دائرة كلامهم لكن اقول مع هذه النصیحة له ولسائر علماء الهند انه ینبغی لهم عدم الخوض فی هذه المسائل

(اور اپنے رسالہ شریفہ کے وسط میں پہلی
بحث کے آخر یوں تحریر فرماتے ہیں)

اور جب اے مخاطب تو اس شافی بیان پر مطلع ہوگیا اور کافی فہم سلیم کے ذریعہ سے اس کو سمجھ لیا تو معلوم کرلے گا کہ جو کچھ فاضل شیخ خلیل احمد نے تیئیسویں چوبیسویں وپچیسویں سوال کے جواب میں ذکر کیا ہے وہ موجود ہے بہتیرے معتبر اور متاخرین علماء کلام کی متداول کتابوں میں مثلاً مواقف اور مقاصد اور تجرید و مسایرہ وغیرہ کے شرحات میں اور خلاصہ ان جوابات کا جنکو شیخ خلیل احمد نے ذکر کیا ہے مذکورہ علماء کلام کی اس مضمون میں موافقت ہے کہ کلام لفظی میں اللہ تعالی کے وعد اور وعید اور سچی خبر کا خلاف کرنا حق تعالی کی قدرت میں داخل ہے جو انکے نزدیک امکان ذاتی کو مستلزم ہے مع اس امر کے جزم اور یقین کے کہ اس خلاف کا وقوع ہرگز نہوگا اور اتنا کہنے سے نہ کفر لازم آتا ہے نہ عناد اور نہ دین میں بدعت اور نہ فساد اور کیسے لازم آسکتا ہے حالانکہ تو معلوم کرچکا ہے کہ یہ مذہب بالکل موافق ہے انکے جنکا ذکر ہم اوپر کرچکے ہیں چنانچہ تو مواقف اور اسکی شرح وغیرہ کی عبارت جنکو ہم نے ابھی نقل کیا ہے دیکھ چکا ہے پس شیخ خلیل احمد ان حضرات علماء کے دائرہ سے باہر نہیں ہیں لیکن باوجود اسکے میں انکے اور نیز تمام علماء ہند سے بطور نصیحت کہتا ہوں کہ سب علماء کو مناسب ہے کہ ان باریک مسائل

الغامضة واحكامها الدقيقة التي لا يفهمها
الا الواحد لعد الواحد من فحول العلماء
المحققين فضلا عن غيرهم فضلا عن عوام
المسلمين لانهما ذا قالوا ان مقدورية
مخالفة الوعيد والخبر الالهي لله تعالى
مستلزمة لامكان الكذب في الكلام اللفظي
المنسوب اليه تعالى بالذات لا بالوقوع
واشاعوا ذلك بين عامة الناس تبادرت
اذهانهم الى انهم قائلون بجواز الكذب
في كلام الله تعالى فحينئذ يكون شان
اولئك العامة مترددا بين امرين الاول
ان يتلقوا ذلك بالقبول على الوجه الذي
فهموه فيقعوا في الكفر والالحاد الثاني ان
لا يتلقوه بالقبول وينكروه غاية الانكار
ويشنعوا على قائله غاية التشنيع وينسبوهم
الى الكفر والالحاد وكلا الامرين فساد
في الدين عظيم فلاجل ذلك يجب عليهم
عدم الخوض في هذه المسائل الا عند
الاضطرار الشديد مع توجيه الخطاب
الى ذي قلب يلقي السمع وهو شهيد و
قد وفقنا الله بهدايته وارشاده لسلوك
السبيل التي فيها التخلص من الوقوع في
هذا الخطر العظيم بالوجه الصحيح المستقيم

اور انکے دقیق احکام میں خوض نکیا کریں جنکو عوام
تو کیا سمجھینگے بڑے علما میں سے بھی بجز ایک دو اخص
الخواص عالم کے دوسرے عالم بھی نہیں سمجھ سکتے
اسلئے کہ جب وہ کہینگے کہ اللہ کی دی ہوئی خبر اور وعید کے
خلاف کرنا اللہ تعالی کی قدرت میں داخل ہے اور وہ انھی
اسکے لازم آیا اس کلام لفظی میں جو اللہ کیطرف منسوب ہے
کذب کا امکان بالذات نہ بالوقوع اور اسکو پھیلائینگے
تمام لوگوں میں تو عوام کے ذہن فوراً اسیطرف جائینگے
کہ یہ لوگ کلام خداوندی میں کذب کے جواز کے قائل ہیں
پس اسوقت ان عوام کیحالت ان دو امر میں متردد ہوگی
کہ یا تو جسطرح انکی سمجھ میں آیا ہی اسکو قبول کرکے مان لینگے
پس کفر والحاد میں گر پڑینگے اور یا یہ کہ اسکو قبول نہ کرینگے
اور پوری طرح انکار کرینگے اور اسکے قائل پر طعن و تشنیع
کرینگے اور انکو کفر و الحاد کیطرف نسبت کرینگے اور یہ دونو
باتیں دین میں فساد عظیم ہیں پس اسوجہ سے انپر واجب ہے
کہ ان مسائل میں خوض نکریں ہاں اگر کوئی سخت
ضرورت ہی پیش آجائے تو مجبوری ہے کہ ایسے شخص کو
مخاطب بناکر مطلب سمجھادیں جو صاحب دل ہو کہ توجہ
کان لگاکر سنے اور ہمکو اللہ نے توفیق عطا فرمائی
ہے اپنے ارشاد و ہدایت سے اس راستہ چلنے
کی جس میں اس بڑے خطرہ میں واقع ہونے
سے نجات ہے صحیح و مستقیم ۔

والحمد لله رب العلمین :-

وقال فی اختتام رسالته الشریفة مانصه

واذ وصل بنا الکلام الی هذا المقام فنقول قولا عاما شاملا لجمیع هذه الرسالة المشتملة علی ستة وعشرین جوابا التی قدمها الینا العلامة الفاضل الشیخ خلیل احمد للنظر فیها وتامل ما فیها من الاحکام انا لم نجد فیها قولا یوجب الکفر ولا الابتداع ولا ما ینتقد علیه انتقادا اصلا الا هذه المواضع الثلاثة التی ذکرناها ولیس فیها ما یوجب الکفر والابتداع ایضا کما علمت ذلک من کلامنا فیها ومن المعلوم انه لا یسلم کل عالم الف کتابا من العثرات فی بعض المواضع من کلامه فقد قیل من الف فقد استهدف وقال الامام مالک رضی الله تعالی عنه ما منا الا راد ومردود علیه الا صاحب هذا القبر الکریم یعنی قبره صلی الله علیه وسلم وحسبی الله وکفی والحمد لله رب العلمین :-

تم جمعها وکتابتها فی الیوم الثانی من شهر ربیع الاول عام الف وثلاثمائة وتسع وعشرین من الهجرة النبویة علی صاحبها افضل الصلوة وازکی التحیة +

صورت سے اور اللہ کا شکر ہے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا

اور فرمایا اپنے رسالہ شریفہ کے آخر میں جس کی عبارت یہ ہے

اور جب اس مقام تک تقریر پہنچ چکی تو اب ایک قول عام بیان کرتے ہیں جو اس تمام رسالہ کے ان چھبیس جوابات پر مشتمل ہے جسکو علامہ فاضل شیخ خلیل احمد نے اسمیں نظر کرنے اور اسکے احکامات میں غور کرنے کیلئے ہمارے سامنے کیا ہے کہ واقعی ہمنے ایک بات بھی اسمیں ایسی نہیں پائی جس سے کفر یا بدعتی ہونا لازم آئے بلکہ ان تین مسائل کے علاوہ جنکو ہمنے ذکر کیا ہے کوئی مسئلہ ایسا بھی نہیں جسپر کوئی باریک بینی اور کسی انتقاد کی گنجائش ہو اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ کوئی عالم جو کتاب تصنیف کرے اپنی تحریر میں کسی مقام پر لغزش کھا جانے سے سالم نہیں رہ سکتا چنانچہ یہ مثل مشہور ہے قدیم سے کہ جو مؤلف بنا وہ نشانہ بنا اور امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں جسنے دوسرے پر رد نہ کیا ہو یا جسپر رد نہوا ہو بجز اس بزرگ قبر والے یعنی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمکو اللہ کافی و وافی ہے۔

اور سب تعریف اللہ کو جو رب ہے تمام عالم کا

ختم ہوئی اس رسالہ کی ترتیب وکتابت دوسری ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ کو

شیخ محمد کے اس رسالہ پر جو نہایت اعلیحدہ طبع ہو چکا ہے اور اس مختصر رسالہ میں جس کا مقصود جو بہ مذکور پر تقریظ و تنقید کرنیوالے اصحاب کی عبارت مع مواہیر کا نقل کرنا ہے اس رسالہ کے اول و آخر و اوسط تین مقامات لکھدئے گئے ہیں

مفصلہ ذیل علماء کی مواہیر ثبت ہیں

المدرس مدرسة الشفا — عمر رسوحی

المدرس فی الحرم النبوی البخاری الحنفی — ملا محمد جان ابن ١٣٢٦

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — راجی فیض الکریم خلیل بن ابراهیم — محمد العزیز الوزیر التونسی

شیخ المالکیة بحرم خیر البریة — احمد السید الجزائری

خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی — عمر بن حمدان المحرسی

خادم العلم بالمسجد النبوی — محمد زکی البرزنجی — محمد السوسی الخیاری

من مشاهیر علماء العرب — احمد بن المامون البلغیثی ١٣٢٨

خادم العلم الشریف فی دمشق الشام وخطیب جامع السروجی — محمد توفیق

خادم العلم والمدرس فی باب السلام — موسی کاظم بن محمد

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — معصوم ١٣٠٢ احمد سید

خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی — احمد بن محمد خیر الحاج العباسی

من علماء الغرب — عبد الله القادر بن محمد بن سوده المرسی ولیه

خادم العلم الشریف فی بلد النبی صلی الله علیه وسلم — ابن عثمان محمد منصور ١٣٢٦

المدرس بالحرم الشریف النبوی — عبد الرحمن

الفقیر الیه عز شانه احمد اوری الشهیر بالفراء الدمشقی — یسین عفی عنه

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — محمود عبد الجواد ١٣١

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — احمد بساطی

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — محمد حسن ١٣٢

خادم العلم فی الحرم الشریف النبوی — احمد ابن احمد اسعد کماخی ١٣٢٦

الفقیر النابلسی الحنبلی خادم العلم بالحرم النبوی — عبد الله ١٣٢٨

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — محمد بن عمر الفلانی

صورة ما كتب على اصل الرسالة حضرة
شيخ العلماء الكرام وسند الاصفياء
العظام محي السنة الغراء وعضد الملة
البيضاء رئيس السادة العظام و
مقدام الفضلاء الفخام جناب الشيخ
احمد بن محمد خير الشنقيطي المالكي
المدني لا زالت بحار فيضه
زاخرة آمين

بسم الله الرحمن الرحيم ۝ الحمد لمستحقه والصلوة والسلام على افضل خلقه اما بعد لما اطلعت على رسالة الاستاذ المحقق والحبر المدقق الشيخ خليل احمد لا زال مشمولا بتوفيق الملك الصمد وملحوظا بعناية الواحد الاحد وجدت ما فيها موافقا لمذهب اهل السنة كله ولم يبق للتكلم مجالا الا في مسئلة القيام عند ذكر مولده الشريف والاحوال التي تعرض لذلك والحق كما اشار اليه الشيخ بل صرح ببعضه ان المولد الشريف ان كان سالما مما يعرض له من المنكرات فهو امر مستحب محمود شرعا كما هو المعروف عند اكابر العلماء جيلا بعد جيل وقرنا بعد قرن وان لم يسلم من المنكرات كما ذكر الاستاذ

نقل تقریظ جسکو اصل رسالہ جوابیہ پر تحریر
فرمایا حضرت شیخ علماء کرام اور سند اصفیا
عظام روشن سنت کے زندہ کرنیوالے
اور شفاف ملت کے بازو سرداران باعظمت کے
مقتدا اور جلالت مآب صاحبان فضل کے پیشوا
جناب شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی مالکی مدنی
نے سدا انکے فیضان کے سمندر
موجزن رہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم - حمد اُس ذات کو جو اسکا مستحق ہے اور درود وسلام بہترین مخلوق پر اس کے بعد واضح ہو کہ میں نے صاحب تحقیق استاذ اور صاحب تدقیق علامہ شیخ خلیل احمد کے رسالہ کو مطالعہ کیا بے نیاز شہنشاہ کی توفیق سدا انکے شامل حال رہے اور یکتا و یگانہ خدا کی عنایت ان پر دائم رہے جو کچھ اس میں ہے اسکو بالکل مذہب اہل سنت کے موافق پایا اور کسی مسئلہ میں گفتگو کی گنجائش نہ پائی بجز ذکر مولود شریف کے وقت مسئلہ قیام اور ان حالات میں جن سے تعرض کیا ہے اور حق وہ ہے جیسا کہ شیخ نے بھی اسکی طرف اشارہ کیا بلکہ بعض کی تصریح بھی کردی ہے کہ مولود شریف اگر عارضی نامشروع باتوں سے سالم ہو تو وہ فعل مستحب اور شرعاً پسندیدہ ہے چنانچہ مدت سے اکابر علماء کے نزدیک معروف ہوا اور اگر امور نامشروعہ سے سالم نہ ہو جیسا کہ استاد نے

يقع في الهند مثلاً واما في غير الهند بالنادر
وقوعه بل لم نسمع بشئ مما ذكر انه يقع
في الهند واقع في غيره فيمنع من جهة
ما عرض له والحاصل ان العلة تدور مع
المعلول وجودا وعدما فحيث وجد المنكر
لزم ترك الوسيلة اليه وحيث عدم استحب
اظهار ما هو من شعائر المسلمين۔ وفي
مسئلة السوال الثاني والعشرين ان
من اعتقد قدوم روحه الشريف
من عالم الارواح الى عالم الشهادة الخ
اما قدوم روحه عليه الصلوة والسلام
في بعض الاحيان لبعض الخواص امر غير
مستبعد ومعتقد هذا القدر لا يعد
مخطئا لكونه امرا ممكنا فهو صلى الله عليه
وسلم حي في قبره الشريف يتصرف في
الكون باذن الله تعالے كيف شاء لكن
لا بمعنى كونه صلى الله عليه وسلم مالكا
للنفع والضر فانه لا نافع ولا ضار الا الله تعالے
قال تعالے قل لا املك لنفسي نفعا ولا ضرا الا
ما شاء الله واما اعتقاد تجدد الولادة فلا يتصور من ذي
عقل تام واما قول الاستاذ فهو مخطئ متشبه بفعل
المجوس فكان ينبغي للاستاذ عبارة هو اليق من هذه
لكونه حاكما لهم بالاسلام كان

ذکر فرمایا ہے کہ ہند میں عموماً ایسا ہی ہوتا ہے اور
ہند کے علاوہ دوسری جگہ شاذ و نادر ایسا ہوتا ہوگا
بلکہ وہ باتیں جن کا ہند میں واقع ہونا بیان کیا گیا ہے
دوسری جگہ ہم نے واقع ہوتے بھی نہیں سنا
تو اس پیش آجانے والی وجہ سے ایسی مجلس مولود
سے ضرور منع کیا جائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ وجود
اور عدم معلول کا مدار علت پر ہوگا کہ جہاں
مولود میں کوئی امر نامشروع پایا جائے گا وہاں
اس شئے کا چھوڑنا بھی ضرور ہوگا جو اس نامشروع
کا وسیلہ ہے اور جہاں کوئی امر ناجائز نہ ہو وہاں
اس ذکر کا جو مسلمانوں کا شعار ہے ظاہر کرنا مستحب ہوگا
اور بائیسویں سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص معتقد ہو جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے عالم
ارواح سے دنیا میں تشریف لانے کا الخ پس کبھی خواص
میں سے کسی بزرگ کے لئے کسی خاص وقت میں جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرفتوح کے تشریف لانے
میں تو کچھ استبعاد نہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی
بات کا عقیدہ رکھنے والا ہرگز غلطی پر نہیں سمجھا جائیگا
کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں
باذن خداوندی کون میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں
مگر نہ بایں معنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفع اور نقصان کے
مالک ہیں کیونکہ نفع اور ضرر پہنچانیوالا تو بجز اللہ کے کوئی نہیں
چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ کہدو اے محمد میں مالک نہیں اپنی
نفس کیلئے بھی نفع کا اور نہ نقصان کا مگر جو کچھ اللہ چاہے اب
رہا پیدائش کا از سر نو ہونیکا عقیدہ سو کسی پورے عقل
والے سے اسکا احتمال ہی نہیں مگر ہاں استاذ کا یہ فرمانا کہ ایسا
عقیدہ رکھنے والا خطاوار اور مجوس کے فعل سے مشابہت
کرنیوالا ہے سو استاذ کو زیبا تھا کہ کوئی اور عبارت اس سے بہتر
ہوتی جو ان پر اسلام کا

يقول فيه بعض شبه مثله والله تعالى
اعلم وفي مسئلة الكلام في الفصل الخامس
والعشرين قول المسئلة الخلاف فيها
مشهور وينبغي عدم الخوض مع اهل
البدع في مثلها واما الاستاذ فهو ناقل
من كلام اهل السنة لا محالة وحيث
كان ناقلا من كلام اهل السنة باى
حال كان على هدى قال في الوسيلة
كل راى لاتباع السلف + ادى من المجمع
والمختلف فيه فمن يراه لا ضلالا + فيما
يراه لا ولا اضلالا[الالف للاشباع ۱۲] + وكل ما اجمع اهل السنة
على خلافه فكالاسنة + يهلك اما العيسل
الانسان + فيه وان[اى ان] زينه الشيطان +
فحيث كان[خاض فيه ۱۲] دائرا بين الاشاعرة والماتريدية
فهو على ملة الحق قال في الواضح المبين
واعلم بان الملة المرضية + هي التي عليها
الاشعرية + والماتريدية اذ هي التي
اتى بها احمد هادى الامة + ومن يحد
عنها يكن مبتدعا + فنعم من كان لها متبعا
كتبه خادم العلم بالحرم النبوى احمد
ابن محمد خير الشنقيطي عفى الله عنه

احمد بن محمد الشنقيطي ۱۳۲۰

حکم قائم رکھتی مثلاً یوں فرماتے کہ اس میں کچھ مشابہت
ہے واللہ اعلم اور پچیسویں سوال میں کلام کے مسئلے
متعلق میں کہتا ہوں کہ اس مسئلہ میں اختلاف مشہور
ہے اور مناسب ہے کہ ایسے مسئلوں میں بدعتیوں کے
ساتھ گفتگو اور خوض نہ کیا جائے اور استاذ تو یقیناً
اہل سنت کا کلام نقل کر رہے ہیں اور جب کلام
اہل السنہ کے ناقل ہوئے تو بہرحال ہدایت پر ہوئے
اسی وسیلہ میں مسطور ہے ہر وہ رائے جو سلف کے تابع
ہو مسئلہ اتفاقیہ میں ہو یا اختلافیہ میں تو اس رائے کو کون
شخص گمراہی کر سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں نہ وہ
ضلال ہے نہ اضلال البتہ ہر وہ مسئلہ جس کے خلاف
پر اہل سنت کا اجماع ہو بنیزونکی طرح مہلک ہے
اگر انسان اس میں خوض کرے اگرچہ شیطان اسکو
آراستہ بنائے پس جب یہ مسئلہ اشاعرہ اور
ماتریدیہ کے درمیان دائر ہے تو مذہب حق
ہو لہٰذا چنانچہ واضح مبین میں مذکور ہے کہ جان لے
اے مخاطب پسندیدہ طریقہ وہی ہے جس پر
اشعریہ یا ماتریدیہ ہوں کیونکہ وہی ہے جس کو
راہبر طریقت سیدنا محمد صلے اللہ
علیہ وسلم لائے ہیں اور جو اس سے منحرف ہو
وہ بدعتی ہے پس کیا اچھا ہے وہ شخص جو طریقہ
مذکورہ کا متبع ہو۔ لکھا حرم نبوی میں علم کے خادم
احمد بن محمد خیر شنقیطی عفی اللہ عنہ نے مہر

ای من ان الامر خیر وما ہو کذلک ۱۲

خلاصة التصديقات للسادة العلماء بمصر و الجامع الازهر

صورة ما كتبه حضرة امام الفضلاء الكاملين ومقدام الفقهاء العارفين سند العلماء المتقين وسيد الحكماء المتقنين حجة الله على العلمين ظل الله على المؤمنين نور الاسلام والمسلمين مخزن حكم رب العلمين حضرة الشيخ سليم البشري شيخ العلماء بالجامع الازهر الشريف متع الله المسلمين بطول بقائه امين

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده امابعد فقد اطلعت على هذه الرسالة الجليلة فوجدتها مشتملة على العقائد الصحيحة وهي عقائد اهل السنة والجماعة غير ان انكار الوقوف عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم والتشنيع على فاعل ذلك بتشبيهه بالمجوس او بالروافض ليس على ما ينبغي لان كثيرا من الائمة استحسن الوقوف

خلاصہ تصادیق علماء مصر و جامع ازہر

نقل تقریظ کی جو تحریر فرمائی فضلاء کاملین کے امام اور فقہاء عارفین کے پیشوا اور علماء متقین میں مستند اور حکماء متقنین کے سردار اہل دنیا پر اللہ کی حجت اور مومنین پر سایہ خداوندی اسلام اور مسلمانوں کے نور اور رب العلمین کے حکمتوں کے مخزن حضرت شیخ سلیم بشری جامع ازہر شریف کے شیخ العلماء نے بہرہ یاب فرمائے اللہ مسلمانوں کو اُن کی بقاء طویل فرماکر آمین

سب تعریف اللہ یگانہ کیلئے اور درود وسلام اس ذات پر جنکے بعد کوئی نبی نہیں ہیں اس باعظمت رسالہ پر مطلع ہوا پس میں نے اسکو صحیح عقیدوں پر مشتمل پایا اور یہی عقائد ہیں اہل السنۃ والجماعۃ کے البتہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کیوقت قیام کا انکار اور اسکے کرنیوالے پر مجوس یا روافض سے مشابہت دیکر تشنیع مناسب نہیں معلوم ہوتی کیونکہ بہت ائمہ نے قیام

المذکور بقصد الاجلال والتعظیم للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلك امر لا محذور فیہ واللہ اعلم۔

شیخ الجامع الازھر

سلیم البشری

کتبہ محمد ابراھیم القایاتی بالازھر

کتبہ سلیمان العبد بالازھر

مذکور کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت وعظمت کی شان کے ارادہ سے مستحسن سمجھا ہے اور یہ ایسا فعل ہے جسکی ذات میں کوئی خرابی نہیں

سلیم بشری شیخ الجامع الازھر

مُہر

لکھا اُسکو محمد ابراہیم قایاتی نے ازہر میں (مُہر)

لکھا اسکو سلیمان عبد نے ازہر میں (مُہر)

خلاصۃ التصدیقات للسادۃ العلماء بدمشق الشام

صورۃ ماکتبہ النحریر الفاضل والعلامۃ الکامل شمس العلماء الشامیین وبدر الفضلاء الحنفیین مفخر الفقہاء والمحدثین ملاذ الادباء والمفسرین جامع الفضائل کابرا عن کابر حضرۃ مولانا السید محمد ابوالخیر الشہیر بابن عابدین ابن العلامۃ احمد بن عبد الغنی بن عمر عابدین الحسینی النقشبندی الدمشقی متع اللہ المسلمین بطول بقائہ آمین وھو من احفاد العلامۃ

خلاصۂ تصادیق علماء دمشق الشام

نقل تقریظ جو تحریر فرمائی فاضل تحریر علامۂ کامل علماء شام کے آفتاب اور فضلاء احناف کے ماہتاب فقہاء محدثین کے مایہ فخر ادباء ومفسرین کے پشت پناہ جامع فضائل آباؤ اجداد سے حضرت مولنا سید محمد ابوالخیر معروف بہ ابن عابدین خلف علامہ احمد بن عبد الغنی بن عمر عابدین حسینی نقشبندی دمشقی اللہ ان کی درازی عمر سے مسلمانوں کو متمتع فرمائے اور وہ نواسہ ہیں علامہ

ابن عابدین صاحب الفتاوی الشامیۃ رحمہ اللہ تعالے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ الحمد للہ وسلام
علے عبادہ الذین اصطفے اما بعد فقد
اطلعنی المولی الفاضل المکرم المحترم
علی ہذہ الرسالۃ فوجدتہا مشتملۃ
علی التحقیق الذی ہو بالقبول حقیق
ولقد اتی مولفہا حفظہ اللہ بالعجب العجاب
بما ہو معتقد اہل السنۃ والجماعۃ بلا ارتیاب
مما یدل علی فضلہ وسعۃ اطلاعہ
فلا زال کشافا للمشکلات حلالا للمعضلات
جزاہ اللہ الجزاء الاوفی فی ہذہ الدنیا
وفی الاخری

حررہ علی عجل الفقیر الیہ تعالے خادم
العلماء ابو الخیر محمد بن العلامۃ احمد بن
عبد الغنی ابن عمر عابدین الحسینی
نسبا الدمشقی بلدا
عفا اللہ عنہ بمنہ وکرمہ

(مہر: ابو الخیر محمد عابدین)

صورۃ ما کتبہ الفاضل الجلیل الامام النبیل رئیس الفضلاء وسند الکملاء محقق عصرہ و مدقق دہرہ وحید الزمان صفی الدوران جناب الشیخ

ابن عابدین سے کے جو مصنف تھے فتاوی شامی کے رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب تعریف اللہ کو اور
سلام اسکے برگزیدہ بندوں پر۔ مولوی
فاضل مکرم محترم نے یہ رسالہ مجھے دکھایا پس میں
نے اسکو مشتمل پایا اس تحقیق پر جو قبول کرنیکے
قابل ہے اور اسکے مؤلف نے حق تعالی انکو
محفوظ رکھے عجیب تحریر لکھی جو بلاشک اہل
السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے اور جو دلالت
کر رہا ہے مصنف کے وسعت معلومات پر پس
وہ ہمیشہ مشکلوں کے کھولنے والے رہیں اور دشواریوں
کے حل کرنیوالے اللہ انکو پوری جزا عطا فرماتے
اس دنیا میں اور آخرت میں۔

عجلت میں لکھا محتاج رب خادم العلماء ابوالخیر
محمد بن علامہ احمد بن عبد الغنی ابن عمر عابدین
نے جو بہ نسب حسینی ہیں اور وطن دمشق
اللہ اپنے لطف وکرم
سے انکو بخشے۔

(مہر)

نقل تقریظ جسکو تحریر فرمایا جلیل الشان فاضل سردار فضلاء سند کملاء امام عالی محقق وقت مدقق زمانہ یکتا ئے زمانہ برگزیدہ دوران جناب شیخ

مصطفیٰ بن احمد الشطی الحنبلی لا نزال مغمورا فی رضوان الملک العلام آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵ الحمد للہ الاول
بلا بدایۃ والآخر بلا نہایۃ فسبحانہ من لہ
تفضل علی ھذہ الامۃ المحمدیۃ بفضائل
لا تحصی وخصہم بخصائص لا تستقصی
سیما وقد جعل منہم علماء ونبلاء وفضلاء
وانار قلوبہم بنور معرفتہ وجعل منہم اولیاء
ورثۃ لخاتم الرسل علیہ الصلوۃ والسلام
ولسائر الانبیاء وان ممن یرجی انہ
یکون منہم الشیخ حضرۃ العالم الفاضل
والنبیہ الاریب الکامل مؤلف ھذہ
الرسالۃ المشتملۃ علی مسائل شرعیۃ
وابحاث شریفۃ علمیۃ لنشر الرد علی
فرقۃ الوھابیۃ فی بعض مسائل علی
مذھب السادۃ الحنبلیۃ وھذا الرد
انشاء اللہ فی محلہ فجزا اللہ تعالیٰ
ھذا المؤلف عن سعیہ خیرا وقابلہ
باحسانہ ووفقنا وایاہ لما یحب ربنا
تعالیٰ ویرضی کما انی اؤمل منہ الدعاء
لی ولاولادی ومشائخی وللمسلمین
فی ظہر الغیب وجمعنا وایاہ علی التقوی

مصطفیٰ بن احمد شطی حنبلی نے سدا شاہنشاہ علام کی رضا میں غرق رہیں آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - سب تعریف اللہ کو
زیبا ہے جو اول ہے بلا ابتدا کے اور آخر ہے بلا انتہا
کے پس پاک ہے وہ معبود جسنے فضیلت بخشی اس امت
محمدیہ کو بے شمار فضائل سے اور خاص فرمایا لا انتہا
خصوصیتوں سے خصوصًا اس نعمت سے کہ بنائے
ان میں علماء و کملا اور فضلا اور انکے دلوں کو
روشن فرمایا اپنی معرفت کے نور سے اور بنائے
انمیں علماء و کملاء اور فضلاء اور انکے دلوں کو روشن
فرمایا اپنی معرفت کے نور سے اور بنائے انمیں اولیاء
اور خاتم الرسل علیہ وعلی سائر الانبیاء الصلوۃ والسلام
کے وارث اور امید کیجاتی ہے کہ انہیں خاصان خدا
میں سے جناب عالم فاضل فہیم عقیل کامل اس رسالہ
کے مؤلف بھی ہیں جو چند شرعی مسئلوں اور شریف
علمی بحثوں پر مشتمل ہو وہابی فرقہ کی تردید کیلئے علماء
حنبلی کے مذہب کے موافق بعض مسائل میں اور یہ انشاء
اللہ اپنے موقع پر ہے پس اللہ بہتر جزا دے ان مولف
کو ان کی سعی کی اور انپر احسان فرمائے اور ہمکو اور انکو
ایسے اعمال کی توفیق بخشے جو ہمارے رب کو محبوب و پسندیدہ
ہوں اور میں امیدوار ہوں مصنف سے غائبانہ دعا کا اپنے لئے
اور اپنی اولاد اور مشائخ اور تمام مسلمانوں کیلئے اللہ ہمکو اور
انکو جمع فرمائے تقویٰ پر

بجاه خاتم المرسلين صلى الله تعالى عليه
وعلى اله وصحبه اجمعين۔ آمين۔
يارب العالمين

كتبه الفقير مصطفى بن احمد الشطى
الحنبلى بدمشق الشام

بجاہ خاتم المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ
وعلی آلہ وصحبہ اجمعین آمین۔ یارب العلمین

لکھا اسکو فقیر مصطفےٰ احمد شطی حنبلی نے
دمشق الشام میں

صورة ما كتبه صاحب المناقب العلية والمفاخر البهية ذى الراى الصائب والفهم الثاقب جامع التحقيق والتدقيق معلم الحق والتصديق حضرة الشيخ محمود رشيد العطار لا زال فى نعم الملك الغفار التلميذ الرشيد للشيخ بدر الدين المحدث الشامى دامت بركاته آمين۔

الحمد لله الذى اقام لنصرة دينه من اختاره ووفقه وجعل كلامهم سهاما صائبة فى افئدة من زاغ عن الحق وفرقه والصلوة والسلام على من هو الوسيلة العظمى لنيل كل فضيلة والغاية القصوى للوصول للمراتب الجليلة وعلى اله واصحابه واتباعه واحزابه لا سيما من ذب عن الدين المحمدى كل جهول وهابى معتدى

نقل تقریظ جسکو لکھا بلند منقبتوں اور چمکتے مفاخر والے درست رائے روشن فہم والے جامع تحقیق وتدقیق حق اور تصدیق کی تعلیم دینے والے حضرت شیخ محمود رشید عطار نے سدا بخشنہارے شاہنشاہ کی نعمتوں میں رہیں جو شاگرد رشید ہیں شیخ بدر الدین محدث شامی دامت برکاتہ
کے

سب تعریف اللہ کیلئے جسنے کھڑا کیا اپنے دین کی مدد کیلئے جسکو منتخب فرمایا اور توفیق بخشی اور انکے کلام کو بنا دیا تیر پہنچنے والا اُن کے قلبوں میں جو حق سے پھرے اور علیحدہ ہوئے اور درود وسلام اس ذات پر جو بڑا وسیلہ ہے ہر فضیلت کے حاصل کرنے کو اور منتہائے مراد ہے مراتب جلیلہ تک پہنچنے کو اور اُن کی اولاد واصحاب اور تابعین جماعات پر خصوصًا ان پر جنہوں نے دین محمدی سے ہر جاہل وہابی معتدی کو دفع کیا۔

اما بعد فانی وقفت علی هذا المؤلف
الجلیل فوجدته سفرا حافلا لکل
دقیق وجلیل من الرد علی الفرقة
المبتدعة الوهابیة اکثر الله تعالی
من امثال مؤلفه واعانه بعنایاته الربانیة
کیف لا والکلام فی هذا الموضوع من
اهم ما یعتنی به فی الاصول والفروع
فجزا الله مؤلفه العالم الفاضل والانسان
الکامل افضل ما جوزی عامل علی
عمله وسقاه الله من الرحیق علله
ونهله ونرجو منه الدعاء بحسن الخاتمة
والتوفیق لما فیه النجاة فی الآخرة۔

کتبه الفقیر الی الله تعالی

محمود بن رشید العطار

اما بعد پس میں مطلع ہوا اس تالیف جلیل پر پس پایا
اسکو جامع ہر باریک و با عظمت مضمون کا جس میں رد ہے
بدعتی وہابیوں کے گروہ پر مولف جیسے علما کو حق تعالے
زیادہ کرے اور انکی مدد فرمائے عنایت ربانیہ سے کیونکر ہو
اس مضمون میں گفتگو کرنا اصول و فروع کے قابل توجہ مسائل
میں اہم و ضروری ہے پس اللہ جزا دے اسکے مولف کو جو عالم
فاضل اور انسان کامل ہیں بہترین جزا جو عمل کنندہ کو اسکے
عمل پر ملا کرتی ہیں اور انکو شراب جنت سے سیر اب کرے بار بار ہم
امیدوار ہیں انسے دعا حسن خاتمہ کے اور ان اعمال کی توفیق کے
جس میں نجات اخروی حاصل ہو۔

لکھا اس کو فقیر محمود بن رشید عطار
نے

مہر

صورة ما کتبه النحریر العلام رئیس الفضلاء الاعلام حضرت الشیخ محمد البوشی الحموی تغمده الله بکرمه البهی

بسم الله الرحمن الرحیم ۝ الحمد لله رب
العلمین القائل کنتم خیر امة اخرجت
للناس تامرون بالمعروف وتنهون
عن المنکر والصلوة والسلام علی
اشرف خلقه وخاصته من انبیائه
القائل لا تزال طائفة من امتی ظاهرین

بسم اللہ الرحمن الرحیم سب تعریف اللہ رب العلمین
کو جس نے ارشاد فرمایا کہ (امت محمدیہ) تم سب سے بہتر امت
ہو جو لوگوں کے لئے نکالی گئیں کہ حکم کرتے ہو نیکی کا اور
منع کرتے ہو برائی سے اور درود و سلام بہترین مخلوقات
اور برگزیدہ پیغمبران پر جس کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ
میری امت میں سے غالب رہے گا۔

حتی یاتیهم امر الله وهم ظاهرون وعلی
آله واصحابه القائمین بنصرة الدین فی الحرب
والسلم وسلم تسلیما کثیرا الی یوم الدین ربنا
لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا
من لدنك رحمة انك انت الوهاب
اما بعد فاقول قد اطلعت علی هذه الاسئلة
واجوبتها للعلامة الفاضل والجهبذ
الکامل فرید عصره ووحید دهره الهمام
القمقام شیخی واستاذی وعمدتی وملاذی
مولٰنا المولوی الشهیر بخلیل احمد فوجدتها
لما علیه السواد الاعظم من اهل السنة
والجماعة ولما علیه مشایخنا الاعلام والسادة
الفخام سقی الله روحهم صوب الرحمة
والغفران فجزی الله ذلك الفاضل
عن السنة خیر الجزاء والسلام۔
قاله بفمه ونطقه بلسانه ورقمه
ببنانه الفقیر الحقیر ذو العجز والتقصیر
محمد البوشی الحموی الازهری المدرس
والامام فی الجامع الشهیر بجامع المدفن
بحماة الشام۔

یہانتک کہ قیامت آجائیگی اور وہ غالب ہی
ہونگے اور انکی اولاد واصحاب پر جو دین کی مدد کو
قائم رہے جنگ وصلح میں اور سلام نازل ہو بکثرت
روز قیامت تک! اے ہمارے رب کج نفرما ہمارے
دلوں کو اسکے بعد کہ ہمکو ہدایت دیچکا اور عطا فرما
ہمکو اپنے پاس سے رحمت بیشک تو بہت عطا
فرمانیوالا ہے۔ اسکے بعد میں کہتا ہوں کہ میں
ان سوالات وجوابات پر مطلع ہوا جنکو تحریر فرمایا ہے
زبردست عالم صاحب فضل اور سردار کامل یکتائے
زمانہ اور یگانۂ وقت پیشوا بحر مواج میرے شیخ اور
میرے استاذ اور معتمد اور پشت وپناہ مولٰنا مولوی
خلیل احمد صاحب نے پس میں نے پایا انکو اس کے
موافق جسپر باعظمت گروہ یعنی اہل السنة والجماعت
ہیں اور اسکے مطابق جسپر ہمارے مشائخ اعلام اور سرداران
عظام ہیں حقتعالے انکی ارواح کو رحمت ومغفرت کی بارش سے
سیراب کرے پس اللہ جزا دے ان فاضل مؤلف کو
سنت کیطرف سے بہتر جزا والسلام۔
کہا اپنے دہن سے اور ظاہر کیا زبان سے اور لکھا قلم سے
فقیر حقیر محمد بوشی سند یافتۂ جامع ازہر مدرس وامام جامع
مدفن واقع شہر حماۃ ملک شام نے

صورة ما کتبه الامام الاجل والهمام الاکمل حضرت الشیخ محمد سعید الحموی عطاه الله بلطفه الخفی والجلی

الحمد لله الواحد فلا یجحد الاحد الذی نفی

سب تعریف اللہ واحد کو جسکا انکار نہیں ہوسکتا یکتا

سرمدیتہ توحد الفرد الذی فی ربوبیتہ تفرد والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد المجد وعلیٰ الہ واصحابہ الذین جاھدوا مع من تمرد امابعد فانی لما سرحت نظری فی الرسالۃ المنسوبۃ للعالم الفاضل و الامام الکامل مولانا خلیل احمد وجدتھا مطابقۃ لاعتقادنا واعتقاد مشائخنا فاللہ یجزیہ الجزاء الاوفی ویحشرنا و ایاہ تحت لواء المصطفیٰ امین (سعید محمد)

کہ اپنی بقا میں یگانہ ہے فرد کہ اپنی ربوبیت میں لاشریک ہے اور درود وسلام سیدنا محمد مجد پر اور انکی اولاد واصحاب پر جنہوں نے جہاد کیا ہر اس شخص سے جسنے شرارت کی مابعد میں نے جب نظر ڈالی اس رسالہ میں جو منسوب ہے عالم فاضل امام کامل مولٰنا خلیل احمد صاحب کیطرف تو اس کو پایا مطابق اپنے اعتقاد اور اپنے مشائخ کے اعتقاد کے پس اللہ جزا دے انکو پوری جزا اور ہمکو اور انکو جمع فرمائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے آمین

(مہر)

صورۃ ماکتبہ البارع النبیل الفاضل الجلیل صاحب الکمال حضرت الشیخ علی بن محمد الدلال الحموی لازال معمورا بالافضال ؁

الحمد للہ الذی وقانا من الاھواء والبدع والضلالات + ووفقنا لاتباع سیدنا محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم صاحب المعجزات الباھرات + وثبتنا علیٰ ماکان علیہ ھو واصحابہ الکرام + اما بعد فانی لم اعثر فی ھذہ الرسالۃ المنسوبۃ للعلامۃ الفاضل مولٰنا خلیل احمد الا علیٰ مایوافق اعتقادنا واعتقاد مشائخنا رحمھم اللہ تعالےٰ من معتقدات اھل السنۃ والجماعۃ فجزاہ اللہ تعالےٰ خیرا لجزاء وحشرنا وایاہ معھم فی زمرۃ سید الانبیاء والحمد للہ رب العلمین :۔

سب تعریف اللہ کے لئے جسنے ہمکو محفوظ رکھا ہوائے نفسانی وبدعات اور گمراہیوں سے اور ہمکو توفیق بخشی سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی جو روشن معجزوں والے ہیں اور ہم کو ثابت قدم رکھا اس طریقہ پر جس پر آپ اور آپکے صحابہ تھے اما بعد میں نے کوئی بات اس رسالہ میں جو منسوب ہے علامہ فاضل مولٰنا خلیل احمد صاحب کیطرف نہیں پائی جو موافق نہو اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدہ میں ہمارے اعتقاد اور ہمارے مشائخ کے اعتقاد کے پس اللہ اُن کو جزا دے اور ہمکو اور ان کو اہل السنۃ والجماعۃ کے ساتھ سید الانبیاء کے زمرہ میں محشور فرمائے۔ والحمد للہ رب العلمین۔

خادم العلماء علی بن محمد اللال الحموی عفی عنہ	خادم العلماء علی بن محمد دلال

صورة ما كتبه الاديب الكامل والحبر الفاضل الامام الربانی حضرت الشیخ محمد ادیب الحورانی متع الله بعلمه القاصی والدانی

الحمد لله على ما انعم + وعلمنا ما لم نكن نعلم + والصلوة والسلام على افصح من نطق بالضاد + وافحم بباهر حجته كل من عاند وحاد + عن طريقة الرشاد + سيدنا محمد الذي جاء بالحق المبين + ومحا ببراهينه القاطعة شبه الضالين المضلين + وعلى اله واصحابه المتمسكين بسنته + المتادبين باداب شريعته (وبعد) فقد اطلعت على هذه الاجوبة الظاهرة + والعقود الفاخرة + فوجدتها موافقة لما عليه اهل السنة والدين مخالفة لمعتقد المبتدعين المرتقين جزى الله مؤلفه كل خير واكثر من امثاله + وايده فی اقواله وافعاله + آمین ـ

الراجی نیل الامانی محمد ادیب الحورانی
المدرس فی جامع
السلطنة بحماه

طبع الختام

اللہ کے لئے حمد ہے ان نعمتوں پر جو اُس نے دین اور ہم کو سکھایا جو ہم جانتے نہ تھے اور درود و سلام اس ذات پر جو ضاد بولنے میں سب سے زیادہ فصیح ہیں اور معاند و منحرف کو اور اس کو جو ان کی راہ رشد سے پھرا باظہار دلیل سب سے زیادہ چپ کرنے والے ہیں یعنی سیدنا محمد جو کھلا ہوا حق لیکر آئے اور اپنے دلائل قاطعہ سے گمراہوں گمراہ کنندوں کے شبہات مٹائے اور ان کی اولاد و اصحاب جنہوں نے آپ کا طریقہ مضبوط پکڑا اور آداب شریعت کے عامل بنے ہیں ان کھلے جوابوں اور فخر کے لائق ہاروں پر مطلع ہوا تو ان کو موافق پایا اس طریق کے جس پر سنت اور دین والے ہیں اور مخالف پایا بدعتیوں کے عقیدہ کے اللہ صلہ دے اُن کے مؤلف کو ہر قسم کی بھلائی اور زیادہ کرے ان جیسے علما اور انکی تائید فرمائے انکے اقوال و افعال میں

آمین امیدوار عطار ربانی
محمد ادیب حورانی مدرس جامع مسجد سلطان حما ملک شام

مہر

صورة ما كتبه صاحب الفضل الباهر والعلم الزاهر حضرة الشيخ عبد القادر لا زال ممدوحا من الاصاغر والاكابر

قد اطلعنا على رسالة الفاضل الشيخ
خليل احمد المشتملة هذه الرسالة
على الاسئلة والاجوبة بخصوص لعقائده
شد الرحال لزيارة سيد المرسلين فوجدنا
ها موافقة لعقائدنا اهل السنة والجماعة خالية
عن الخلل ما عليها راد من جهة بذلك فنشكر
فضل الاستاذ المذكور :-
كتبه الفقير اليه تعالى عبد القادر لبابيدي

ہم مطلع ہوئے صاحب فضل شیخ مولانا خلیل احمد کے
اس رسالہ پر جو مشتمل ہے چند سوالات و جوابات و خاص
عقیدوں اور زیارت سرور عالم کیلئے سفر کرنے پر پس ہمنے
ان کو پایا موافق عقائد اہل سنت والجماعۃ کے بالکل خالی
خلل سے جس پر کسیطرح کسی قسم کا رد نہیں ہوسکتا
پس ہم استاذ مذکور کی فضیلت کے شکر گذار ہیں
لکھا فقیر عبد القادر نے

صورة ما كتبه العلامة الوحيد الدر الفريد حضرة الشيخ محمد سعيد من الله عليه باحسانه المديد وكرمه المجيد

بسم الله الرحمن الرحيم ٥ الحمد لله نحمده
ونستعينه ونشهد به ونستغفره و
اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك
له واشهد ان سيدنا محمداً عبده ورسوله
ارسله الله رحمة العلمين بشيرا ونذيرا
وسراجا منيرا صلى الله عليه وعلى اله و
اصحابه نجوم الاهتداء وائمة الاقتداء
وسلم تسليما كثيرا اما بعد فقد اطلعت على
هذه الاجوبة الجليلة التي كتبها العالم
الفاضل الشيخ خليل احمد فرايتها مطابقة
لما عليه السواد الاعظم من علماء المسلمين
وائمة الدين من الاعتقاد الحق والقول
الصدق وهي جديرة بان تنشر بين المسلمين

بسم اللہ الرحمن الرحیم سب تعریف اللہ کو ہم اسکی
حمد کرتے اور اس سے مدد چاہتے اور اس کا دل سے اقرار
کرتے اور اس سے استغفار کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں
کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ یکتا لاشریک اور گواہی دیتے
ہیں کہ سیدنا محمد اسکے بندہ اور رسول ہیں جنکو اللہ نے
بھیجا جہاں بھر کیلئے رحمت بنا کر مژدہ سنانیوالا ڈرانیوالا روشن
چراغ اللہ کی رحمت ہو ان پر اور انکی اولاد و اصحاب پر جو ہدایت کے
تارے اور اقتدا کے امام ہیں اور سلام ہو بکثرت میں مطلع ہوا
ان بزرگ جوابات پر جنکو لکھا ہے عالم فاضل شیخ خلیل احمد نے
پس میں نے انکو پایا مطابق اس اعتقاد برحق اور سچے قول کے
جس پر علماء مسلمین و پیشوایان دین کا گروہ اعظم ہے اور یہ جوابات
اس لائق ہیں کہ ان کو پھیلا دیا جائے
تمام مسلمانوں میں ۔

وتعلم لسائر المؤمنين فجزى الله مؤلفها الخير ووقاه الاذى والضير وها انا قد اثبت قلمي بالتصديق عليها ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم ۱۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۹ھ

کتبہ الفقیر الیہ تعالے

طبع الخاتم

محمد سعید

اور سکھایا جائے سارے مومنین کو پس اللہ اسکے مؤلف کو جزائے خیر دے اور محفوظ رکھے تکلیف و ضرر سے اور لو میں نے اسکی تصدیق پر قلم چلا دیا۔

محمد سعید

مُہر

۱۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۹ھ

صورة ما كتبه الفصيح النثار والناظم المدرار حضرة الشيخ محمد سعيد لطفي الحنفي عمره الله تعالى بفضله

احمد الله على الائه واصلي واسلم على خاتم انبيائه وعلى اله واصحابه الذين فازوا بنصره وولائه - اما بعد فقد اطلعت على هذه الاجوبة الفاضلة فوجدتها مطابقة للحق خالية من كل شبهة باطلة كيف لا وطراز بردها شمس سماء البلاد الهندية ودرة تاج علماء تلك البقعة البهية فقد احرز قصبات السبقة في مضمار العلم والقيت اليه مقاليد الذكاء والفهم عين اعيان هذا الزمان وانسان عين الانسان مقتدى اهل الفضل والصلاح ووسيلة النجاة والنجاح حضرة الحاج الحافظ المولوى خليل احمد دام بعناية الملك الصمد ولا زالت اشعة شموسه مشرقة مضيئة وانوار بدوره في افق سماء العلم بازغة منيرة - امين يا رب العلمين :-

میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اسکے احسانات پر اور درود بھیجتا ہوں خاتم انبیاء پر اور انکی اولاد واصحاب پر جو انکی مدد اور محبت سے مالا مال ہوئے اما بعد میں مطلع ہوا ان فضیلت والے جوابوں پر پس ان کو پایا حق کے مطابق اور ہر باطل شبہ سے خالی کیوں نہ ہو جبکہ اسکے مؤلف آسمان ہند کے آفتاب ور اس جا کے علماء کے سرتاج کہ جنہوں نے علم کے میدان میں مراتب سبقت فضل کو لیا اور ذکاوت و فہم کی کنجیاں انکے قبضے میں آئیں بزرگان زمانے کی عید اور انسان کے آنکھ کی پتلی اہل فضل و جلالت کے پیشوا اور نجات و کامیابی کے وسیلہ حضرت حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب ہیں بے نیاز شہنشاہ کی عنایت سے دائم قائم رہیں اور انکے آفتاب کی شعاعیں روشن اور چمکتی رہیں اور انکے ماہتاب کے انوار آسمان کے علم افق پر تاباں و درخشاں رہیں آمین یا رب العالمین

سرحت طرفی فی میا | دین السؤال مع الجواب
الفیت ما فیہا حقیـ | ـقاً کلہ عین الصواب
لا غرو اذ ابداہ ذو القد | ر العلی اللیث المہاب
من صیتہ قد طار ما | بین السہول والہضاب
ویحفظ احکام الشریعـ | ـہ جاء بالعجب العجاب
وہو الحسام الفصل فی | اعناق اہل الارتیاب
وہو الامام اللوذعی | وقولہ فصل الخطاب
دم بالرعایۃ یا خلیـ | ـل وانت محمود الجناب

وانا العبد الفقیر اسیر التقصیر الراجی لطف ربی الجلی والخفی محمد سعید لطفی الحنفی عفا اللہ عنہ (طبع الخاتم)

سوال وجواب کے میدانوں میں میں نے نظر ڈالی۔ تو اسکا سب مضمون بالکل صواب ودرحق پایا ایسا ہونا کچھ تعجب نہیں کیونکہ اسکو بلند مرتبہ والے قابل ہیبت شیر نے ظاہر کیا ہے جسکا شہرہ نیکنامی نرم وسخت غرض تمام زمین میں اڑگیا۔ اور شریعت کے احکام کی حفاظت میں عجیب مضمون بیان فرمایا۔ اور وہ ایک فیصل کن تلوار ہیں اہل شک کی گردنوں میں اور وہ پیشوا ذکی ہیں اور انکا قول گفتگو کا فیصلہ ہے۔ اے خلیل تم محمود بارگاہ ہوکر ہمیشہ بحفاظت قائم رہو۔

میں ہوں بندہ فقیر محمد سعید لطفی حنفی عفی عنہ

(مہر)

صورۃ ما کتبہ الشیخ الاوحد ذو الفضل الممجد حضرۃ فارس بن محمد مدہ اللہ بمنہ المخلد

الحمد للہ حمد من اعترف لجنابہ الاقدس بجمیع الکمالات وعرف انہ تعالی وتنزہ عن جمیع ما یقولہ المبتدعۃ واہل الضلالات واعتقد بان حجتہم داحضۃ وترہاتہم متناقضۃ والصلوۃ والسلام علی سلطان دوائر الحضرات الربانیۃ وسید سادات المرسلین اولی المشاہد القدسیۃ سیدنا ومولانا محمد الذی ہو محمد دولۃ الموجودات واحمد کتائب الکائنات وعلی الہ اقمار سموات المفاخر واصحابہ نجوم المحافل والمحاضر الی یوم الدین۔

تمام حمد اللہ کیلئے ہے اسکی سی حمد جو اسکی بارگاہ اقدس کیلئے تمام کمالات کا معترف ہو اور جانتا ہو کہ وہ عالی اور منزہ ہے تمام ان باتوں سے جو کہتے ہیں بدعتی اور اہل ضلال اور معتقد ہو اس بات کا کہ انکی دلیل ضعیف ہے اور انکی بکواس باہم معارض ہے اور درود وسلام ربانی بارگاہوں کے دائرے کے بادشاہ اور پاک مجالس والے بزرگ پیغمبران کے سردار سیدنا ومولنا محمد پر جو تمام عالم کی حکومت کے ستودہ اور سارے جہان کے مخلوقات کے ممدوح ہیں اور آپ کی اولاد پر جو آسمانہائے مفاخر کے ماہتاب ہیں اور آپ کے صحابہ پر جو محافل ومجالس کے تارے ہیں روز قیامت تک۔

اما بعد فيقول العبد الذي اذا غاب لا
يذكر و اذا حضر لا يوقر خويدم السنة السنية
والفقراء الاحمدية فارس بن احمد الشقفة الحموي
مولدا و وطنا والشافعي مذهبا والرفاعي طريقة
والمدرس في جامع البحصة الكائن بمدينة
حماه المحمية احدى البلاد الشامية قد طالعت
الرسالة المباركة المشتملة على ستة وعشرين
جوابا التي اجاب بها العالم الكامل والجهبذ الفاضل
المحقق المدقق والمقدام المفرد مولانا المولوي
خليل احمد وعند ما تصفحت تلك العبارات
الفائقة وتعلقت هاتيك المعاني الرائقة
وجدتها للشريعة المطهرة موافقة ولما عليه
معتقدنا ومعتقد اشياخنا من السلف و
الخلف مطابقة فجزاه الله تعالى خيرا وحشرنا
واياه تحت لواء سيد المرسلين والحمد لله
رب العلمين :-
قاله بفمه وكتبه بقلمه الفقير لربه المعترف
بذنبه فارس بن احمد الشقفة الحموي -
(طبع الخاتم)

اما بعد کہتا ہے بندہ جو غائب ہو تو نہ یاد آئے اور موجود ہو
تو عظمت نہ کیجائے روشن سنت اور محمدی فقراء کا ادنیٰ
خادم فارس بن احمد شقفہ جسکی جائے ولادت و وطن حماۃ ہے
اور مذہب شافعی اور مشرب رفاعی اور ملک شام کے شہر حماۃ
کی جامع مسجد بحصہ میں مدرس ہے میں اس مبارک رسالہ پر
مطلع ہوا جو چھبیس جوابوں پر مشتمل ہے جو عالم کامل زیرک
فاضل محقق مدقق پیشوائے یگانہ مولٰنا مولوی خلیل احمد
صاحب نے دیئے ہیں اور جب میں نے ان عمدہ
عبارتوں اور خوشگوار مضامین کو غور سے دیکھا تو
انکو شریعت مطہرہ کیمطابق اور اپنے اگلے پچھلے مشائخ
کے عقیدہ کے موافق پایا پس اللہ ان کو جزائے
خیر دے اور ہمکو اور انکو سید المرسلین کے زیر
لوا محشور فرمائے - والحمد للہ رب العلمین کہا
اپنے دہن سے

اور لکھا قلم سے فقیر فارس بن شقفہ احمد حموی نے
(مُہر)

صورة ما كتبه البحر الجواد قدوة الزهاد والعباد حضرت الشيخ مصطفى الحداد سقاه الله بالرحيق يوم التناد

بسم الله الرحمن الرحيم ٥
الحمد لله الواحد الذي عدمت له النظائر
والاشباه + الصمد الذي اقرت بربوبيته
الضمائر والافواه + الجليل الذي سجدت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ سب تعریف اللہ کو جو یکتا ہے کہ اسکی
کوئی نظیر اور شبیہ نہیں سب بے نیاز ہے کہ اسکے رب
ہونے کا اقرار دل اور منہ کرتے ہیں با عظمت
ہے

لهيبته الاذقان والجباه + القادر الذى
جرت خاضعة لقدرته الرياح والامواه
المقتدر الذى اطاع امره الفلك الاعلى و
ما علاه + الاحد الذى نطقت حكمته بوحدانيته
فيما ابتدعه وسواه + واشهد ان لا اله الا
الله وحده لا شريك له شهادة يرغم بها الجاحد
المنافق + ويعظم بها الرب القدوس الخالق
واشهد ان سيدنا ونبينا ومولانا وحبيبنا
وقرة عيوننا ابا القاسم محمدا عبده ورسوله
المبعوث باحمد الطرائق وحبيبه وامينه
الكاشف بغيوب الحقائق + صلى الله عليه
وعلى آله وصحبه وسلم ما لاح وميض بارق
وبعد فقد وقعت فى هذه الاونة على رسالة
تتضمن ستة وعشرين سوالا لحق اجوبتها
العالم الفاضل الشيخ خليل احمد وفقنى الله واياه
والمسلمين لما به فى الدارين تسعد + وفى
الملاء به تحمد + فوجدته قد تهم فى اجوبته الذكر
المنهج الصحيح ووافق بها الحق الصريح ورد بمنطوقها
المبين + وجلا بمفهومها الغين عن العين +
والحمد لله الهادى الى سبيل الصواب
واليه المرجع والمآب وصلى الله على سيدنا
ومولانا محمد عالى القدر العظيم الجاه وعلى
آله وصحبه ومن والاه +
كتبه العبد الضعيف الملتجئ الى مولاه خلف
السنة السنية فى مدينه هماه الراجى من ربه

کہ اس کی ہیبت سے ٹھوڑی اور ماتھے جھکے ہوئے ہیں با قدرت
ہے کہ اسکی طاقت سے ہوائیں اور پانی مسخر ہیں اور وہ ہے
کہ فلک علی اور اُس سے بالا بھی اُسکے حکم کے مطیع ہیں
یگانہ ہے کہ جو کچھ ایجاد فرمایا ہے اس کی حکمت اسکی وحدانیت
بتا رہی ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں بجز
اللہ یگانہ لاشریک کے جسکو منکر منافق نہیں مانتا اور
جس سے پاک پروردگار پیدا کرنے والے کی عظمت
ظاہر ہو اور گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا و مولنا ہمارے
محبوب اور آنکھوں کی ٹھنڈک ابوالقاسم محمد اُس کے
بندہ اور رسول ہیں جو سب سے عمدہ اور پیارا طریقہ
دیکر بھیجے گئے اور امین ہیں کہ مخفی حقیقتیں ظاہر فرماتے
ہیں اللہ اُن پر اور اُن کی اولاد و اصحاب پر رحمت نازل
فرمائی چمک ظاہر رہے - امابعد دریں دنوں
میں اس رسالہ سے آگاہ ہوا جو اُن چھبیس سوالات
کو شامل ہے جنکے جوابات عالم فاضل شیخ خلیل احمد صاحب نے
دئے ہیں اللہ ہمکو اور اُنکو اور تمام مسلمانوں کو ان اعمال
کی توفیق بخشے جنکی بدولت ہم دارین میں صاحب نصیب
ہوں اور عالم بالا پر ہماری تعریف ہو پس میں نے پایا کہ شیخ
ممدوح اُن مذکورہ جوابات میں صحیح طریق پر چلے اور صریح
حق کی موافقت کی اور اسکی عبارت سے باطل کو رد کیا
اور مضمون سے آنکھوں کی ظلمت دفع کی اور سب تعریف اللہ کو جو درست
طریقہ کا راہنما ہے اور اُسکی طرف لوٹنا اور آخر جانا ہے اور
رحمت فرمائے اللہ سیدنا و مولنا محمد پر جو عالی قدر و عظیم الجاہ
ہیں اور اُنکی اولاد و اصحاب اور اُنکے دوستوں پر -
لکھا بندۂ ضعیف

فی الدنیا التوفیق للقیام علی قدم السداد و فی الاخرۃ نہایۃ السول والمراد الذلیل الفقیر الیہ سبحانہ مصطفیٰ الحماد عفی عنہ طبع الخاتم	مصطفیٰ حماد حموی سنے مُہر

د ستخط

نقاب ابر جہالت ہٹا دیا کس نے — یہ نور مہر ہدایت دکھا دیا کس نے

جُہد المقل فی تنزیہ المعز والمذل

زمانہ کی حالت نے ایسا پلٹا کھایا ہے کہ ہر متنفس اپنے آپ کو عالم متبحر ہی نہیں خیال کرتا بلکہ اکابر علمائے کرام کو محض عناد و تعصب کی بنا پر الفاظ ناشائستہ سے یاد کرتا ہے اپنے دو حرفی علم پر اسقدر مغرہ ہے کہ ہمچو من دیگرے نیست میں مست ہو کر سلف صالحین کے مصرح اقوال کو پس پشت ڈال دیتا ہے مسائل فرعیہ تو درکنار عقائد کو بھی تختہ مشق بنا رکھا ہے کسی بڑی سے بڑی بات کو بھی قابل گفت شنید ہی نہیں خیال کرتے اگرچہ بمقتضائے من یھدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ایسے جہلا متعصبین کے مقابلہ میں . . خامہ فرسائی کرنا بالکل فضول امر معلوم ہوتا ہے مگر چونکہ بہت سے سادہ لوح ضعف مزاج بھی ایسے ایسوں کے شور و شغب سے مذبذب و متزلزل ہو جاتے ہیں پس حضرت مولانا محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسۂ دیوبند نے ایک عجالۂ نافعہ مسمّٰی بہ جہد المقل فی تنزیہ المعز والمذل اردو زبان میں ایسی خوبی و بسط کے ساتھ تالیف فرمایا ہے کہ ہر ذی علم کے واسطے نعمت غیر مترقبہ ہے اور اس کو حرز جان بنانا بمنزلہ واجب اور فرض کے ہے

قیمت حصہ اوّل ۴ر حصہ دوم ۸ر

حمائل تفسیر مبرجم کلاں

یوں تو قرآن شریف کے ترجمے اردو فارسی عرصے سے ہو رہے ہیں مگر اس وقت میں بامحاورہ ترجمے کا اکثر لوگوں کو شتیاق ہے اور بہت سے بامحاورہ ترجمے لکھے بھی گئے چنانچہ مولوی نذیر احمد خاں صاحب دہلوی نے ایک ترجمہ لکھا ہے اور وہ بہت بامحاورہ خیال کیا گیا ہے مگر چونکہ اس میں کا ہر مذہب کی تقلید اور پابندی جمہور سلف کو بالائے طاق رکھ دیا تھا اسلئے جناب مولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی فاضل نے ایک بامحاورہ ترجمہ ایسا لکھا کہ جس میں علاوہ بامحاورہ ہونیکے امور مفصلہ ذیل کا التزام ہے

۱۔ شان نزول یعنی ہر آیت اور سورت کے ساتھ اسکے نزول کا مختصر واقعہ تحریر ہے

۲۔ فضائل یعنی خاص سورتوں کے پڑھنے کا ثواب جو احادیث سے ثابت ہے

۳۔ فوائد یعنی چیدہ مطالب اور منتخب توضیحات معتبر تفاسیر سے

۴۔ خواص یعنی صحت جسمانی و روحانی کے متعلق مجرب عمال

۵۔ ترتیب سورۃ باعتبار نزول یعنی جس ترتیب سے نزول سورتوں کا ہوا ہے وہ سب درج ہیں :۔

۶۔ جن سورتوں کے کئی کئی نام ہیں وہ سب بھی کے ساتھ شروع میں لکھدئے ہیں :۔

۷۔ تعداد آیات وغیرہ کی ہر سورت کے ابتدا میں درج ہے۔

۸۔ فہرست مضامین اول میں لکھدی ہے جس سے ہر مطلب و فائدہ کو بآسانی حمائل تفسیر میں دیکھ سکتے ہیں

۹۔ شجرہ خاندان حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ ۔

ھدیہ :۔ سفید چکنا شدہ واضح خوشخط مجلد ہے بلا جلد عہ مجلد طلائی ؎ ۔

حمائل شریف انصاری نہایت صحیح خوشخط انصاری مطبع کی چھپی ہوئی تصحیح کردہ جناب مولانا محمد قاسم صاحب کا ہو بہو نمونہ کاغذ سفید ولایتی مجلد عہ بلا جلد عہ پانچ کی خریداری پر ایک جلد مفت

پارہ عم مطبوعہ بلالی نہایت خوشخط اور صحیح و عمدہ چھپا ہوا۔ اور شروع میں کعبہ شریف کا نقشہ جو نہایت عمدہ بنا ہوا ہے جس سے پارہ کی خوبصورتی دوبالا ہوگئی ہے اور نیز طرح کے کاغذ پر خاص اہتمام سے طبع ہوا ہے ہدیہ قسم اول ۱۰ دوم ۸ سوم ۶ اور نیز دیگر پارے مختلف مطابع کے طبع شدہ ہیں جن کا ہدیہ ۶ رہے نوٹ :۔ پانچ پارہ یکمشت کے خریدار کو ایک پارہ مفت

المشتہر :۔ مولوی محمد یحییٰ تاجر کتب دینیہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

م - ت ۲۹۷۱۳۸

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس تعلیمات، مجلس انتظامی ایک وقت میں پانچ کتابیں ایک ماہ کیلئے لے سکینگے۔ [illegible] عہدہ داران جامعہ

ناظمین شعبہ جات و نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ کیلئے [illegible] لے سکینگے۔

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیہ جات ملحقہ ایک وقت میں پانچ کتابیں ایک ماہ کیلئے لے سکینگے۔ اور [illegible]

اور اراکین دار الترجمہ دس کتابیں [illegible] ایم اے، ایل ایل بی و [illegible] سے

۳۔ طلبا ایم اے، ایل ایل بی ... جو ترجمہ شدہ دو کتابیں [illegible] پاس رکھ سکینگے۔

کے طلبہ تین کتابیں ایم اے ... پانچ پاس ... ہوں تو طلبہ سے بحساب

طلبہ پانچ کتابیں دو ہفتہ [illegible] لی جائینگی ... کی جائیگی مگر اس غرض

۴۔ مدت مقررہ [illegible] واپس لیا جائیگا۔

ایک [illegible] کی کتاب ... کتابیں اگر جاری کی جائینگی [illegible]

۵۔ بشرط موقع کتابیں کتاب کا لانا لازم ہے۔

کتب خانہ میں کتاب ... ہو جائیں تو تشخیص [illegible]

۶۔ کتابیں گم ... کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا ... [illegible]

جاری ہوگی۔

۷۔ [illegible] لگایا جائے۔

۸۔ قلمی نسخے ... حوالے کی کتابیں [illegible]

جاری نہ کیا جائیگی فقط